اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now

باکس میں موجود ناولز یا کیٹیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کیٹیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

- Novel Name : Yaar E Sitamgar
- Jaan E Aziz Novel By Dua Khan
- Lams E Junoon By Zoya Ali Shah
- Teri Rahguzar Novel By Kitab Chehra
- Bismil Novel By Mehrunnisa Shahmeer
- Shiddat E Yaar Novel By Zoya Ali Shah
- Ishq E Maknoon Novel By Maryam Jutt
- Saza E Ishq Novel By Shahzmeen Mehdi
- Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal

Novels Categories

- Web Special
- Short Novels
- Long Novels
- Digest Novels
- Romantic Novels
- Facebook Novels
- Ebook Novels PDF
- Youtube Novels PDF

مکمل ناول

ناول: حیات

از قلم: آمنہ خان

Zubi Novels Zone

صبح کا سورج پورے جہان کو روشن کر چکا تھا۔۔پر شیر علی کے مینشن میں ابھی بھی رات کا ہی سماں تھا ہر کوئی مزے سے سو رہا تھا۔۔کیوں کہ۔۔ رات ایک بجے تک سب پارٹی میں مصروف تھے۔۔ صبح کے 8 بجے نور بیگم کی آنکھ کھلی۔۔سب ملازم بھی آج چھٹی پر تھے۔۔نور بیگم آٹھ کر روم

سے باہر آئی۔۔انہوں نے گارڈن میں موجود پودوں کو پانی دیا۔۔پودوں کو پانی دینا نور بیگم کا پسندیدہ عمل ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور بیگم اور شیر علی کی تین بیٹیاں ہیں۔۔ جن کو انہوں نے بہت لاڈ پیار سے پالا ہے کیسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی۔۔کل رات شیر علی کی سب سے چھوٹی بیٹی مریم کی سالگرہ تھی جو پورے 17 سال کی ہو گئی ہے۔۔شیر علی کی بڑی بیٹی کا نام مہرماہ ہے۔۔جس کی عمر 23 سال ہے۔۔مہرماہ بہت ہی سنجیدہ, سمجھدار اور ذہین لڑکی ہے۔

مہرماہ نے پنجاب یونیورسٹی سے سوفٹویئر انجینئرنگ کی ہے۔۔اس کے بعد اپنے بابا کی مدد کے لئے ان کا سہارا بننے کے لئے اس نے اپنے بابا کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا۔۔دونوں باپ بیٹی نے مل کر پورا بزنس اور گھر

سنبھالا تھا۔۔مہر ماہ نے اپنے بابا کو کبھی بیٹے کی کمی محسوس نہیں ہونے دی۔۔۔شیر علی کی دوسری درمیان والی بیٹی کا نام مرہا ہے۔۔جو کے میڈیکل یونیورسٹی سے ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہی ہے۔۔اس کی عمر 21 سال ہے۔۔تینوں بہنیں انتہائی خوبصورت ہیں۔۔اور ان کا خوبصورت ہونا ہی ان کے لئے وبال جان بننے والا ہے۔۔

اج اتوار کا دن ہے سب لوگ گھر میں ہیں۔۔اتوار والے دن سب کی صبح دیر سے ہوتی ہے۔۔نور بیگم کے علاوہ, کیونکہ ان کو صبح صبح اپنے پیارے پودوں کو پانی دینا ہوتا ہے۔۔نور بیگم پودوں کو پانی دے کر اندر آئی اوپر سے مہر ماہ نیچے آ رہی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

اسلام علیکم ماما.. وعلیکم بیٹا۔۔۔ماما آپ نے کیوں نہیں اٹھایا افس سے لیٹ ہوگئی۔۔بیٹا جان آج اتوار ہے۔۔اوہ میں کیسے بھول گئی۔۔ چلوا گر اٹھ ہی گی ُہو آجاؤ ساتھ مل کر ناشتہ بناتے ہیں۔۔اوکے ماما۔۔اس کے بعد دونوں نے مل کر ناشتہ بنایا۔۔مہرماہ کی عمر جب 20 سال تھی تب سے اس کے رشتے آنا شروع ہو گئے تھے۔۔پر اسے شادی میں بالکل بھی دلچسپی نہیں تھی اسے بس اپنے بابا کا بازو بننا تھا,ان کا سہارا۔۔بیٹا کل رات پارٹی میں مس خانم تمہارا بہت پوچھ رہی تھی۔۔بہت تعریفیں کر رہی تھی۔۔ماما ان تعریفات کے پیچھے کیا مقصد ہے آپ اچھے سے جانتی ہیں۔۔میں آپ کو پہلے ہی بتا چکی ہوں اگلے پانچ سال تک نو شادی وادی۔۔نور بیگم خاموش ہو گئُ۔۔کیونکہ ز د میں مہر سے کوئی بھی نہیں جیت سکتا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگ اٹھ چکے تھے۔۔ پھر سب نے مل کر ناشتہ کیا۔۔ بابا اب میں 17 سال کی ہو گئی ہوں اب میں اکیلی اپنی کالج فرینڈز کے ساتھ باہر گھومنے جا سکتی ہوں نہ؟ بالکل بھی نہیں۔ مہرماہ اور مرہا کے بغیر کہیں نہیں جا سکتی آپ۔۔ کیوں بابا؟ اب میں چھوٹی بچی نہیں رہی۔۔ مریم خاموش ہو جاؤ نور بیگم نے بولا۔۔ اپنے بابا کے ساتھ بحث نہیں کیا کرو۔۔ مریم اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔ بابا ٹھیک تو کہہ رہی ہے دے دیتے اجازت مرہا نے بولا۔۔ بیٹا یہ بہت معصوم ہے اور باہر کا ماحول بہت خراب ہے۔۔

سب لوگ کھانا کھا کے اٹھ گئے مرہا اور نور بیگم برتن اٹھا رہی تھی۔۔ مہرماہ اور شیر علی بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے۔۔ بابا اگلا پروجیکٹ کب تک سٹارٹ کرنا ہے پھر میں اس حساب سے پریزنٹیشن تیار کر لو۔۔

بیٹا ابھی تک کچھ خاص انفارمیشن نہیں ہیں۔۔دو گروپ ہیں۔۔زہرش گروپ اور گرگل گروپ میں ڈیسائڈ نہیں کر پا رہا کس گروپ کے ساتھ کام کرنا بہتر رہے گا۔۔دونوں پارٹیوں کا بجٹ اچھا ہے اور کافی مشہور بھی ہیں۔۔بابا دونوں پارٹیز کے ساتھ میٹینگ رکھتے ہیں۔۔مشہور ہونا کافی نہیں ہے۔۔میں کچھ چیزیں نوٹ کرنا چاہتی ہوں۔۔

The way of talk..

IQ Level..

Dressing sense..

Qualifications..

Last and very important thing.

ان کی پارٹنر شپ ایک عورت سے ہو رہی اس حوالے سے ان کا ری ایکشن...

بالکل بیٹا میں کل ہی میٹنگ ارینج کرتا ہوں۔۔ تم نے جو پوچھنا ہو گا پوچھ لینا آخر اتنی بڑی ڈیل ہو رہی ہے۔۔

____

آج مہرماہ کی افس میں میٹنگ تھی۔۔ مہرماہ نے بلیک کلر کا پینٹ کورٹ پہنا تھا۔۔-نیچے پینسل جیسی باریک ہیل۔کورٹ کے اندر اس نے وائٹ شرٹ پہنی تھی۔۔ لمبی صراحی دار گردن میں باریک سی چین جس کے درمیان میں ایم لکھا تھا۔اس نے درمیان کی مان نکال کر براؤن رنگ کے انتہائی خوبصورت لمبے بال اپنے شانوں پر بکھیرے۔۔ہاتھ میں اس نے بہت ہی خوبصورت سونے کا بریسلیٹ پہنا تھی۔۔کانوں میں باریک موتی

جیسے ٹوپس سفید رنگ کے۔۔مہرماہ تیار ہو کر نیچے آئی۔۔رحمان بابا میرا لیپ ٹاپ کار میں رکھ دے جلدی کرے بہت دیر ہو گئی بابا میرا انتظار کر رہے ہیں آفس میں۔۔۔

45منٹ کے سفر کے بعد مہرماہ آفس پہنچی۔۔مہر 20منٹ لیٹ تھی۔۔ سب لوگ میٹنگ روم میں تھے۔۔تینوں

پارٹیز آمنے سامنے تھی۔سوری فارویٹ...مہرماہ نے روم میں داخل ہو کر بولا۔۔سب نے نظر اٹھا کر مہرماہ کی طرف دیکھا اس وقت میٹنگ روم میں 6لوگ تھے۔۔مہر مماہ,اس کے بابا,رمیز لغاری اور اس کا اسسٹنٹ, غازیان سکندر اور اس کے بابا مروان خان۔۔

ویسے تو میری کتابوں میں سوری لفظ بلکل بھی نہیں ہے پھر بھی کیا یاد کرے گی جائیں معاف کیا۔۔مجھے انتظار کرنا بلکل بھی نہیں پسند۔آپ کی

وجہ سے ہماری میٹنگ 20منٹ لیٹ ہے۔۔رمیز نے بولا۔۔۔مہرماہ نے غصے سے رمیز کی طرف دیکھا۔۔مسٹر رمیز صاحب "ایکسپلینیشن" لفظ میری کتابوں میں بھی نہیں ہے۔۔پھر بھی بتادیتی ہوں۔میں ٹریفک کی وجہ سے لیٹ ہوئی۔۔

اوہ۔۔غازیان خاموشی سے اس گفتگو کو سن رہا تھا۔۔اچھا بیٹا اب وہ بات کر لیتے ہیں جس کے لئے آج سب یہاں موجود ہیں۔۔اوکے بابا۔۔

میں صرف 40%انویسمنٹ ہی کر سکتا ہوں رمیز نے بولا۔۔۔تھوڑی دیر روم میں خاموشی رہی شیر علی نے مروان صاحب کی طرف دیکھا میں 50%۔۔ابھی مروان صاحب بول ہی رہے تھے کہ۔۔70%غازیان نے بولا۔۔۔مروان نے تعجب سے اپنے ہونہار بیٹے کی طرف دیکھا جو اس وقت سفید پینٹ کورٹ میں ملبوس تھا۔۔شیر علی نے حیرت سے پہلے

غازیان کی طرف دیکھا پھر مہرماہ کی طرف۔۔اس پروجیکٹ میں ریسک بھی ہے۔۔بیٹا آپ سارا خسارہ اپنے پر کیوں لینا چاہ رہے ہیں شیر علی نے غازیزن سے پوچھا۔۔انکل میں نے کچھ سوچ کے ہی 70% بولا ہے اس کے علاوہ مجھے میری بزنس پارٹنر پر پورا یقین ہے مجھے خسارے میں نہیں جانے دیں گی۔۔میں چاہتی ہوں 50,50 پر کام ہو۔۔اس طرح آپ ہم پر ڈومینیٹ ہو جائیں گے۔ جس کی پارٹنر شپ زیادہ ہوتی ہے اس کا حکم چلتا ہے۔۔اور میں نہیں چاہتی کوئی مجھ پر حکم چلائے۔۔مجھے مساوات اور میانہ روی پسند ہے۔مہرماہ نے ایک ساتھ پوری بات کہہ ڈالی۔۔

کافی سمجھدار ہیں میرا آپ سے وعدہ ہے حکم آپ کا ہی چلے گا غازیزن نے پر سکون انداز میں کہا۔۔اس مہربانی کا مقصد مہرماہ نے سوالیہ انداز میں کہا؟ عورت ذات سے کیسی بحث کرنی۔غازی کا لہجہ نرم تھا پر مہرماہ کو اس کی

بات پسند نہیں آئی۔۔۔آپ بھی مرد ذات، عورت ذات والے کانسپٹ پر عمل کرتے ہیں۔۔ حیرت ہے۔آج کے دور میں سب برابر ہیں جتنا جلدی سمجھ جائیں بہتر ہو گا۔۔سب برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟ میڈم مہر ماہ جب اسلام میں عورت کی گواہی کو ادھی گواہی تصور کیا جاتا ہے تو پھر میں اور آپ کیسے برابر ہو گئے؟۔۔آپ رات کے 2 بجے اکیلی سنسان سڑک پر ڈرائیونگ کر سکتی ہے۔۔ نہیں نہ؟ بتائیں۔۔ مہر ماہ نے نہ چاہتے ہوئے کہا جی۔نہیں کر سکتی۔۔پر میں کر سکتا ہوں تو پھر کیسے مرد عورت برابر ہوئے غازی نے فخریہ انداز میں کہا۔۔آپ بات کارخ دوسری طرف لے کر جا رہے ہیں۔میں بزنس کے حوالے سے بات کر رہی تھی کہ۔اس میں مرد عورت والا کوئی کانسپٹ نہیں ہے۔

میں بس آپ کا کانسپٹ کلئیر کر رہا ہوں۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

men and women are not equal.

آپ میرے کانسپٹ کلئیر کرنے کے بجائے اپنے کام پر فوکس کریں۔اس بار مہرماہ کا لہجہ قدرے سخت تھا۔۔

بابا مجھے 70% پارٹنرشپ نہیں کرنی آپ بتائیں. مہرماہ شیر علی سے مخاتب ہوئی۔۔بیٹا رمیز صاحب کی آفر مجھے مناسب لگ رہی ہے شیر علی نے مہرماہ سے کہا۔۔غازیان کرسی سے اٹھ گیا۔۔اس نے کورٹ کا بٹن بند کیا۔۔۔شیر علی سے ہاتھ ملایا۔۔انکل دو دن کے اندر اندر آپ خود مجھے فون کریں گے۔غازیان, مہرماہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔امید کرتا ہوں اگلی ملاقات خوشگوار ہو گی۔۔۔اگلی ملاقات کی نوبت نہیں آئے گی۔ آپ جا سکتے ہیں مہرماہ نے کہا۔۔غازیان ہلکا سا مسکرایا۔۔اور مروان صاحب کے ساتھ باہر آگیا۔۔

مروان صاحب روم سے باہر آئے تمہارا دماغ ٹھیک ہے غازی؟ ہمیں سیف زون میں پلے کرنا ہے۔۔ تم تو ہمیں ریڈ زون میں لے کر جانے والے تھے۔۔ پتہ نہیں کس چیز کا غرور ہے اس شیر علی کی بیٹی کو۔۔ کامیابی کا غرور بابا.... کامیابی کا غرور۔۔ اب تک 10 پروجیکٹس پر کام کر چکی ہے سب کامیاب ہوئے۔۔ 70% پارٹنر شپ کا مقصد ڈومینیشن ہی تھا۔۔ سمجھدار ہے سمجھ گئی۔۔۔ چھوڑو اس معاملے کو ادھر ہی۔۔ ہم ٹرمل گروپ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔۔ اس کا اونر میرا دوست بھی ہے اچھا ایکسپیرینس رہے گا۔۔۔ بابا میں نے جو سوچ لیا ہے وہی ہوگا کل انکل خود فون کریں گے۔۔۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ۔۔

بیٹا تم کیوں ریڈ زون میں جانا چاہ رہے ہو۔۔ ایک دفع ریڈ زون میں جانے میں کوئی برائی تو نہیں ہے بابا۔۔

آپ کو پتہ ہے مجھے ریسک لینا پسند ہے اور ریسک لینے کے بعد جب میں اپنا گول اچیو کرتا ہوں تو مجھے ایک مختلف طرح کی خوشی ملتی ہے۔۔۔اس دفع تم جو چیز اچیو کرنے کا سوچ رہے ہو نا ممکن ہے۔۔اف بابا۔۔مجھے مایوس تو نہ کریں ٹرائی کرنے میں کیا حرج ہے۔۔۔انکل شیر علی کے پورے خاندان کو ریڈ زون میں بھیجوں گا۔۔

بھول جاؤ بیٹا نا ممکن ہے۔۔اتنے سالوں سے میں کوشش کر رہا ہوں۔۔۔ کچھ بھی ہاتھ نہیں آیا۔۔بابا آپ کے پاس ان کا ویک پوائنٹ نہیں تھا۔۔ میرے پاس ہے۔۔کسی کو مات دینی ہے تو سب سے پہلے اس کا ویک پوائنٹ تلاش کرو۔۔۔تو کیا ہے شیر علی کا ویک پوائنٹ؟ فیملی۔۔

غازی بیٹا بلکل بھی نہیں ہم اس حد تک نہیں جائیں گے---

اچھا ٹھیک ہے۔۔جو آپ کا حکم۔۔ ختم یہ ٹوپک آئیں لینچ کرتے ہیں۔۔

رمیز صاحب ہمیں آپ کی آفر قبول ہے۔آپ کے ساتھ کام کرنا میرے لئے اعزاز کی بات ہوگی۔۔ میڈم مہرماہ۔۔رمیز نے بولا۔مہرماہ نے کوئی رسپانس نہیں کیا۔۔اب ہم چلتے ہیں شیر علی صاحب ملاقات ہوتی رہا کرے گی اب۔۔جی بلکل۔۔رمیز وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔اب میٹینگ روم میں صرف مہرماہ اور اس کے بابا تھے۔۔بیٹا پریشان لگ رہی ہو کیا ہوا ہے ؟۔۔۔بابا غازیان آپ کو عجیب نہیں لگا۔۔؟نہیں تو مجھے تو کچھ بھی عجیب نہیں لگا۔بلکہ مجھے تو تم پر حیرت ہورہی ہے تم نے اتنی اچھی آفر کیوں قبول نہیں کی 70% میں ریسک ہماری طرف کم تھا بابا مجھے غازیان بہت ہی چالاک انسان لگا ہے۔۔آپ نے دیکھا نہیں باتوں میں الجھا رہا تھا۔۔وہ اس میٹنگ کا مقصد سمجھ چکا تھا۔۔۔آپ کو پتہ ہے جو پوائنٹس نوٹ کرنے

کے لئے میں نے میٹنگ رکھی تھی۔۔کچھ بھی نہیں نوٹ کر سکی۔اس نے میرا مائنڈ دوسری طرف لگا دیا۔۔

میرا تمہیں یہی مشورہ ہے کہ ایک دفع پھر سوچ لو بیٹا۔۔نہیں بابا میں فیصلہ کر چکی ہوں۔۔مہرماہ ہمشہ کامیاب ہوتی رہی ہے اس دفع بھی ہو گی۔۔آپ مجھ پر بھروسہ رکھے۔۔بیٹا مجھے آپ پر پورا بھروسہ ہے۔ تھینکس بابا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

رات کو مہرماہ اور شیر علی گھر آئے۔۔سب لوگ ڈنر ٹیبل پر تھے, مریم کے علاوہ۔۔شیر علی نے نور بیگم سے پوچھا۔۔مریم کدھر ہے؟اپنے روم میں ہے۔۔تو بلائیں اسے۔۔بلایا تھا۔کہتی بھوک نہیں ہے۔۔بابا ناراض ہے وہ۔مرہا نے بولا۔۔آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔شیر علی اٹھ کر مریم کے روم کی طرف گئے۔۔مریم سرہانے میں منہ چھپائے رونے کا شغل فرما

رہی تھی۔۔۔مریم میرا بچہ۔۔جی مریم نے افسردہ سی آواز میں بولا۔۔

آپ مجھ سے ناراض ہیں۔۔؟

نہیں بابا میں کیوں ناراض ہوں گی۔۔تو پھر کیوں رو رہی ہیں۔۔میری سب فرینڈز کالج ٹرپ پر گئیں ہیں اسلام آباد۔۔شیر علی نے مریم کو اپنے سینے سے لگایا۔۔میری جان۔۔ہم سب بھی چلے گے بس میں ایک دو دن میں کام سے فارغ ہو جاؤں۔۔نہیں بابا مجھے اپنی فرینڈز کے ساتھ جانا تھا, اب نہیں جانا مجھے۔۔بیٹا آپ کو پتہ ہے نہ بابا جو کام کرتے ہیں وہ کتنا مشکل ہے۔آپ کو پتا ہے نہ بابا کے کتنے دشمن ہیں۔۔کیا آپ نہیں جانتی آپ کی بہن مہرماہ کو میں نے ایک دفع اکیلے اسلام آباد کالج ٹرپ پر جانے کی اجازت دی تھی۔اور آپ کی بہن پر حملہ ہوا تھا۔وہ تو اللہ پاک نے بچا لیا اسے۔۔تمہاری بہن موت کے منہ سے واپس آئی تھی۔۔میں اتنے بڑے

واقع کے بعد کیسے تمہیں بغیر سکیورٹی کے جانے دوں؟ آئی ایم سوری بابا میں نے آپ کو ہرٹ کیا۔۔ نہیں میری جان آپ نے مجھے ہرٹ نہیں کیا۔۔ میں دنیا کی تمام خوشیاں تم تینوں بہنوں کی جھولی میں ڈالنا چاہتا ہوں ۔۔اور تم لوگوں کی خاطر اتنی محنت کرتا ہوں۔۔ پھر بھی کہی نہ کہی کمی رہ جاتی ہے۔۔ نہیں بابا آپ نے کوئی کمی نہیں چھوڑی۔۔ مجھے معاف کردے ۔۔خوش رہو میرا بیٹا۔۔ مجھے تم تینوں کی خوشی عزیز ہے۔ چلو باہر آؤ کھانا کھاؤ ہمارے ساتھ۔۔جی اتی ہوں۔۔

اس کے بعد سب نے مل کر ڈنر کیا۔ بابا کل کہی گھومنے چلے۔۔۔ new پروجیکٹ کی خوشی میں پارٹی کرتے ہیں۔۔ مہرماہ نے بولا۔۔ ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے۔۔ کل رکھ لیتے ہیں ڈنر۔۔ مریم خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح کے سات بج رہے تھے۔۔مرہا یونیورسٹی جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی, مریم کالج کے لئے اور مہر ماہ آفس کے لیے۔۔آج میں تم دونوں کو ڈراپ کر دیتی ہوں۔۔آج میں افس تھوڑا دیر سے جاؤں گی۔۔ٹھیک ہے آپی۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

مہر ماہ ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھی۔۔مریم ساتھ والی پر۔۔اور مرہا پچھلے والی پر۔۔مریم آپ کو کسی سبجیکٹ میں کوئی ایشو ہے۔۔نہیں تو مجھے تو کسی میں مسئلہ نہیں ہے۔۔او کے گڈ۔۔

باقی کا راستہ تینوں باتیں کرتی رہی۔۔ کیوں کہ آج رات پارٹی تھی۔اس کی تیاری کے حوالے سے۔۔ مہر ماہ نے پہلے مرہا کو ڈراپ کیا۔۔ پھر مریم کو ۔۔اس کے بعد وہ آفس چلی گئی۔۔۔

مہر ماہ اپنے آفس روم میں اکر بیٹھی۔اس نے اپنی اسسٹنٹ زوہا کو کال کی۔ مس زوہا۔میرے روم میں آئیں۔۔ مجھے آج کا شیڈول ریمائنڈر کروائیں۔۔ تھوڑی دیر بعد زوہا روم میں آئی۔۔ میڈم آج آپ نے ایک جگہ وزٹ کرنی ہے نیو پروجیکٹ کی مارکیٹنگ کے لئے۔۔اوکے۔۔

اور آج رات کی پارٹی کے لئے میں نے آپ کی میک اپ آرٹسٹ سے بات کرلی تھی 9 بجے وہ آپ کے گھر ہو گی۔۔

پارٹی کے لئے جگہ بھی سیلیکٹ ہو گئی ہے۔سب تیاریاں مکمل ہے۔۔

okay good.. you can go now..

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

okay madam ..

رات کو سب پارٹی کے لئے تیار ہو رہے تھے۔۔ مہرماہ پارٹی کے لئے بہت پرجوش تھی۔۔۔اس نے نیو پرجیکٹ کے حوالے سے سپیچ بھی تیار کی تھی۔۔

رمیز بھی پارٹی میں انوائیٹڈ تھا۔۔ وہ اپنے گھر سے باہر کیسی کام کے لئے گیا تھا وہ ابھی گھر سے تھوڑا ہی دور گیا۔۔ اس کی کار پر فائرنگ سٹارٹ ہو گئی۔۔ وہ اپنے بچاؤ کے لئے نیچے جھک گیا۔۔ تین چار ماسک والے آدمی آئے۔۔۔ نکل باہر۔۔ان کے ہاتھ میں گن بھی تھی۔ رمیز باہر نکل آیا۔۔ وہ لوگ اسے اپنی گاڑی کی طرف لے کر گئے۔۔ بیٹھو اندر۔۔ کون ہو تم لوگ مجھے کدھر لے کر جا رہے ہو۔۔؟

زبان بند رکھو۔۔ تھوڑی دیر بعد تمہیں پتہ چل جائے گا۔۔

وہ لوگ رمیز کو ایک سنسان جگہ پر لے کر آئے۔۔ وہاں پہلے سے ہی ایک آدمی موجود تھا۔۔۔ رمیز کو کرسی پر بیٹھایا۔ خود اس کے سامنے کرسی رکھ کر بیٹھ گیا۔۔۔---

رمیز پہچان گیا تھا۔ غازیان سکندر..

غازیان کے چہرے پر دلفریب مسکراہٹ آئی۔۔۔ اغوا کرنے کی کیا ضرورت تھی ویسے حکم کرتے میں آجاتا۔۔۔ جو کام آسانی سے ہو جائے مجھے مزہ نہیں آتا۔ ریسک لینا مجھے پسند ہے شیر علی کو ابھی فون کرو ڈیل ختم کرو۔۔ پر کیوں غازی میں اتنی اچھی آفر سے کیوں انکار کروں۔ اور میرے پاس انکار کی کوئی وجہ بھی نہیں ہے۔۔ میں بتاتا ہوں نہ۔۔ میں تمہیں 5 لاکھ دوں گا۔۔ تم کیسی بھی اور کمپنی کے ساتھ پارٹنرشپ کر لو۔۔

اور تم یہ سب کیوں کر رہے ہو۔۔؟ جتنا بولا ہے بس اتنا کرو.. زیادہ سوال کرو گے تو زبان کاٹ دوں گا۔۔غازییی۔۔رمیز نے شیر علی کو کال کی۔

اسلام علیکم

وعلیکم اسلام۔۔جی فرمائیں۔۔۔شیر علی صاحب میں آج رات پارٹی پر نہیں آسکتا۔۔مجھے بہت بڑا لوس ہو گیا ہے۔۔میں آپ سے بہت شرمندہ ہو۔۔۔میں نے جس بینک میں اپنی رقم رکھوائی تھی۔وہاں چوری ہو گئی۔۔میرے پاس انوسٹ کرنے کے لئے ایک روپے بھی نہیں ہے۔۔ میری طرف سے معزرت ہے۔۔رمیز نے فون بند کر دیا۔۔شیر علی مسلسل فون کی بند سکرین کو دیکھ رہے تھے۔۔ان کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔۔

غازیان۔۔۔ان کے ذہن میں غازی کا خیال آیا۔۔انہوں نے جلدی سے غازی کا نمبر ڈائل کیا۔۔

اسلام علیکم انکل ! وعلیکم اسلام بیٹا۔۔کیا خدمت کر سکتا ہوں میں آپ کی۔۔بیٹا ایک ریکوسٹ تھی۔۔ حکم کرے انکل۔۔بیٹا پروجیکٹ کرنا چاہتا ہوں میں تمہارے ساتھ۔۔مہرماہ صاحبہ کو تو کوئی اعتراض نہیں؟ نہیں مہر ماہ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔اوکے گڈ۔۔بیٹا آج رات نیو پروجیکٹ کے حوالے سے ہم نے پارٹی رکھی تھی۔۔سارا اسٹاف انوائیٹ ہے۔اب تم ہمارے پارٹنر ہو تو تمہارا آج رات پارٹی میں ہونا ضروری ہے مجھے خوشی ہو گی اگر تم آؤ گے۔۔جی انکل ضرور میں آؤں گا۔۔۔

سب لوگ پارٹی والی جگہ پر موجود تھے۔۔۔ مہرماہ، مریم مرہا، سب کی نظروں کا مرکز صرف یہی تینوں تھی۔۔۔

مہرماہ کی نظر انٹرینس پر گئی۔ جہاں سے غازیان سکندر اپنی چھا جانے والی پینٹ کورٹ پہنے فون ہر کیسی سے بات کرتا blackپر سنلٹی کے ساتھ اندر داخل ہو رہا تھا۔۔ غازی کی نظر سامنے کھڑی مہرماہ پر ہی تھی۔۔۔ مہرماہ کے چہرے کے تاثرات بدلے اس نے غصے سے غازی کی طرف دیکھا پھر شیر علی کی طرف۔۔

مہرماہ شیر علی کے پاس گئ۔۔ بابا یہ یہاں کیا کر رہا۔۔

بیٹا ریلکس میں آپ کو گھر جا کر سب تفصیل سے بتاؤں گا یہ وقت مناسب نہیں۔ تھوڑی دیر بعد آپ کی سپیچ ہے کیا ہم اس کے ساتھ پروجیکٹ کر رہے ہیں؟ مہرماہ نے غصے سے پر مدھم آواز میں بولا۔۔ بیٹا کوئی اور آپشن

نہیں تھا میرے پاس۔۔ میں آپ کو پہلے سے بتا رہی ہوں بابا یہ شخص بہت بد تمیز اور چالاک ہے۔ ضرور یہ کچھ غلط کروائے گا ہم سے۔۔

اس کے بعد مہرماہ نے..Don't worry.. i will handle سپیچ دی۔ سپیچ کے بعد غازی مہرماہ کے پاس آیا۔۔ آئی ایم سوری۔۔ فار واٹ ؟۔۔ کل جو بھی ہمارے درمیان گفتگو ہوئی اس کے لئے۔۔

it's okay...

پہلے بتا رہی ہوں۔ مجھ پر حکم چلانے کی کوشش نہیں کرنا۔70% کا مقصد یہ نہیں تم نے ہمیں خرید لیا۔۔

میں نے کب ایسے بولا ؟ مسٹر غازیان آپ مجھے چھوٹی بچی سمجھ رہے ہیں ۔۔؟ بلکل بھی نہیں۔۔ اچھی بات ہے۔۔ اس 70% کا مقصد ہم دونوں

بہت اچھے سے جانتے ہیں۔۔ لہذا۔۔۔اگر پروجیکٹ شروع ہو سکتا ہے تو۔
ختم بھی ہو سکتا ہے۔۔۔

i know. by the way, why are you so rude? your way of talk is very rudely...

ہر کوئی اس لائق نہیں ہوتا کہ ہم اس کے ساتھ نرم لہجے میں بات کریں۔
آپ مسلمان ہیں ناں؟۔۔جی الحمدللہ غازی نے جواب دیا۔۔ سورت احزاب پڑھی ہو گی۔۔(نامحرم مردوں کے ساتھ سخت لہجے میں بات کرو تاکہ ان کے دل میں کوئی مرض پیدا نہ ہو)جی پڑھی ہے۔۔۔
پھر بھی آپ نے یہ سوال کیا کہ میں آپ سے سخت لہجے میں کیوں بات کرتی ہوں۔اوسوری۔۔ ایک لفظ جب بار بار بولا جاتا ہے تو اس کی ویلیو کم ہو

جاتی ہے۔۔لہذا کوئی بھی ایسی حرکت اور بات نہیں کرے کہ آپ کو بار بار لفظ "سوری" کا استعمال کرنا پڑے۔۔مہرماہ وہاں سے چلی گئ

لڑکی غرور کرنا بنتا ہے تمہارا غرور کرنا تمہارا کام ہے۔۔اس غرور کو توڑنا میرا کام ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب لوگ گھر آ گئے۔۔آپی آپ نے کتنی اچھی سپیچ دی ہے بہت انجوائے کیا میں نے تو اور میری فرینڈز تو بابا کے پارٹنر غازیان پر ہی لٹو ہو رہی تھی۔۔مرہا میں اس ٹائم کیسی کی بھی تعریفیں سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔۔شکل دیکھ کے لٹو ہونے والیاں بعد میں گھاٹا ہی کھاتی ہیں ہمیں تو نہیں پتہ وہ کیسا ہے۔بظاہر وہ خود۔کو اچھا شو کرواتا ہے پر اندر سے کیا ہمیں نہیں پتہ۔۔

بعض اوقات جیسا نظر آتا ہے ویسا ہوتا نہیں ہے۔۔۔ آپی آپ اتنا نیگیٹو کب سے ہو گئی ہیں۔۔؟ جب سے میں نے بزنس جوائن کیا ہے۔۔ سب کچھ پوزیٹو لیتی رہتی تو آج اتنی کامیاب بزنس وومن نہیں بنتی۔ کچھ چیزیں جو بظاہر بہت سمپل لگتی ہیں حقیقت میں کچھ اور ہی ہوتی ہیں۔۔۔ مطلب آج کے بعد میں بھی ہر بندے کو مشکوک نظروں سے دیکھو۔۔ مرہا نے بولا۔

as you wish.. now go and sleep..

مرہا اپنے روم میں آ گئی۔۔۔ مریم آتے ساتھ چینج کر کے سونے چلی گئی تھی اپنے روم میں--

---

اگلی صبح سب کھانے کی میز پر موجود تھے۔۔مہرماہ پارٹی سے آکر سیدھا اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔اس نے شیر علی سے بات ہی نہیں کی غازیان اور پروجیکٹ کے بارے میں۔

آپ ہم سے خفا ہیں مہر بیٹا۔۔؟نہیں بابا۔۔آپ رات کو بات کرنے نہیں آئی۔۔۔بابا اگر آپ نے غازیان کے ساتھ پروجیکٹ کی آفر قبول کی ہے تو ضرور اس کے پیچھے کوئی بڑی وجہ ہوگی ویسے بھی آپ کا بزنس ہے جیسا آپ چاہیں گے ویسا ہی ہوگا۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔میں کل تھوڑا غصہ کر گئی تھی۔۔اس کے لیے سوری۔مجھے غازیان سے کوئی ایشو نہیں ہے۔۔اٹس اوکے بابا۔۔

مہرماہ اپنے روم میں تیار ہونے چلی گئی مرہا کا آج یونیورسٹی سے آف تھا وہ اپنے روم میں سو رہی تھی

مریم اور شیر علی ابھی بھی کھانے والی میز پر ہی تھے

نور بیگم کیچن میں تھی۔۔ بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔ بابا مجھے

بائیولوجی نہیں پسند مجھے نہیں پڑھنی یہ۔۔اس میں میری 0% بہت لو جا رہی

ہے۔۔ میرے بائیولوجی کے سر نے کل مجھے بہت ڈانٹا اور کلاس سے بھی

باہر نکال دیا۔۔۔ کیا اس کی اتنی ہمت ؟ اسے پتہ نہیں کہ تم کس کی بیٹی ہو ؟

وہ بول رہے تھے میرے لئے سب سٹوڈنٹس ایکول ہیں۔۔ بابا انہوں نے

ساری کلاس کے سامنے میری اتنی انسلٹ کی۔۔ مریم نے روتے ہوئے

بولا۔۔ بس چپ ہو جاؤ آج میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔۔۔ رونا نہیں ہے

بیٹا۔۔ آپ تو سٹرونگ ہیں نہ۔۔جی بابا..

شیر علی مریم کے ساتھ اس کے کالج آئے۔۔ وہ کالج کے پرنسپل کے روم

میں تھے۔۔ مریم بھی ساتھ ہی تھی۔۔

اسلام علیکم شیر علی صاحب۔۔وعلیکم اسلام۔۔سب خیریت؟ بائیولوجی کے سر حماد کو بلوائیں۔۔۔جی آجاتے ہیں وہ بھی پر پہلے مجھے تو بتائیں ہوا کیا ہے۔۔؟

ابھی خود دیکھ لیجئے گا۔۔

تھوڑی دیر بعد سر حماد آئے۔۔آپ نے کل میری بیٹی کو کلاس سے باہر نکالا تھا؟جی کیونکہ یہ روز اپنا کام نہیں کر کے آتی۔۔نہ ہی ان کو ٹوپک یاد ہوتا ہے۔۔اور کل یہ لیکچر کے دوران فون یوز کرتی رہی تھی۔۔مریم نے سر نیچے جھکا لیا۔۔۔اس سب کا مطلب یہ نہیں آپ اس کی ساری کلاس کے سامنے انسلٹ کرتے؟اور کلاس سے باہر نکال دیں؟بچے کو پیار سے بھی سمجھایا جاسکتا ہے۔۔پرنسپل صاحب ان کو کالج سے نکال دیں۔

شیر علی صاحب پلیز ایسا نہیں کرے۔۔مجھے اس جوب کی بہت ضرورت ہے۔جب ضرورت ہے تو اپنی اوقات میں رہنا سیکھو۔۔میری بیٹی باقی سٹوڈنٹس جیسی نہیں ہے۔۔ابھی ایک کال پر میں آپ کو جیل کے اندر کرواسکتاہوں۔۔آئی ایم سوری شیر علی صاحب۔۔مجھ سے نہیں میری بیٹی سے معافی مانگو گے وہ بھی پوری کلاس کے سامنے۔۔حماد نے مریم کی طرف دیکھا۔۔اس کے بعد وہ لوگ کلاس میں آئے۔۔حماد نے ساری کلاس کے سامنے مریم سے معافی مانگی۔۔

\-------------------

مہرماہ اپنے افس روم میں آئی۔۔تھوڑی دیر بعد حمنہ مہرماہ کے روم میں آئی۔۔میڈیم سر آپ کو اپنے افس میں بلارہے ہیں سر غازیان آئے ہیں۔۔اوکے۔۔

مہر ماہ اپنے بابا کے افس روم میں آئی۔۔غازی وہاں شیر علی کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کر رہا تھا۔۔

بیٹا ایگریمنٹ پیپرز پر آپ کے سائن چاہیے تھے۔۔ہمارا غازی کے ساتھ 6 ماہ کا معاہدہ ہوا ہے۔۔۔

اوکے بابا۔۔مہر ماہ نے غازی کی طرف ایک بار بھی نہیں دیکھا جب کہ اس کی نظروں کا مرکز صرف مہر ہی تھی۔۔

پہلے مہر ماہ نے سائن کیے۔۔پھر غازیان نے۔۔پھر شیر علی نے۔۔

سائن کر کے مہر ماہ واپس چلی گئی۔۔۔امید ہے سب کچھ اچھے سے ہو گا۔۔۔جی بلکل انکل سب بہت اچھے سے ہو گا۔۔مہر نے اپنے آفس روم

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں آکر زوہا کو کال کی۔۔ایک بلیک کافی کا کپ میرے روم میں لے کر آؤ۔ تھوڑی دیر بعد زوہا کافی لے کر مہرماہ کے روم میں آئی۔۔۔ میڈیم مس یاسمین کی کال آئی تھی وہ آپ کے ساتھ آج لنچ کرنا چاہتی ہیں۔۔اس لنچ کا مقصد؟آپ نے جو چیریٹی ورک سٹارٹ کیا ہے۔۔اس حوالے سے وہ کچھ بات کرنا چاہتی ہیں۔۔ ٹھیک ہے۔۔اور کچھ۔۔؟میڈم تھوڑی دیر پہلے مجھے ایک روز بو کے گارڈ دے کر گیا ہے اس پر آپ کا نام ہے۔لے کر آؤ۔۔۔

زوہا بو کے لے کر آئی۔۔بو کے ایک سائیڈ پر ایک چھوٹا سا پیپر پن ہوا تھا۔۔

ویسے تو یہ گلاب بھی خوبصورت ہیں۔۔

آپ ان گلابوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہیں۔یہ لائینز اس پیج پر رائٹ ہوئی تھی۔۔اور نیچے شہوار لکھا تھا۔۔

شہوار مس خانم کا بیٹا ہے۔۔اور وہ کافی عرصے سے مہرماہ کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔۔وہ ہفتے میں ایک دفع ضرور مہر کو پھولوں والا بوکے بھیجتا تھا۔۔

مہر نے تحریر پڑھتے ہی۔بوکے سائیڈ پر پڑی ڈسٹ بن میں پھینک دیا۔۔

اڈیٹ۔۔

مہر نے اس کی مس خانم سے شکایت بھی. بھی کی تھی۔۔پر انہوں نے بات کو ٹال دیا ادھر ادھر کے باتیں کر کے۔۔مہر شیر علی کو اس لیے نہیں بتا رہی

تھی۔ کیونکہ معاملہ خراب ہو گا۔۔--وہ کافی عرصے سے اگنور کر رہی تھی پر آج اس کی برداشت ختم ہو گئی تھی۔۔۔

مہر ماہ روم سے باہر آئی۔۔دوسری طرف سے غازیان شیر علی کے روم سے نکل رہا تھا۔۔مہر ماہ نے غصے سے غازیان کی طرف دیکھا.

مہر ماہ کار میں آ کر بیٹھی۔۔۔غازیان کو کچھ غلط محسوس ہوا۔۔غازیان بھی اپنی گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔وہ مہر ماہ کا پیچھا کر رہا تھا۔۔اس نے مہر کو پتہ بھی نہیں چلنے دیا۔۔مہر شہوار کے آفس آئی۔۔اور ڈائریکٹ اس کے آفس روم میں گئی---

شہوار کی عمر 25 سال ہے۔۔۔شہوار اپنی فی میل اسسٹنٹ کے ساتھ بیٹھا تھا۔۔دونوں باتیں کر رہے تھے۔دونوں کافی قریب ہو کر بیٹھے تھے-

مہر نے اندر آتے شہوار کو گریبان سے پکڑا تمہاری ہمت کیسے ہوئی وہ سب لکھ کر مجھے سینڈ کرنے کی۔۔ میری چپ اور خاموشی کو تم نے میری کمزوری سمجھ لیا۔۔ ابھی ایف آئی آر کٹوا کے اندر کرواتی ہوں اوارہ بے غیرت۔۔۔

میں محبت کرتا ہوں آپ سے اگر آپ میری نہیں ہوئی کسی کی بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔ غازیان بھی مہر کے پیچھے کھڑا تھا۔۔ مہر کو پتہ ہی نہیں چلا۔۔ غازیان بھی پیچھے کھڑا ہے۔۔۔ اپنی بکواس بند کرو۔۔۔ ارے مہر جی۔۔۔ میری محبت کی قدر کریں ورنہ میں آپ کے ساتھ وہ کروں گا ساری زندگی یاد رکھیں گی۔۔ مہر کو ایک دم غصہ آیا۔۔ اس نے شہوار کے منہ پر زوردار تھپڑ مار دیا۔۔۔

تم نے مجھے تھپڑ مارا۔۔غازیان بہت مزے سے کھڑا ہو کر یہ سب انجوائے کر رہا تھا۔۔ شہوار نے مہر کے منہ پر تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔۔

غازیان نے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی روک دیا۔۔۔ کافی دیر سے دیکھ رہا ہوں۔۔ بہت اچھل رہے ہو۔۔ تم کون ہو اندر کیسے آئے۔۔۔؟ میں مہر ماہ کا منگیتر ہوں۔۔اور اب تم نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کے بھی دیکھا۔ دوبارہ کچھ دیکھنے کے قابل نہیں رہو گے۔۔۔ مہر ماہ نے حیرت سے غازیان کی طرف دیکھا۔۔ چلو مہر۔۔

مہر ماہ اور غازیان باہر آئے۔۔ مہر غصے سے غازیان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جھوٹ کیوں بولا۔۔؟ تاکہ وہ اب دوبارہ تمہیں تنگ نہ کرے۔۔۔ یہ میرا معاملہ تھا میں خود حل کر لیتی تم کیوں ادھر آئے۔۔ تم میرا پیچھا کر رہے ہو۔۔۔

آپ شاید بھول رہی ہیں۔ ہم پارٹنرز ہیں جہاں آپ وہاں میں۔۔ پارٹنر ہو پارٹنر بن کے رہو۔۔ میرے سر پر مسلط ہونے کی ضرورت نہیں۔۔ ایک تو میں نے آپ کی گال کو تھپڑ سے بچایا۔۔ تھینکس بولنے کی بجائے غصہ دکھا رہی ہیں۔۔۔ بڑا کوئی احسان کیا ہے۔۔ تمہارا فرض تھا مجھے بچانا۔۔۔

اوریلی ؟۔۔ یس

اگر اب تنگ کرے بس مجھے بتانا ہے۔۔ باقی کام میرا ہے۔۔۔

میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔۔ زیادہ بہادری بھی بعض اوقات گلے پڑ جاتی ہے۔۔ تم فکر نہیں کرو۔۔۔

اس کے بعد وہ لوگ واپس آ گئے۔۔ مہر ماہ کا مس یاسمین کے ساتھ لنچ تھا۔۔ وہ وہاں چلی گئی۔۔ مس یاسمین ایک بہت ہی اچھی خاتون تھی۔۔ مہر ماہ اکثر ان سے ملنے آیا کرتی تھی۔۔ مس یاسمین نے کھانا آرڈر کیا۔۔

جی کیا بات

کرنی تھی آپ نے۔۔؟بیٹامیری ایک جگہ تھوڑی سی زمین ہے۔۔میں

چاہتی ہوں۔۔وہاں میں کچھ ایسابناؤں جو لوگوں کے کام آئے۔سکول بنانا

چاہتی ہوں۔۔

جی بہت اچھاخیال ہے۔۔میں اس حوالے سے آپ کی کیامدد کر سکتی

ہوں۔۔۔بیٹامیں چاہتی ہوں یہ ساراکام آپ اپنی نگرانی میں کروائیں۔۔

میری طبیعت آج کل بہت خراب رہتی ہے۔۔اللہ آپ کو شفادے۔

رات کو سب ڈنر ٹیبل پر موجود تھے۔۔بیٹامہر۔۔جی ماما۔۔مجھے آج مس

خانم کافون آیاتھا۔۔کیابول رہی تھی؟مہرماہ نے پوچھا۔۔بول رہی تھی کہ

مہر آج شہوار کے آفس آئی تھی۔۔اور اس کے منہ پر تھپڑ مار کے گئی ہے۔۔ماما آپ کو انٹی نے تھپڑ مارنے کی وجہ نہیں بتائی؟ نہیں بیٹا۔۔مہر ماہ یہ سب کیا ہے؟ شیر علی نے غصے سے بولا۔۔مہر ماہ نے شیر علی کو ساری بات بتائی۔۔اس کی اتنی ہمت شیر علی نے غصے سے بولا بابا پلیز غصہ نہیں کریں میں اس وجہ سے کافی ٹائم سے اس بات کو چھپا رہی تھی۔آپ غصے میں کوئی غلط ایکشن نہیں لیں گے۔۔ایسے لوگوں کو ڈھیل نہیں دینی چاہیے بیٹا۔۔بابا تھپڑ کھا چکا ہے مجھے امید ہے اب باز آجائے گا۔۔اب تنگ کرے آپ نے مجھے بتانا ہے۔۔ بابا میں خود سنبھال لوں گی۔۔ڈونٹ وری۔۔

\-------------

کھانے کے بعد مہر روم میں آئی۔۔اس کے فون پر غازی کا میسج آیا۔۔غازیان: میں نے آپ کو ایک پیپر بیجھا ہے پڑھ کے بتائیے۔کچھ چیج تو نہیں کرنا؟

صبح پڑھ کر بتاؤں گی۔۔ i am busy now...

مہر جسٹ 5 منٹ لگیں گے پڑھنے میں۔میں اب صبح تک انتظار کروں؟

میں نے تو نہیں بولا کے انتظار کرو۔اللہ حافظ۔۔غازیان کی آنکھیں غصے سے لال ہو گئی۔۔۔دیکھ لوں گا میں تمہیں مہر ماہ۔۔

صبح مرہا یونیورسٹی جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔مریم،مہر پہلے ہی تیار ہو کر نیچے جا چکی تھی۔۔

مرہا یونیورسٹی آئی۔۔۔آج اس کا پیپر تھا۔۔۔

مہر آفس آئی۔۔اس نے غازیان کا بھیجا ہوا پیپر ریڈ کیا۔۔

پھر اس نے غازیان کو میسج بھیجا۔۔مجھے اپ کا آئیڈیا پسند نہیں آیا۔میں اس کرنا چاہتی changes میں کچھ

ہوں۔۔۔غازیان نے میسج سین کر لیا۔۔۔پر جواب نہیں دیا۔۔۔

مہر کو غصہ آیا۔۔اس کی ہمت کیسے ہوئی۔۔میرا میسج سین کر کے چھوڑنے کی۔۔

شیر علی صاحب آج گھر ہی تھے۔۔۔کیونکہ آج ان کے دوست نے ان سے ملنے آنا تھا۔۔۔جو 3,4 سال سے امریکہ رہ رہا تھا۔۔اپنی فیملی کے ساتھ۔۔۔

اسد علی شیر علی کا بچپن کا دوست ہے۔اسد علی کا ایک بیٹا ہے۔۔جو کہ یونیورسٹی میں پروفیسر ہے۔۔۔

اسد علی کی بیوی ڈاکٹر ہے۔۔۔اسد علی کے بیٹے کا نام اسفندیار خان ہے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماشاءاللہ کتنا بڑا ہو گیا ہے اسفندیار۔۔4سال میں بلکل بدل گیا ہے۔۔جی انکل۔۔پر آپ ویسے کے ویسے ہیں سمارٹ اینڈ ہینڈ سم۔۔ارے بیٹا۔۔۔ بچیاں کدھر ہیں نظر نہیں آ رہی؟مریم کالج ہے۔۔مرہا یونیورسٹی اور مہر افس۔۔چھوٹی دونوں کا آج پیپر تھا۔۔اور مہر کی میٹنگ تھی۔۔۔اوہ ماشاء اللہ اللہ کامیاب کرے۔۔۔

اس کے بعد سب نے مل کر لنچ کیا۔۔۔

رات کو مہر غازیان کی وجہ سے بہت غصے میں تھی۔۔وہ ڈنر کرنے بھی نہیں آئی۔۔۔نور بیگم نے کھانا اس کے روم میں بھجوا دیا تھا۔۔مرہا اپنے روم

نمبر سے میسج unknown میں فون یوز کر رہی تھی۔۔اس کے فون پر آیا۔اسلام علیکم

مرہا:؟؟؟

unknown: احد میر شاہ

مرہا: میں نہیں جانتی آپ کو۔۔نمبر کدھر سے لیا آپ نے میرا۔۔؟

احد: نمبر لینا کون سا مشکل کام ہے۔

مرہا: اپنی بکواس بند کرو سیدھی طرح بتاؤ کون ہو کدھر سے لیا نمبر۔۔اور میسج کرنے کا مقصد؟

احد: میں نے آپ کو آج یونیورسٹی میں دیکھا اپنے دوست سے ملنے آیا تھا۔ نمبر میں نے اپنے کچھ اختیارات استعمال کر کے لیا۔۔

مرہا: کیسے اختیارات؟

احد: پرسنل ہے نہیں بتا سکتا---

مرہا: کس لئے میسج کیا ہے؟

احد: آپ میرے ساتھ دوستی کرے گی۔۔؟

مرہا: میں لڑکوں سے دوستی نہیں کرتی۔۔بے غیرت انسان۔۔ جا کے اپنی بہن کو دوست بناؤ۔۔ بلکہ تمہاری بہن بھی تمہارے جیسے ہو گی لڑکوں سے باتیں کرتی ہو گی۔۔ اگر اب میسج کیا۔ بابا کو بتا کے اندر کروا دوں گی۔۔۔

مرہا نے بلاک کر دیا۔

ابھی پانچ منٹ گزرے تھے مرہا کو ایک دوسرے نمبر سے میسج آیا۔۔۔

معافی مانگو۔۔ابھی جو کچھ بھی تم نے بولا ہے۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔

مرہا:اوہ میں تو ڈر گئی۔۔میری جوتی مانگتی ہے معافی۔۔۔جا کے اپنی بہن کو دیکھو اپنے کسی عاشق کے ساتھ بھاگ نہ جائے

احد:مرہا enough

احد: میں بول رہا ہوں معافی مانگ لو معاملہ ادھر ہی ختم ہو جائے گا۔۔میں دوبارہ تمہیں میسج نہیں کروں گا۔۔

مرہا:معافی مانگتی ہے میری جوتی کر لو جو کرنا ہے۔۔

احد: میں بتا رہا ہوں۔۔میں نے ابھی تمہارے گھر آ جانا ہے۔اور پھر تمہارا وہ حال کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔

مرہا: واو آنلائن بدمعاشی۔۔ ہمت ہے تو آکر دیکھاؤ۔۔ تم جیسے کتوں کے لیے ہم نے اپنے گیٹ پر گارڈز کھڑے کیے ہوئے ہیں اگر آ بھی گئے تو اپنی ٹانگوں پر وواپس نہیں جاسکو گے۔۔۔

احد: بس انتظار کرو اب تم۔۔

مرہا: جاؤ جاؤ بہت دیکھے ہیں تم جیسے آوارہ۔

احد: تمہیں بلکل بھی اندازہ نہیں ہے مرہا میں کون ہوں۔۔۔

مرہا: مجھے اندازہ لگانے کا کوئی شوق ہے بھی نہیں۔ بھاڑ میں جاؤ مرہا نے پھر سے بلاک کردیا۔۔۔ اس کے بعد مرہا سو گئی۔۔

2 گھنٹے بعد

ٹھاہ۔۔۔ ٹھاہ۔۔ ٹھاہ۔۔۔ پورے شیر علی مینشن میں گولیوں کا شور تھا۔۔۔

گارڈ نے شیر علی کو کال کی۔۔ سب لوگ ڈر

کے اٹھ گئے۔۔ مرہا بھی ڈر کے اٹھ گئ۔ پر وہ روم سے باہر

نہیں آئی۔۔ شیر علی باہر آئے۔۔ کیا تماشہ لگایا ہے۔۔۔ کون ہو۔۔؟احد

کے ساتھ 4لوگ اور بھی تھے جو ساتھ فائرنگ کر رہے تھے۔۔

مرہا کو کچھ غلط ہوتا محسوس ہوا۔۔اس نے جلدی سے فون پکڑ کر احد کو ان

بلاک کیا۔۔۔اس نے میسج بھیجا۔۔ کیا نیچے تم ہو۔۔؟احد نے سین کر لیا۔۔

جواب نہیں دیا۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

میں ہوں۔۔ شاہ مراد خان کا بیٹا۔۔اس علاقے کے ایم این اے کا بیٹا۔۔

یہاں ہمارا سکہ چلتا ہے۔۔ایم این اے کے بیٹے ہو تو اس کا مطلب ایسے بد

معاشی کرو گے ابھی پولیس کو کال کرتا ہوں۔۔ شیر علی نے کال ملائی۔۔

انکل کوئی فائدہ نہیں ہے ٹائم ضائع نہیں کرے اپنی بیٹی مرہا کو

بلائیں۔۔۔کیا بکواس کر رہے ہو۔۔دفع ہو جاؤ ادھر سے میں تمہاری جان لے لوں گا اگر میری بیٹی کا نام بھی لیا تو۔۔انکل آپ کی بیٹی نے میرے ساتھ بہت زیادہ بدتمیزی کی ہے میری بہن تک گئی ہے۔۔۔میں اپنی بہن کے معاملے میں کمپرومائز نہیں کرتا۔۔۔اب اسے بلائیں۔۔ میرے ساتھ جائے گی وہ۔۔۔مرہا نہیں جائے گی تمہاری ساتھ۔۔میری عزت کا تماشہ نہیں بناؤ۔۔

تھوڑی دیر بعد پولیس کی گاڑی بھی آگئی۔۔

ارے کمشنر صاحب کیسے ہیں آپ؟احد صاحب آپ ادھر۔۔آپ انکل سے بات کریں میں آتا ہوں۔۔احد تھوڑا دور ہوا۔۔اس نے مرہا کو کال کی۔۔مہر،مریم اور نور بیگم مرہا

کے روم میں ہی تھی۔۔ مرہا مسلسل رو رہی تھی۔۔ مرہا چپ کر جاؤ۔۔

رونے سے کیا ہو گا بابا سنبھال لیں گے۔ مہر نے بولا۔۔

مرہا کے فون پر کال آئی۔۔ مرہا نے جلدی سے کال اٹھائی۔۔ آئی ایم سوری ۔۔۔ پلیز چلے جاؤ۔۔ نہ میری جان نہ سوری کا ٹائم ختم ہوا۔۔ تمہیں لیے بغیر میں یہاں سے نہیں جانے والا ساری رات فائرنگ کرتا ہوں گا چپ کر کے نیچے آ جاؤ اگر مزید تماشا نہیں چاہتی تو۔۔۔ میں نیچے نہیں آؤں گی۔۔۔ اچھا ایسا کرتے ہیں تم نیچے آ کر مجھ سے معافی مانگ لو میں واپس چلا جاؤں گا۔۔ پکا چلے جاؤ گے۔۔۔ ہاں چلا جاؤں گا۔۔

ارے شیر علی صاحب یہ ایم این اے کا بیٹا ہے ہم کیسے اس کو گرفتار کر سکتے ہیں۔۔؟ ہم اپنی نوکری سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتے۔۔ آپ بات کر کے

مسئلہ حل کر لیں۔۔احد صاحب آپ کیا چاہتے ہیں کمشنر نے بولا۔کمشنر صاحب آپ کا کام ختم ہوا اب آپ جا سکتے ہیں۔۔

شیر علی غصے سے کبھی احد کو اور کبھی کمشنر کو دیکھ رہے تھے۔۔

اپی وہ بول رہا ہے نیچے آ کر معافی مانگو میں چلا جاؤں گا۔۔۔نہیں مرہا تم نیچے نہیں جاؤ گی۔۔اپی پلیز مجھے جانے دیں سب لوگ دیکھ رہے ہیں۔۔وہ بول رہا ہے ساری رات باہر کھڑا رہے گا۔۔کبھی نہ کبھی تو باہر نکلو گی۔۔۔

مجھے صبح یونیورسٹی جانے کے لیے بھی تو باہر جانا ہے نہ۔۔

اچھا رکو میں بھی ساتھ آتی ہوں۔۔

مرہا نیچے آئی۔۔شیر علی نے غصے سے مرہا کی طرف دیکھا---

بیٹا آپ کیوں آئی باہر۔۔ابھی شیر علی بول رہے تھے۔۔احد نے ایک دم سے گن مرہا کی طرف کی اور اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔بابا!! مرہا نے چیخ ماری۔۔۔بابا مجھے بچائیں۔۔گاڑی میں بیٹھو۔۔مہر حیرت سے احد کو دیکھ رہی تھی۔۔چھوڑ دو میری بہن کو۔۔معصوم ہے وہ۔۔اس نے تمہیں آوارہ سمجھ کر وہ سب بول دیا تھا۔۔وہ معافی مانگ رہی ہے نہ۔۔

معافی کا ٹائم ختم ہوا۔۔میں غلطی کی سزا دیتا ہوں۔۔۔فکر نہ کرے جاتے ہی نکاح کر لوں گا۔۔بابا نہیں۔۔احد۔۔پلیز مجھے معاف کر دو۔مجھے نہیں کرنا نکاح۔۔مجھے نہیں جانا--تمہارے ساتھ۔۔ شش۔۔۔احد نے مرہا کے ہونٹوں پر گن کی نوک

رکھی۔۔مرہا بہت زیادہ ڈر گئی۔۔اس کی آواز حلق میں

ہی پھنس گئی۔۔احد نے مرہا کو کار میں بیٹھایا۔۔مہر نے اپنے بابا کا بازو ہلایا بابا کچھ کریں۔۔ شیر علی خاموش ہو کر کھڑے تھے۔۔گارڈ روکیں اس کو ۔۔وہ میری بہن کو لے کر جا رہا ہے۔۔

احد مرہا کو لے کر چلا گیا۔۔ابھی احد اور اس کے گارڈز گئے ہی تھے۔۔شیر علی زمین پر گر گئے ل۔۔ بابا!! مریم اور نور بیگم باہر آئی۔۔۔مہر نے شیر علی کو ہلایا۔۔ بابا۔۔ بابا آنکھیں کھولیں۔ بابا پلیز۔۔۔- بابا اٹھ جائے نہ۔۔ بابا۔۔۔۔مہر مسلسل رو رہی تھی۔۔۔گارڈز نے شیر علی کو گاڑی میں بٹھایا۔۔۔ان کو ہسپتال لے کر آئے۔۔ڈاکٹرز نے ان کا چیک اپ کیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹرز باہر۔۔ڈاکٹر میرے بابا کیسے ہیں۔۔؟مہر نے پوچھا۔ ان کی حالت بہت سیریس ہے ان کو ہارٹ اٹیک آیا ہے۔۔۔آپ لوگ دعا کریں سب ٹھیک ہو گا۔۔مریم مسلسل رو رہی تھی۔۔۔مریم حوصلہ

کرو کچھ نہیں ہو گا۔۔ مہر کے فون پر غازیان کی کال آئی۔۔۔ مہر نے کال

ہو گئے ہیں تو مجھے پیپر سینڈ کر دو۔۔۔ مہر کی Changes اٹھائی۔۔ اگر

آنکھوں میں آنسوں آ گئے۔۔۔ غازیان غازیان۔۔ بابا۔۔۔ کیا ہوا انکل

میں۔۔ میں ہوں۔۔ بابا کو ہارٹ hospital کو۔۔؟ آپ رو رہی ہیں

اٹیک آیا ہے۔۔۔

مجھے ہسپتال کی لوکیشن بیجھو میں آ رہا ہوں۔۔ پریشان نہیں ہو کچھ نہیں

ہوتا انکل کو۔۔

مربا مسلسل رو رہی تھی۔۔۔ رونا بند کر دو ورنہ بہت برا پیش آؤں گا۔۔

مجھے تم سے شادی نہیں کرنی۔۔ احد کی عمر 26 سال ہے۔۔ مجھے واپس

جانے دو۔۔ میں میں پاک دامن نہیں ہوں م میں اچھی لڑکی نہیں ہوں۔

احد نے ایک دم سے گاڑی روکی۔۔احد نے ایک دم سے مرہا کا منہ دبوچا

۔۔کیا بولا تم نے؟میں پاک دامن نہیں ہوں۔۔اور۔تم یقیناایک ایسی

لڑکی سے شادی نہیں کرو گے۔۔۔اپنی بکواس بند کرو جھوٹ بول رہی ہو

تم۔اگر یہ بات ہے تو میں تمہیں اپنے رکھیل بنا کر رکھوں گا۔۔۔مرہا کا

خیال تھا وہ جھوٹ بولے گی تو احد اسے واپس چھوڑ آئے گا۔۔۔سزا تو تمہیں

ملے گی مجھے واپس جانا ہے۔۔۔زبان بند کرو جان سے مار دوں گا۔۔

احد کے اندر غصے کی آگ بھڑک رہی تھی اس کی محبت مرہا پہلے کسی کے

ساتھ تعلق میں ہے۔اس کا دماغ خراب ہو رہا تھا۔۔

کون..کون ہے وہ لڑکا جس کے ساتھ تم نے تم نے۔۔۔تعلق بنایا ہے۔۔

احد کی پتہ نہیں کیوں زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔نہیں بتاؤں گی تم اسے مار دو

گے۔احد نے غصے سے مرہا کی طرف دیکھا اس کی آنکھیں لال سرخ ہو رہی تھی۔۔

احد نے اپنے گھر کے سامنے گاڑی روکی۔۔۔مرہا کو بازو سے پکڑ کر باہر نکالا

...

اندر آکر اس نے سے کے فرش پر دھکا مارا. وہ زور سے فرش پر گری۔۔۔ گاڑی کی آواز سن کر زمل بھی باہر آ گئ۔۔جب تک احد باہر ہوتا تھا زمل جاگتی رہتی تھی۔۔

احد نے زمل کی پرورش خود کی ہے۔۔زمل 15 سال کی بچی ہے۔۔زمل 5 سال کی تھی جب زمل اور احد کی ماما وفات پا گئی تھی۔۔احد کے باپ نے دوسری شادی کرلی۔۔

زمل نے پوچھا۔۔بھائی یہ کون ہیں۔۔؟کام والی ہے آج سے سارے گھر کے کام اس سے کروانا۔۔تمہاری ماں ہو گی کام والی مرہا نے غصے سے بولا ۔۔احد کی آنکھیں ایک دم غصے سے لال ہوئی۔اس نے مرہا کو گردن سے پکڑا تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ماں تک جانے کی۔۔۔مرہا کو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہوئی۔۔احد کی گرفت بہت سخت تھی۔۔بھائی چھوڑ دیں مر جائے گی۔۔۔زمل نے بہت مشکل سے مرہا کو احد سے چھوڑوایا۔۔مرہا لمبے لمبے سانس لے رہی تھی.

زمل اس کو ادھر سے لے جاؤ ورنہ میں اس کو جان سے مار دوں گا۔۔نامرد ہو تم۔تم جیسے مردوں کا زور صرف عورت پر چلتا ہے۔۔۔احد پھر مرہا کی طرف بڑھا۔۔زمل آگے اگئی احد کے۔۔۔زمل اپنے بھائی کو پہلی دفع اتنے غصے میں دیکھ رہی تھی۔۔۔گڑیا آپ اپنے روم میں جاؤ۔نہیں مارتا اس کو۔

نہیں بھائی میں نہیں جاؤں گی۔۔آپ مجھے پہلے ساری بات بتائیں مرہا بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔زمل بچہ روم میں جاؤں صبح بات کریں گے۔

مرہا ڈر رہی تھی پر زبان چلانے سے باز نہیں آرہی تھی۔۔جب جب بولتی تھی۔احد کے غصے کو دعوت دیتی تھی۔۔تمہاری بھی ایک بہن ہے جو کچھ تم میرے ساتھ کر رہے ہو۔۔۔کل کو اس کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے۔۔

احد ہر چیز برداشت کر سکتا ہے۔۔پر جب بات زمل پر آئے تو پھر برداشت کرنا ناممکن ہے۔۔احد ایک بار پھر مرہا کی طرف بڑھا اس نے مرہا کو بالوں سے پکڑا۔۔اااااحد چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔احد سرخ آنکھوں سے مرہا کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

15 سال کی زمل میں اتنی ہمت اور طاقت نہیں تھی کہ مرہا کو احد کی مضبوط گرفت سے بچاتی پھر بھی وہ مسلسل کوشش کر رہی تھی۔۔۔اگر تم

نے زمل کے بارے میں ایک لفظ بھی غلط منہ سے نکالا۔۔ جان سے مار دوں گا۔۔ بمرہا کی آنکھیں پانی سے بھری تھی۔ زمل خود بہت زیادہ ڈر گئ تھی۔۔ احد نے ایک جھٹکے سے مرہا کو چھوڑا۔۔

زمل اس کو گیسٹ روم میں لے کر جاؤ۔۔ زمل مرہا کو گیسٹ روم میں لے کر آئی۔۔ مرہا نے اندر جاتے ہی دروازہ زور سے بند کیا۔۔ اگلی صبح زمل ناشتے والی ٹرے لے کے مرہا کے دروازے تک آئی۔۔ اس نے دو سے تین دفع ڈور نوک کیا۔۔ مرہا نے کوئی جواب نہیں دیا مرہا آپی ناشتہ کر لیں۔۔ باہر آجائیں

پلیز۔۔ مرہا نے ایک دم سے دروازہ کھولا۔۔ کیا مسئلہ ہے

تمہارے ساتھ؟ کیوں پاگلوں کی طرح دروازہ نوک کر رہی ہو۔۔۔دفع ہو جاؤ ادھر سے۔۔زمل کی آنکھوں میں پانی آگیا۔۔زمل سے کبھی بھی کسی نے اس انداز میں بات نہیں کی تھی۔

زمل نے ٹرے مرہا کی طرف بڑھائی۔۔میں ناشتہ دینے آئی تھی۔۔مجھے لگا آپ بھوکی ہوں گی۔۔۔مرہا نے ایک جھٹکے سے ٹرے کو ہاتھ مار کر نیچے پھینک دیا۔۔۔نہیں کرنا مجھے ناشتہ۔۔۔اپنی ہمدردیاں اپنے پاس رکھو۔۔ ٹرے گرنے پر زمل نے چیخ ماری۔۔جس کی آواز اوپر احد کو بھی گئی۔۔احد اپنے روم میں تیار ہو رہا تھا۔۔احد بھاگ کر نیچے آیا۔۔

وہ سارا منظر دیکھ چکا تھا۔۔اور اپنی پیاری

بہن کی آنکھوں میں آنسوں بھی۔زمل بھاگ کر وہاں سے چلی گئی۔۔احد جنونی انداز میں مرہا کی طرف بڑھا تمہیں رات کو سمجھایا تھا نا۔۔اگر اب

میری بہن کے ساتھ بدتمیزی کی یا۔اس کی آنکھوں میں تمہاری وجہ سے ایک بھی آنسوں آیا۔۔میں تمہارا وہ حال کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔۔

احد غصے سے وہاں سے چلا گیا۔۔۔تم اب دیکھو میں تمہاری پیاری بہن کے ساتھ کرتی کیا ہوں۔۔تم نے اس کی وجہ سے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا ناں۔۔

ماما آپ لوگ گھر چلے جائے۔۔۔۔میں بابا کے پاس ہوں۔۔مہرماہ نے بولا۔آپ کل رات سے ادھر ہیں تھک گئی ہوں گی۔۔بیٹا میں نہیں جاؤں گی جب تک ان کو ہوش نہیں آجاتا۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹرز باہر آئے۔آپ لوگ پیشنٹ سے مل سکتے ہیں۔ان کو ہوش آگیا ہے پر کوشش کریں ان سے زیادہ گفتگو نہ کریں۔۔اور ان

سے کوئی بھی ایسی بات نہ کریں جن سے ان کو پریشانی ہو۔۔ ٹھیک ہے ڈاکٹر

صاحب

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احد اپنے بابا کے ساتھ سیاست میں تھا۔۔اور وہ اس سال الیکشن بھی لڑ رہا

تھا۔ایسا ہو ہی نہیں سکتا انسان سیاست میں ہو اور اس کے دشمن نہ

ہوں۔۔۔

محراب شاہ احد کا سب سے بڑا دشمن۔۔احد جب سیاست میں نہیں تھا

محراب اور احد بہت اچھے دوست تھے۔۔۔ محراب نے احد کو منع کیا تھا

سیاست میں نہ آؤ۔۔ محراب احد سے پہلے سایست میں تھا۔۔۔اور پھر

دونوں دوست ایک دوسرے کی مخالف پارٹیوں میں بدل گئے۔۔ کبھی

کبھی احد کو بہت دکھ ہوتا تھا اس کا اتنا اچھا گہرا دوست اس کا دشمن بن

گیا۔۔۔دوست کا بدل جانا سب سے زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ محراب اور احد

دونوں اس

سال الیکشن لڑ رہے ہیں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکل شکر ہے۔ آپ کو ہوش آگیا۔۔ غازیان بھی۔ رات سے ادھر ہی

تھا۔۔ میری مرہا۔۔ میری بچی کدھر ہے؟۔۔ میری مرہا۔۔۔ مہرماہ نے

غازیان کو ساری بات بتائی تھی۔۔ اس نے اپنے کچھ اختیارات استعمال کر

کے احد کا نمبر حاصل کیا تھا۔۔ اس نے بولا تھا کہ وہ مرہا کو واپس لانے کی

کوشش کرے گا۔۔

بابا آجائے گی واپس آپ پریشان نہیں ہو۔۔ وہ اس کے ساتھ کچھ کر دے

گا۔۔ نہیں کرتا کچھ بابا۔۔ آپ کیوں ایسے سوچ رہے ہیں۔۔ آپ کی

طبیعت پھر سے خراب ہو جائے گی۔میں مرہا کو واپس لے کر آؤں گی۔۔

ماما آپ لوگ گھر جا کر ریسٹ کر لیں مریم بھی تھک گئی ہے۔۔رات سے

جاگ رہی ہے۔۔آئیں میں آپ لوگوں کو گھر چھوڑ آتا ہوں۔غازیان نے

بولا۔۔اس کے بعد سب لوگ چلے گئے۔۔اب صرف مہرماہ وہاں تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر روم میں آئی۔۔جی یہ میڈیسن چاہیے یہ لے کر

آئیں۔۔ان کو ناشتے کے بعد دینی ہے۔اچھا میں لے کر آتی ہوں۔۔

مہرماہ کو گئے ابھی تھوڑا ہی ٹائم گزرا تھا۔شیر علی کے روم میں شہوار آیا۔۔

اس کے ہاتھ میں پھولوں کا بوکے بھی تھا۔۔کیسے ہیں انکل ؟۔آپ کو پتہ

ہے سب لوگ بول رہے ہیں آپ کی بیٹی مرہا۔۔اپنے کسی عاشق کے ساتھ

بھاگ گئی۔۔شیر علی کی آنکھیں غصے سے پھیلی ان کے منہ پر آکسیجن ماسک

تھا۔۔انکل جی۔۔مجھے نہیں لگتا۔۔آپ اب بچ پائیں گے۔۔اتنی ذلت کی

زندگی جینے سے بہتر ہے بندہ مر ہی جائے۔۔آپ بلکل بھی فکر نہ کریں

آپ کے اوپر جاتے ہی آپ کی کمپنی اور گھر کی حفاظت کی ذمہ داری میری

ہے۔۔اور مہر ماہ بھی میری ہے۔۔۔اس دن اس نے مجھے تھپڑ مار کے بہت

بڑی غلطی کی ہے۔شہوار شیر علی کے منہ سے آکسیجن ماسک اتارنے لگا۔۔

مہر ماہ وہاں آگئی۔۔۔شہوار جلدی سے پیچھے ہو گیا۔۔ت تم۔۔تم یہاں کیا

کر رہے ہو۔۔۔؟انکل سے ملنے آیا تھا۔۔مجھے بہت فکر ہو رہی تھی۔۔

دفع ہو جاؤ ادھر سے۔۔۔ارے ریلیکس۔ہونے والے شوہر سے ایسے

بات نہیں کرتے۔۔چلے جاؤ۔۔ورنہ گارڈز کو بلوا کے دھکے مروا کے باہر

نکلواؤں گی۔۔اس تھپڑ کا بدلہ تو میں تم سے لے کر رہوں گا۔۔غازیان

تمھیں جان سے مار دے گا۔۔۔مہر ماہ نے بولا۔۔

مجھے پتہ ہے وہ جھوٹ تھا۔۔تمہاری منگنی نہیں ہوئی۔۔

شادی تو تمہاری میرے سے ہی ہو گی۔۔۔تم دیکھو میں کرتا کیا ہوں۔

تمہارے ساتھ۔ تمہیں پوری دنیا کے سامنے ذلیل کر دوں گا۔۔جو

دوسروں کو ذلیل کرنے کے منصوبے بناتا ہے اللہ اسے ذلیل و خوار کرتا

ہے۔۔اس ذات کے ہاتھ میں ہے۔۔جسے چاہے عزت دے۔جسے چاہے

ذلت۔۔get out...مہر ماہ نے بولا تھا۔۔۔

شہوار وہاں سے چلا گیا۔۔۔مہر ماہ شیر علی کے پاس آئی وہ لمبے لمبے سانس

لے رہے تھے۔ان کی حالت ایک دم سے خراب ہو گئی۔مہر ماہ بھاگ کر

باہر گئی۔۔ڈاکٹرز جلدی آئیں۔۔۔ڈاکٹرز۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

غازیان نور بیگم اور مریم کو گھر چھوڑنے کے بعد اپنے گھر آ گیا۔۔ وہ سیدھا اپنے روم میں آیا۔۔ وہ جوتے سمیت بیڈ پر لیٹ گیا۔۔ کوٹ اتار کر اس نے سائیڈ پر پھینک دیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد شاذل روم میں آیا۔۔ شاذل غازیان کا چھوٹا بھائی ہے۔

غازیان کی عمر 32 سال ہے۔ اور شاذل کی 26۔۔ غازیان شاذل کو اپنے بچے کی طرح ٹریٹ کرتا ہے۔۔ شاذل کے ماما بابا دونوں بزنس کی وجہ سے بزی رہتے تھے۔۔ اس لیے غازیان شاذل کا بہت خیال رکھتا تھا۔۔ شاذل غازیان کو اپنا سب کچھ مانتا تھا۔۔ اس کا ہر حکم۔۔

شاذل غازیان کے روم میں آیا۔ وہ جوتے سمیت سو رہا تھا۔۔ شاذل نے غازیان کے جوتے اتارے۔ پھر اس پر کمبل دیا۔۔۔

شاذل روم سے باہر آیا۔۔اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی۔۔غازیان شاذل کو اپنے ساتھ بزنس میں شامل کرنا چاہتا تھا۔۔پر اس کا بلکل بھی اس سب میں انٹرسٹ نہیں تھا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

رات کو احد واپس آیا۔۔۔مرہا اپنے روم میں ہی تھی۔۔احد اور زمل ڈنر ٹیبل پر بیٹھ کر کھانا کھا رہے تھے۔۔مرہا ایک دم سے روم سے باہر آئی۔۔۔اس نے باہر آتے ہی۔۔۔احد کو گریبان سے پکڑا۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی میرے ماما بابا نے آج تک مجھے ہاتھ نہیں ہاتھ نہیں لگایا۔۔احد بہت پر سکون ہو کر کرسی سے اٹھا۔مرہا کا قد احد سے بہت چھوٹا تھا۔۔

مرہا کے دونوں ہاتھ ابھی بھی اس کے گریبان پر تھے۔۔احد نے اپنے دونوں ہاتھ مرہا کے ہاتھ پر رکھے۔۔ گرفت سخت کی۔۔آج تو تم نے میرا گریبان پکڑ لیا ہے۔۔آئندہ یہ غلطی نہ کرنا بدکردار عورت۔۔۔ مرہا کی آنکھیں غصے سے پھیلی میں بدکردار نہیں ہوں مرہا نے تڑپ کر کہا۔۔۔

بدکردار لوگ خود کو بدکردار نہیں کہتے احد نے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا۔۔میں نے جھوٹ بولا تھا۔۔میرا دامن پاک ہے۔میں بدکردار نہیں ہوں۔میں کیسے یقین کرلوں؟اللہ کی قسم میں بدکردار نہیں ہوں۔مجھے میرے با۔۔مرہا نے روتے ہوئے بولا۔۔۔

مرہا جذبات میں اگر سچ تو بول گئی تھی۔پر اب یہ سچ اس پر بھاری پڑنے والا تھا۔۔

جاؤ روم میں تھوڑی دیر بعد ہمارا نکاح ہے۔۔ک... ک کیا مطلب؟ مجھے واپس جانا ہے۔۔۔روم میں جاؤ۔۔ نکاح کے بعد میرے سامنے آنا۔۔

احد وہاں سے اٹھ کر باہر آیا۔۔احد نے سوچا تھا اگر مرہا سچ میں بدکردار ہے تو وہ اسے جان سے مار دے گا۔۔پر پہلے وہ اس لڑکے کو تلاش کر رہا تھا۔۔۔

احد نے مرہا کے ایک ایک فرینڈ کا پورا بائیو ڈیٹا نکلوایا۔۔مرہا کا کوئی بھی میل فرینڈ نہیں تھا۔۔۔

احد نے مرہا کو ایک ہفتے پہلے یونیورسٹی میں دیکھا تھا۔۔۔اور دیکھتے ہی اس کا اسیر ہو گیا۔۔

مرہا عمر میں بھی احد سے بہت چھوٹی تھی اس نے خود کو بہت روکا۔

پر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے اسے میسج کر دیا اس نے دوستی والی

بات اس لیے کی تھی وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ مرہا کسی اعیرے غیرے کو

دوست بناتی ہے کہ نہیں۔۔

احد نے سوچا تھا۔۔وہ پہلے مرہا سے ایک --دفع بات کر لے۔۔ پھر صبح

ڈائریکٹ رشتہ بیجھے گا۔

احد نے مرہا کو گن سے بہت زیادہ ڈرایا۔۔

احد نے مرہا کو ڈرا کر اس سے نکاح کر لیا۔۔اس نے مرہا سے بولا تھا نکاح

کر لو ورنہ جان سے مار دوں گا۔۔

مرہا شیر علی آپ کا نکاح احد میر شاہ سے سکہ رائج۔۔۔۔ کیا جاتا ہے۔۔

نکاح ہو گیا۔۔۔مرہا سرخ ڈوپٹہ لے کر روم میں بیٹھی تھی۔احد نے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔مرہا نے ہاتھ پیچھے کر لیا۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔مجھ سے ہاتھ چھڑوانے کی۔

احد نے مرہا کے منہ کو دبوچا۔۔۔تم ہر بار اپنی حرکتوں سے مجھے غصہ دلاتی ہو۔۔کیا ضرورت تھی جھوٹ بولنے کی۔۔میں نے سوچا تھا۔۔۔جھوٹ بول کر تم جیسے عذاب سے بچ جاؤں گی۔۔مجھ جیسا عذاب؟احد نے اس کی بات دہرائی اس کا لہجہ سخت تھا۔اصل میں تم جیسی لڑکیاں جب تک زلیل نہ ہو جاؤ۔۔سکون سے نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔تم جیسے مرد جو گن پوائنٹ پر نکاح کرتے ہیں۔۔اس بارے میں کیا خیال ہے تمہارا۔۔۔؟تم نے خود قبول کیا ہے۔۔۔نہیں کیا۔۔۔تم نے زبردستی کروایا۔۔۔میں نے تو مزاق میں بولا تھا جان سے ماردوں گا۔۔۔تم بھی نکاح ہی کرنا چاہتی

تھی۔۔۔اتنی انا تھی تو کھا لیتی گولی ایک گولی سے کون مرتا ہے. واہ یہ بھی سہی ہے۔۔۔ہاں میں نے کیا ہے تمہیں قبول پر تم ایک دن بھی میرے ساتھ سکون سے رہ نہیں سکو گے۔۔۔ویسے تمہیں پتہ ہے غیرت مند مرد ایسے کام نہیں کرتے رات کے اندھیرے میں کسی لڑکی کو اس کے گھر سے اٹھا کر لے آنا ذرا بھی غیرت مند ہونے کا ثبوت نہیں۔۔۔مرہا نے مسکراتے ہوئے کہا...پر اس کی مسکراہٹ احد کو اگ لگا گئی تھی۔۔۔احد نے مرہا کا بازو زور سے پکڑا۔۔۔تم نے مجھے بے غیرت کہا۔۔۔اس کا لہجہ انتہائی سخت اور غصے والا تھا۔۔۔ایک پل کے لئے تو وہ بھی ڈر گئی۔۔۔بہت جلدی سمجھ گئے ہو۔۔۔اس نے مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

ڈر رہی تھی پر باز نہیں آ رہی تھی۔۔۔اس نے احد کی سخت گرفت سے اپنی کلائی آزاد کروائی

احد اٹھ کر روم سے باہر چلا گیا۔۔

احد اپنے روم میں آ کر بیڈ پر لیٹ گیا۔۔اور تھوڑی دیر بعد سو گیا۔۔وہ اس لیے وہاں سے آیا تھا۔ کیوں کے وہ غصے میں مرہا کو تکلیف دے رہا تھا۔۔ احد مرہا سے اچھا سلوک کرنا چاہتا تھا پر اس کے الفاظ احد کو طعش دلا گئے تھے۔۔

شاذل رات کو ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔وہ ابھی ابھی ایک پارٹی سے آ رہا تھا۔۔ایک دم سے اس کے سامنے ایک لڑکی آئی۔۔۔شاذل اگر ٹائم پر بریک نہ لگاتا تو اب تک وہ لڑکی اس کی گاڑی کے نیچے آ چکی ہوتی۔۔شاذل غصے سے باہر آیا۔۔اندھی ہو نظر نہیں آتا۔۔۔۔وہ لڑکی بغیر دوپٹے اور جوتے کے کہی سے بھاگتی ہوئی آ رہی تھی۔--وہ کچھ نہیں بولی بس خاموشی

سے دیکھ رہی تھی۔میں مرنا چاہتی تھی۔۔تم نے بریک کیوں لگائی؟لڑکی

مرنے کے اور بھی طریقے ہیں میری گاڑی کے نیچے آکر مر کر میرے گلے

کیوں پڑنا چاہتی ہوں۔۔تمہارے ماں باپ کدھر ہیں؟لڑکی کی عمر 16

سال تھی۔ماما بابا اللہ میاں کے پاس ہیں۔۔کوئی رشتے دار نہیں ہے؟اس

وقت اس حالت میں یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

تم۔تم کیوں پوچھ رہے ہو؟تاکہ تمہیں واپس چھوڑ کے آسکوں اتنی رات

کو ایسے سڑکوں پر پھرنا ٹھیک نہیں ہے۔۔نہیں نہیں مجھے واپس نہیں جانا

مجھے ماریں گے۔۔وہ...وہ۔۔کون؟

میں اپنے ماموں کے گھر رہتی ہوں۔ان کا ان کا ایک بیٹا ہے۔

حارث ۔۔اس نے۔اس نے۔میرے ساتھ -زیادتی ۔۔کرنے کی کوشش کی ۔۔

وہ۔وہ پہلے بھی ۔۔پہلے بھی مجھے ایسے تنگ کرتا

تھا۔۔جب ماموں گھر نہیں ہوتے تھے --

وہ وہ میرے روم میں آیا۔۔۔میں نے ۔۔میں نے شیشے

والا جگ اس کے سر پر مار دیا۔۔

اور۔اور وہاں سے بھاگ آئی۔۔

میں نے۔۔میں نے اسے مار دیا۔۔وہ وہ مر گیا۔۔

مجھے پولیس کے حوالے نہیں کرنا--

میں نے میں نے جان بوجھ کے نہیں کیا

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں میں مرناچاہتی ہوں۔۔۔مجھے نہیں زندہ رہنا۔۔مجھے اپنے ماما بابا کے پاس جانا۔۔۔وہ

کیوں مجھے اکیلا چھوڑ گئے۔

یہ معصوم لڑکی کیسی بچے کی طرح روتے ہوئے اپنے سارے دکھ شازل کو بتارہی تھی۔۔اور وہ حیرت اور غصے سے سب سن رہا تھا۔۔۔

شاذل کو اس معصوم لڑکی پر ترس آرہا تھا---

تمہارا نام کیا ہے۔۔؟ گل رعنا.. مجھے پولیس کے پاس نہیں جانا۔۔۔ مجھے مار دو گل رعنا ایک دم سے بے ہوش ہو کر نیچے سڑک پر گر گئی۔۔اس کے لمبے ریشم جیسے بال اس کے چہرے پر بکھر گئے۔۔

گل رعنا.. گل۔۔ شاذل نے گل رعنا کو اٹھا کر گاڑی میں بٹھایا۔۔شاذل گل رعنا کو گھر لے آیا۔۔ شاذل کی ماما سامنے ہی کھڑی تھی۔۔ غازیان صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

بیٹا یہ بچی کون ہے؟ ماما اس کو ہیلپ چاہیے تھی

یہ میری کار کے آگے آگئی۔۔۔اس کے گھر والے کدھر ہیں؟

اکیلی ہے۔۔بیٹا کیسی یتیم خانے چھوڑ آتے۔۔ چھوڑ آؤں گا بعد میں۔اس ٹائم مجھے اس کو گھر لانا مناسب لگا۔۔

بعض اوقات ہمدردیاں گلے بھی پڑ جاتی ہیں غازیان نے بولا۔۔بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔میں کچھ بھی نہیں سمجھ رہا ایک دو دن کے اندر اندر اس کو واپس

چھوڑ کے آؤ۔۔

گل رعنا ابھی بھی شاذل کی گود میں تھی۔۔شاذل اس کو گیسٹ روم میں لے کر آیا۔۔اس نے ڈاکٹر کو کال کی۔۔گل رعنا کے پاؤں سے خون نکل رہا تھا کیونکہ وہ بغیر جوتے کے بھاگ رہی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

مجھے بچاؤ۔۔مجھے بچاؤ۔۔نہیں جانا۔۔مجھے بچاؤ۔۔حارث۔۔نہیں۔۔

حارث پلیز۔۔۔--چھوڑ دو مجھے۔۔بابا۔۔ماموں۔۔-----بچاؤ۔۔مجھے

نہیں مارو---

--

گل رعنا بے ہوشی میں یہ سب بول رہی تھی اور شاذل سرخ آنکھوں سے

اسے دیکھ اور سن رہا تھا۔۔

مہرماہ کے بابا ہسپتال میں ہی تھے۔ان کی طبیعت اچانک خراب ہوئی تھی

۔۔پر ڈاکٹرز نے جلدی سے ان کو سنبھال لیا تھا۔۔مہرماہ اور نور بیگم شیر علی

کے پاس بیٹھی تھی۔۔ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد شیر علی بولے۔۔

شہوار آیا تھا۔بول رہا تھا کہ ۔۔میرے مرنے کے بعد میری ہر چیز پر قبضہ

کرلے گا۔۔۔مہر بیٹا وہ آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچادے۔۔میں چاہتا

ہوں۔۔آپ شادی کرلیں۔۔پر بابا۔۔مہر بیٹا پلیز۔۔۔۔

مرہا والے واقعے کے بعد میں بہت زیادہ ڈر گیا ہوں۔۔میں بہت کمزور

انسان ہوں وہ میرے سامنے میری بچی کو اٹھا کر لے گیا۔اور میں کچھ بھی

نہیں کر سکا۔۔بابا مرہا واپس آجائے گی۔۔۔آجائے گی پر کون اس سے

شادی کرے گا۔۔۔2دن سے اس کے پاس ہے۔۔پتہ نہیں اس نے کیا

کیا ہوگا شیر علی کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔بابا آپ پریشان نہیں ہوں۔ہم

اس پر کیس کریں گے۔کورٹ کی مدد لیں گے۔۔عدالت میں تو سب برابر

ہوتے ہیں۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

شیر علی خاموش رہے وہ عدالتی نظام سے اچھی طرح واقف تھے۔۔

احد صبح مرہا کے روم میں آیا۔۔ وہ ویسی کی ویسی بیٹھی تھی۔۔ جیسی کو وہ چھوڑ کر گیا تھا۔۔

نیچے آؤ ناشتہ کرو۔۔۔ نہیں کرنا۔۔ مجھے میرے گھر جانا ہے۔۔ چھوڑ آؤں گا پر ایک بات یاد رکھنا واپس ادھر ہی آؤ گی۔۔ مرہا خاموش رہی۔

احد کے جانے کے بعد مرہا نے اپنے ایک کلاس میٹ کو کال کی۔۔

اسلام علیکم عمار بھائی۔۔ وعلیکم اسلام۔۔ بھائی آپ ایک دن کلاس میں بات کر رہے تھے کہ آپ ایسے لوگوں کے گروپ کو جانتے ہیں جو لوگوں کو کڈنیپ کرتے ہیں۔

ہاں جانتا ہوں پر تم نے کس کو کڈنیپ کروانا ہے۔۔بس کروانا ہے نہ کسی کو آپ کو بھی پیسے دوں گی۔۔اچھا میں کرتا ہوں نمبر سینڈ۔۔۔مرہا نے اس نمبر پر کال ملائی۔۔ تھوڑی دیر بعد کال اٹھالی گئی۔۔۔

مجھے ایک لڑکی کو کڈنیپ کروانا ہے۔۔میں آپ کو پیسے دوں گی۔۔کل ہی کڈنیپ کرنا ہے۔۔سکول جاتی ہے۔۔۔

وہ لوگ مرہا کی باتوں کو ریکارڈ کر رہے تھے۔۔مرہا نے زمل کو کڈنیپ کروانے کا منصوبہ بنایا۔۔۔احد سے بدلہ لینے کے لیے۔۔

احد زمل ناشتہ کر رہے تھے۔۔مرہا بھی آکر ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔۔

گل رعنا کو ہوش آیا۔۔خود کو انجان جگہ پا کر وہ ڈر کر اٹھی۔۔۔

شاذل ساری رات جاگتا رہا۔۔۔جو باتیں گل رعنا نے اسے بتائیں تھی۔وہ ان کو سوچتا رہا... گل رعنا روم سے باہر آئی۔شاذل کی ماما صوفے پر بیٹھی تھی۔

آ گیا تمہیں ہوش چلو نکلتی بنو ادھر سے۔میرا بیٹا تو ہے ہی پاگل ایسے کسی کو بھی اٹھا کے گھر لے آیا۔۔۔پتہ نہیں کون ہو۔۔ہو سکتا ہے کوئی چورنی ہو۔۔۔گل رعنا خاموش ہو کر سب سن رہی تھی۔۔وہ باہر کی جانب بھاگ گئی۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد شاذل آیا۔۔

ماما گل رعنا کدھر ہے؟میں اس کے روم کی طرف گیا تھا۔۔وہ وہاں نہیں ہے۔۔

بیٹا چلی گئی ہے وہ۔۔کیا مطلب چلی گئی؟اس کی مرضی ہے اچھا ہی ہوا خود چلی گئی۔۔ایسے کیسے جا سکتی ہے؟شاذل بیٹا لوگوں کی فکر کرنا چھوڑ دو اپنی

فکر کرو۔۔ کل مجھے عائزہ کی کال آئی تھی۔ تم اسے ٹائم نہیں دیتے۔ بیٹا وہ تمہاری منگیتر ہے۔۔۔ منگیتر ہے بیوی نہیں ہے جو اسے ٹائم دوں۔۔ اور میں بزی ہوتا ہوں۔ اور اس کی فضول باتیں مجھ سے نہیں سنی جاتی۔۔۔

عائزہ شازل کی ماما عائلہ بیگم کی بہن کی بیٹی ہے۔

بیٹا میں سوچ رہی ہوں۔۔ اس منتھ کے لاسٹ پر تمہارا عائزہ سے نکاح کروا دوں۔۔۔ ماما غازیان بھائی کی کریں ناں پہلے۔۔۔ بیٹا وہ تو پتہ نہیں کس لڑکی کا روگ لگا کر بیٹھ گیا ہے۔۔ کہتا ہے اب شادی نہیں کرے گا کبھی بھی۔۔

یہ کیا بات ہوئی ماما؟ چکر کیا ہے۔۔؟ بیٹا بس اتنا بتایا ہے کہ کوئی لڑکی تھی۔۔ اور کچھ بھی نہیں بتاتا۔۔ ماما میں گل رعنا کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔۔

ارے شاذل رکو۔۔۔

گل رعنا وہاں سے چلتی ہوئی۔۔ سڑک پر آگئی تھی اس کا سانس پھول رہا تھا ۔۔۔وہ سائیڈ فٹ پاتھ پر بیٹھ گئی۔۔۔اس میں چلنے کی ذرا ہمت نہیں تھی۔۔اس کے پاؤں بھی زخمی تھے۔۔شاذل نے اس کے قریب آکر کار روکی۔تم بھیک مانگو گی؟ گل رعنا نے سرخ آنکھوں سے شاذل کی طرف دیکھا۔۔جی بھیک مانگوں گی۔۔۔رئیلی؟

لازمی نہیں ہر فٹ پاتھ پر بیٹھنے والا بھیک مانگنے والا ہو۔۔۔شاذل کے ہوتے تم فٹ پاتھ پر بیٹھو یہ مجھے گوارہ نہیں۔۔ایک بات بتائیں۔۔۔کیا میں چور لگتی ہوں؟ شاذل نے حیرت سے گل رعنا کی سرخ آنکھوں میں دیکھا نہیں بلکل بھی نہیں۔۔آپ مجھے اپنے گھر کیوں لے کر گئے؟۔۔۔ مجھے مرنا تھا۔۔مجھے وہاں رہنے دیتے مجھے نہیں زندہ رہنا۔۔۔آپ کی.. آپ کی ماما نے بولا میں چور ہوں۔اور بولا نکل جاؤ ادھر سے۔میرا تو کوئی

گھر بھی نہیں ہے۔۔۔ماموں۔مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔اگر میں ان کو مل گئی وہ وہ مجھے بہت ماریں گے اور۔۔اور وہ میرا حارث سے نکاح کروا دیں گے۔۔

تم مجھے کسی یتیم خانے چھوڑ آؤ۔۔ایک آخری احسان کر دو۔

تم میرے ساتھ میرے گھر جاؤ گی۔۔۔وہ لوگ تمہیں ادھر سے ڈھونڈ لیں گے۔۔۔اب آؤ اور کار میں بیٹھو اب مجھے بتائے بغیر گھر سے باہر نہیں نکلو گی۔۔شاذل اسے گھر لے آیا۔۔شاذل نے عائلہ کی طرف غصے سے دیکھا۔۔۔عائلہ نے گل رعنا کی طرف سرد نگاہوں سے دیکھا--

6سال پہلے۔۔۔۔(ماضی)

دو لڑکیاں اسلام آباد کی خوبصورت سڑکوں پر ایک دوسرے کی تصویریں بنا رہی تھی۔۔۔ سڑکوں کے کناروں پر بڑے بڑے درخت تھے۔۔۔ مینو میں کیمپ سے پانی والی بوتل لے کر آتی ہوں تم ادھر ہی رکو۔۔اوکے زمر۔

زمر کے جانے کے بعد مینو درختوں کی تصاویر لے رہی تھی۔۔ایک شخص جس نے سر بلیک ہوڈی پہنی تھی۔۔اس کی ٹوپی سے اس کا چہرہ چھپا تھا۔ بس ہونٹ نظر آرہے تھے۔۔ وہ شخص کافی دیر سے ان لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔اس کی نظر اچانک سامنے گئی۔۔ وہاں ایک شخص بندوق لے کر کھڑا تھا۔۔غازیان سکندر کو کچھ غلط ہوتا محسوس ہوا۔اس شخص نے فائر کیا۔۔ غازیان شیر کی طرح تیز رفتا سے وہاں سے چھلانگ لگا کر نیچے آیا۔اس نے

لڑکی کو دھکا مارا۔ گولی غازیان کی قمر پر لگی۔۔۔وہ لڑکی جھاڑیوں پر گری ایک لکڑی اس کے بازوں کے اندر کھوب گئی۔۔

خون کا فوارہ نکلا۔۔لڑکی کم عمر تھی۔۔ برداشت نہیں کر سکی اور بے ہوش ہو گئی۔۔

وہاں ایک دم سے غازیان کا گارڈ آیا۔۔وہ بھاگتا ہوا آیا۔۔۔وہ شخص گولی مار کے بھاگ گیا تھا۔

غازیان کے بابا وہاں آئے۔غازیان تکلیف سے بے ہوش ہو رہا تھا پر اس نے خود کو ہوش میں رکھا۔۔۔غازیان کے بابا وہاں آئے۔۔انہوں نے جلدی سے غازی کو کار میں بٹھایا۔ بابا وہ لڑکی۔۔بیٹا پولیس کو بتا دیا ہے وہ لوگ آتے ہوں گے ایمبولینس کو بھی کال کر دی ہے۔۔وہ لوگ سنبھال

لیں گے۔۔۔غازیان ایک دم سے بے ہوش ہو گیا۔۔۔غازیان کے بابا اسے ہسپتال لے کر آئے۔۔

زمر مینو کے پاس ہی تھی۔وہاں اور لوگ بھی اکھٹے ہو گئے تھے۔۔۔

پورا ایک دن غازی بے ہوش رہا۔۔۔گولی بہت خطرناک تھی۔۔اگلے دن غازی کو ہوش آیا۔۔اس کے سامنے وہی گلاسز والی لڑکی آئی جس کی سیاہ آنکھیں تھی۔۔اس کے بال بھی چھوٹے تھے۔

عائلہ بیگم غازیان کے پاس بیٹھی تھی۔۔شکر ہے بیٹا آپ کو ہوش آ گیا۔۔

ماما وہ لڑکی۔۔۔کون لڑکی۔۔۔وہ وہاں تھی۔۔بیٹا وہ اپنے گھر والوں کے پاس ہو گی۔۔۔غازیان خاموش ہو گیا۔۔اس کا ارادہ ٹھیک ہونے کے بعد اس لڑکی کو ڈھونڈنے کا تھا۔۔۔

Zubi Novels Zone

(حال)

احد مرہا کو اس کے گھر لے کر آیا۔۔۔آج تین دن بعد شیر علی ہسپتال سے واپس گھر آئے تھے بابا جان...احد مرہا کے پیچھے کھڑا تھا۔۔۔کیا کیا ہے تم نے میری بیٹی کے ساتھ؟ نکاح کیا ہے انکل احد نے پر سکون انداز میں کہا۔۔

ہم تم پر کیس کریں گے۔۔مہر ماہ نے بولا۔۔احد ہلکا سا مسکرایا۔ضرور کریں پر کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔۔۔دو دن بعد واپس آؤں گا لینے۔اگر کوئی چلاکی کی سزا کے لیے۔تیار رہنا۔۔۔مرہا بھو کی شیرنی کی طرح احد کو دیکھ رہی تھی۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

مریم، مرہا، مہرماہ تینوں اپنے بابا کے روم میں تھی۔ نور بیگم بھی۔۔۔ شیر علی بولے۔ بچوں جو کچھ ہونا تھا ہو گیا پر اب ہمیں آگے سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا ہے۔۔ آپ کی چھوٹی سی غلطی آپ کو اور آپ کی زندگی کو برباد کر سکتی ہے۔۔ شہوار اس دن ہسپتال آیا تھا۔۔۔ وہ مہرماہ کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔۔ ہمارے گھر اور بزنس پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔۔ میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔ میں اپنی زندگی میں تم تینوں کو اپنے اپنے گھروں میں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔ بابا میں تیار ہوں شادی کرنے کے لئے تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد مہرماہ نے بولا۔۔۔ پر میری ایک شرط ہے۔۔ کیسی شرط؟ آپ مریم کی شادی جلدی نہیں کریں گے۔۔ یہ ابھی بہت چھوٹی ہے۔۔۔

آپ جلد بازی نہیں کریں آپ کو کچھ نہیں ہو گا ہم سب ہیں ناں۔۔ ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔

نور بیگم بولی تین چار پر وپوزل آئے ہیں مہر ماہ کے لئے۔۔ آپ دیکھ لیں جو آپ کو مناسب لگے۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہر ماہ آج آفس جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔۔ مرہا پیسے لے کر کڈنیپرز سے ملنے گئی۔۔۔ گھر میں اس نے بولا کہ یونیورسٹی جا رہی ہوں کسی کام سے۔۔ مرہا نے ان لوگوں کو پیسے دیئے اور زمل کی تصویر بھی پھر واپس آگئی۔۔

مہر آفس آئی۔۔ سامنے سے غازیان آرہا تھا۔۔آج خلاف معمول اس نے پینٹ کورٹ کی بجائے۔۔ سفید شلوار قمیض پہنی تھی۔۔ کیسی ہیں؟ انکل کی طبیعت کیسی ہے؟ ٹھیک ہیں۔۔ مہر ماہ اپنے آفس روم میں چلی گئی۔۔۔ غازیان کو مہر ماہ اداس لگ رہی تھی آنکھیں بھی سرخ ہو رہی تھی۔

مہر ماہ نے وکیل صاحب کو کال کی۔۔۔اور اسے مرہا اور احد کا سارا واقع بتایا۔۔ مرہا نے اپنے بابا سے بولا تھا کہ وہ طلاق لینا چاہتی ہے احد سے مرہا نے آج شیر علی کے ساتھ کورٹ جانا تھا۔۔۔احد کو مرہا کے وکیل کی کال آئی۔۔۔احد صاحب کورٹ آئیں آپ پر کیس دائر ہوا ہے۔۔۔آپ کی بیوی کی طرف سے۔۔ احد کے چہرے ہر مسکراہٹ آئی۔۔ آرہا ہوں۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

سب لوگ کمرہ عدالت میں بیٹھے تھے۔۔احد اندر داخل ہوا۔۔۔وہ سیدھا جج صاحب کی طرف گیا۔۔

جج صاحب کھڑے ہوئے۔۔۔احد کے گلے ملے۔۔کیسے ہیں احد صاحب؟ اور شاہ صاحب آپ کے بابا کیسے ہیں۔۔؟ٹھیک ہیں بابا بھی۔۔

جج صاحب احد کے بابا کے دوست ہیں۔۔۔

بیٹا یہ لڑکی آپ کی بیوی ہے؟جی انکل بچی ہے نا سمجھ ہے۔۔اسے پتہ نہیں میں کون ہوں۔۔

بابا احد جج صاحب کے ساتھ ہنس ہنس کر کیا باتیں کر رہا ہے۔۔جج صاحب مرہا کے پاس آئے۔۔۔سب لوگ باہر جائیں۔۔۔بیٹا احد بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔سیاستدان کا بیٹا ہے۔۔۔مستقبل کا سیاستدان ہے۔۔۔آپ کو جو بھی مسئلہ ہے اسے حل کرو۔طلاق لینا کوئی حل نہیں ہے..انکل اس نے

مجھ پر اتنی دفعہ ہاتھ اٹھایا ہے اور مجھے گن سے ڈراتا ہے.. جج صاحب خاموش ہو گئے...

احد کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی.. احد نے مرہا کو بازو سے پکڑا... اور اسے لے کر باہر کی جانب بڑھا مرہا مسلسل مزاحمت کر رہی تھی...... احد چھوڑوں مجھے.. مرہا کے بابا بھی خاموشی سے سب دیکھ رہے تھے...

کیونکہ احد کی طاقت کا ان کو اندازہ ہو گیا تھا..... احد درد ہو رہا.... احد رکو.. احد پلیز.... احد نے کار کے پاس آکر مرہا کا ہاتھ چھوڑا... اندر بیٹھو۔۔ مرہا جلدی سے بیٹھ گئی۔۔ مرہا ابھی اندر بیٹھی ہی تھی۔۔ مہر ماہ وہاں آگئی۔۔ مرہا تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔ تم دیکھو اب میں کرتی کیا ہوں مسٹر احد شاہ۔۔۔ عدالت سے تو بچ گئے۔۔ سوشل میڈیا سے نہیں

بچ سکو گے۔۔ تمہیں پورے سوشل میڈیا پر بدنام کر دوں گی یہ جو تمہاری

جھوٹی شہرت ہے نہ اس کو ایک منٹ میں ملیامیٹ کر سکتی ہوں میں

اگر تم نے زبان کھولی۔۔ایسا غائب کروں گا نظر نہیں آؤ گی۔۔۔تم ایک

بزدل انسان ہو۔۔اور اس کے ساتھ ساتھ غیر خاندانی گندی نسل کے

بھی۔۔میں آپ کا لحاظ کر رہا ہوں اور آپ اپنی لمٹس کراس کر رہی ہیں

آپ کو ابھی خاندانی اور گندی نسل کے لڑکوں میں فرق کا نہیں پتہ۔۔اگر

میں آوارہ اور گندی نسل کا ہوتا تمہاری بہن سے نکاح نہیں کرتا۔اسکی

عزت لوٹ کے اس کا ریپ کر کے اسے تم لوگوں کے دروازے کے آگے

پھینک جاتا۔۔خاندانی تھا اس لیے نکاح کیا ہے۔۔پر تمہیں اور تمہاری بہن

کو عزت راس نہیں۔۔اپنی زبان اور الفاظ سنبھال کر رکھو۔۔۔ورنہ ایک

منٹ میں تمہاری زبان بند کروا دوں گا۔۔۔اگر اتنے خاندانی تھے رشتہ

بھیجتے مہرماہ بناڈرے بول رہی تھی۔۔۔میں تمہاری بہن کو جان سے مارنے آیا تھا۔سیدھے فائر کرنے تھے میں نے اس پر۔۔۔پتہ نہیں کیسے روکا میں نے خود کو۔۔۔احد اپنی بہن کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کرتا۔۔

مہرماہ کچھ بھی بولنے کے قابل نہیں رہی تھی احد گاڑی میں آکر بیٹھا۔۔احد پلیز مجھے نہیں مارنا..احد تم جیسا کہو گے میں ویسا کروں گی۔احد بہت فاسٹ ڈرائیونگ کررہا تھا۔۔وہ مرہا کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا۔۔۔احد آہستہ کریں سپیڈ۔۔مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔احد نے اور تیز کردی۔۔۔مرہانے اپنی آنکھوں پر دونوں ہاتھ رکھ لیے۔۔۔

احد نے شاہ محل کے آگے آکر اپنی گاڑی روکی۔۔۔احد پلیز مجھے نہیں مرنا۔۔۔احد مرہا کی طرف آیا۔۔باہر نکلو۔۔۔مرہا جلدی سے باہر نکلی

۔۔۔احد نے زور سے مرہا کا ہاتھ پکڑا۔اور اسے لے کر اندر کی طرف

بڑھا۔۔۔احد چھوڑو۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔احد۔۔

میں نے تمہیں منع کیا تھا نہ...کچھ بھی الٹا سیدھا نا کرنا۔تم نے واپس ادھر

ہی آنا ہے۔۔۔پھر کس خوشی میں کورٹ گئی تھی۔۔میرا خیال تھا کہ

پاکستان کا نظام بہتر ہو گیا ہے۔شاید انصاف مل جائے۔۔مل گیا پھر انصاف

احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔نہیں یہاں رہ کر انصاف ملنا ناممکن

ہے۔۔۔یہاں صرف سکہ چلتا ہے۔اس کا جس کا نام بڑا ہے۔۔۔

بہتر ہو گا مجھے قبول کر کے۔۔۔باقی کی زندگی سکون سے گزارو۔تم وہ کرو

جو میں چاہتا ہوں۔۔۔اور پھر میں وہ کروں گا جو تم چاہو گی۔۔۔کیا چاہتے

ہیں آپ۔۔میرے روم میں میرے ساتھ رہو۔۔۔احد نے اس کا ہاتھ

پکڑا۔۔۔اور پھر اپنے روم میں آ کر چھوڑا۔یہ روم کسی محل کا حصہ لگ رہا

تھا کیسی بادشاہ کا کمرہ ہو جیسے۔۔۔ایک ایک چیز انتہائی نایاب تھی۔۔۔

احد نے روم میں آ کر مرہا کا ہاتھ چھوڑا۔۔۔آج سے تم ادھر رہو گی۔۔مجھے

نہیں رہنا آپ کے ساتھ۔۔میری بیوی ہو میرے روم میں ہی رہو گی...

آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے...میں نے ابھی تمہارے ساتھ کچھ

بھی نہیں کیا۔تمہاری غلطی قابل معافی نہیں تم نے بولا تھا تم کسی کے

ساتھ تعلق میں ہو۔احد کو جھوٹ سے سخت نفرت ہے۔۔

میرا خیال تھا....جب تمہیں پتہ چلے گا کہ میرا کسی اور کے ساتھ تعلق ہے

۔مجھے واپس چھوڑ آؤ گے تھوڑی غیرت دکھاتے ہوئے...پر تم تو اخیر

درجے کے بے غیرت نکلے تم جیسے مردوں کا مسئلہ صرف انا ہوتی ہے۔

اس کو تسکین دینے کیلئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہو..تم نے میرے بابا کی

عزت کا بھی ذرا خیال نہیں کیا۔احد خاموشی سے سب سن رہا تھا.... نہیں تمہیں کیوں فرق پڑتا مرہا نے غصے سے بولا... تم تو بہت خوش تھے۔۔اپنی بہن کا بدلہ لے کے۔۔فرق تو مسٹر احد کو تب پڑتا جب اس کی بہن کو کوئی اٹھا کر لے جاتا... پھر تمہارے بابا کو ہارٹ اٹیک آتا... پھر تمھیں فرق پڑتا۔۔مرہا بس کرو کب سے فضول بکواس کرے جا رہی ہو۔احد نے اونچی آواز میں کہا۔۔۔نہیں کروں گی بس۔بزدل بے غیرت انسان۔۔

احد کی انکھیں ایک بار پھر غصے سے سرخ ہوئی۔۔۔

احد نے سائڈ دراز سے گن اٹھائی اس نے گن کی نوک مرہا کی گردن پر رکھی۔تمہاری یہ زبان تمہیں مروائے گی۔۔۔

مار دو نہیں ڈرتی میں تم سے آئی تمہیں سمجھ۔۔۔اس نے احد کو پیچھے دھکا دیا

غازیان گھر آیا۔۔شاذل سامنے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔کیسے ہو؟غازی نے۔پوچھا۔۔ٹھیک ہوں بھائی۔۔لڑکی کو چھوڑ آئے ہوں۔۔۔بھائی اس کی جان کو خطرہ ہے باہر۔۔وہ لوگ اسے ہر جگہ تلاش کر رہے ہیں۔۔تو کیا اب ساری زندگی اسی ادھر بٹھا کر رکھنا ہے بغیر کسی رشتے کے؟نہیں بھائی بس تین چار دن تک چھوڑ آؤں گا۔۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔۔

شاذل گل رعنا کا بہت خیال رکھ رہا تھا۔۔گل رعنا کے معصوم دل میں اس کے لیے محبت کی کونپل پھوٹ رہی تھی۔۔شاذل سب کچھ ہمدردی میں کر رہا تھا۔۔شاذل گل رعنا سے 7 سال بڑا ہے۔۔وہ اسے بلکل معصوم چھوٹی بچی کی طرح ٹریٹ کر رہا ہے۔۔

مہرماہ اور اس کے بابا کورٹ سے واپس گھر آ گئے۔نور بیگم ڈنر ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی۔۔

آپ لوگ آگئے مرہا کدھر ہے؟نور بیگم نے بولا.. مرہا واپس چلی گئی احد کے ساتھ۔۔

شیر علی اپنے روم میں چلے گئے۔مہرماہ ابھی وہاں ہی کھڑی تھی۔مہر بیٹا۔۔ جی ماما۔۔ صبح آفس نہ جانا۔۔کچھ لوگ آپ کو دیکھنے آرہے ہیں۔۔اوکے ماما نہیں جاتی۔۔

اس کے بعد مہرا اپنے روم میں چلی گئ۔۔

شاذل اپنے روم میں تھا۔۔عائلہ بیگم آئی۔۔بیٹا عائزہ آئی ہے آپ سے ملنے ۔۔اچھا آتا ہوں۔۔

کیا عجیب مصیبت ہے۔۔شاذل نیچے آیا۔۔گل رعنا وہاں سے گزر رہی تھی۔۔عائزہ صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

شاذل کو دیکھ کر وہ اٹھ کر آئی۔۔اس نے گل رعنا کی طرف دیکھ کر بولا۔۔لڑکی جاؤ میرے لیے بلیک کوفی لے کر آؤ۔۔گل رعنا شاذل کی طرف دیکھ رہی تھی۔

مجھے ..مجھے کوفی بنانی نہیں آتی۔چائے بنا دیتی ہوں۔۔

کوئی ضرورت نہیں اپنے روم میں جاؤ شاذل نے بولا۔۔

ارے کیوں پہلی کام والی کو تو بنانی آتی تھی۔۔تم نئی کام والی ہو کیا۔۔؟عائزہ نے بولا۔۔یہ کام والی نہیں ہے۔۔شاذل نے بولا۔۔اوہ سوری۔بائے دا وے میں عائزہ اس گھر کی ہونے والی بہو۔میں شاذل کی منگیتر ہوں۔۔گل رعنا کے چہرے کا رنگ اک دم سے بدلا۔۔یہ چیز شاذل نے بھی نوٹ کی

تھی۔۔اس معصوم لڑکی کو محبت ہو رہی تھی۔۔شاذل کا اتنا خیال رکھنا اسے اچھا لگتا تھا۔۔گل رعنا عمر کے اس حصے میں تھی۔۔جہاں لڑکی کو جس لڑکے سے ذرا سی محبت عزت اور ہمدردی ملتی ہے۔۔وہ اس کو اپنا سب کچھ مان لیتی ہے۔۔۔گل رعنا بھاگنے کے انداز میں اپنے روم میں گئے۔۔

احد شاور لے کر باہر۔۔آیا مرہا بیڈ پر بیٹھ کر رو رہی تھی۔کیوں رو رہی ہو۔۔کیوں کے تھوڑی دیر پہلے آپ نے مجھے گن سے ڈرانے کی کوشش کی۔اپنی زبان کے بارے میں کیا خیال ہے میڈم؟میری زبان سچ بولتی ہے۔۔جو آپ سے برداشت نہیں ہوتا۔۔۔احد مرہا کے سامنے بیڈ پر بیٹھا۔۔اس نے ہاتھ کے انگوٹھے سے مرہا کے آنسو صاف کیے۔۔اب

تمہاری آنکھوں میں, میں آنسوں نہ دیکھو۔۔پہلے جو کچھ ہوا میں اس لیے معافی مانگتا ہوں۔۔

میں تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہتا ہوں پر تم مجھے مجبور کر دیتی ہو۔۔۔زمل میری بیٹی کی طرح ہے۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

میں 13 سال کا تھا۔۔

جب ہماری ماما کی وفات ہو گئی۔۔

inایک سال کی زمل میری گود میں تھی۔۔

میں اپنا غم بھول گیا۔۔میں نے زمل کو اپنی بیٹی کی طرح پالا۔۔

مجھے وہ ہر چیز سے بڑھ کر عزیز ہے۔۔ بابا نے ماما کی وفات کے دوسرے دن ہی شادی کرلی۔۔انہوں نے اپنی دوسری بیوی کو الگ گھر میں رکھا۔۔تم

زمل کو اپنی بہن بنالو مجھے اور کچھ بھی نہیں چاہیے تم سے۔۔میں چاہتا ہوں تم مجھ سے محبت کرو۔۔کیونکہ کہ میں بچپن سے محبت کو ترسا ہوں۔۔مجھے نہیں سکھایا کسی نے محبت کیسے کرتے ہیں۔میری محبت ایسی ہی ہے جنونی۔۔احد نے مرہا کی گود میں سر رکھا۔۔

کیا واقعی ہی تم نے مجھے قبول نہیں کیا؟اس کے دل میں یہ سوال بہت پہلے سے تھا۔۔آج اس نے کر ہی لیا۔۔جب تک لڑکی راضی نہیں ہوتی نکاح نہیں ہوتا۔۔اس لئے میں نے پورے دل سے آپ کو قبول کر کے نکاح کیا تھا۔۔پر آپ کا سخت رویہ مجھے ہر دفع آپ سے دور ہونے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔۔اچھا میری جان آئندہ غصے سے بات نہیں کروں گا۔۔۔تم نے ابھی تک جواب نہیں دیا۔۔۔کیا زمل کا میری طرح خیال رکھو گی۔۔۔

احد نے اس کی گود میں سے سر اٹھا کر اس کے چہرے کی طرف دیکھا۔۔

زمل کے ذکر پر اسے یاد آیا آج وہ کڈنیپرز کو پیسے دے کر آئی ہے۔۔۔اس کے ماتھے پر پسینہ نمودار ہوا۔۔۔

اچانک احد کے فون پر کسی کی کال آگئی۔۔۔میں آتا ہوں۔۔وہ فون سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر ٹیرس میں چلا گیا۔۔اس نے جلدی سے کڈنیپرز کو میسج کیا۔۔۔میں نے ارداہ بدل دیا ہے۔۔۔بچی کو اغواہ نہیں کرنا۔پیسے بھی رکھ لو

اور آئندہ مجھے اس نمبر پر کوئی کال نہ کرنا۔۔۔اس اغواء کار نے مرہا کا میسج پڑھا۔۔اور پراسرار طریقے سے مسکرایا۔۔۔اس کے پاس ایک اور آدمی بھی بیٹھا تھا۔۔کیا بول رہی تھی؟

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

شاذل اپنے روم میں تھا۔۔رات کے 11 بج رہے تھے گل رعنا تب سے مسلسل رو رہی تھی۔۔اس نے فیصلہ کیا وہ اب ادھر نہیں رہے گی۔۔۔وہ روم سے اٹھ کر باہر آئی۔۔شاذل کے روم کا دروازہ کھلا تھا۔۔وہ اندر آئی۔

شاذل نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔مجھ۔مجھے کسی یتیم خانے چھوڑ کر آئیں ابھی اور اسی وقت۔۔کیا ہوا ہے؟ تم رو کیوں رہی ہو۔۔

شاذل بیڈ سے اٹھ کر گل رعنا تک ابھی آیا ہی تھا اچانک عائلہ بیگم اندر داخل ہوئی۔۔شاذل... کیا ہو رہا ہے؟ یہ لڑکی تمہارے روم میں کیا کر رہی ہے۔؟ عائلہ بیگم نے ایک دم سے گل رعنا کے منہ پر تھپڑ مارا آ واہ لڑکی میرے بیٹے پر ڈورے ڈال رہی ہو۔۔گل رعنا پھٹی آنکھوں سے شاذل کو دیکھ رہی تھی آنسوں مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔

وہ بھاگ کر وہاں سے چلی گئی ماما پہلے آپ میری بات تو سن لیتیں۔۔ مجھے کچھ نہیں سننا شاذل اس کو صبح چھوڑ کر آؤ۔۔ کہی بھی چھوڑ آنا۔۔ بلکہ اس کو اس کے گھر چھوڑ کر آؤ۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

کیا بول رہی تھی۔۔ بول رہی تھی کہ لڑکی کو اغواء نہیں کرنا۔۔ ارادہ بدل دیا ہے۔ پر ہم پھر بھی کرے گے اغواء۔۔ پر کیوں؟ تم نے دیکھا نہیں لڑکی اتنی خوبصورت ہے۔۔ ہیرامنڈی بیچ کر آئیں گے۔۔ اس کا بہت پیسہ ملے گا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

اگلے دن زمل سکول جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔ احد الیکشن کی وجہ سے بہت مصروف تھا۔۔ زمل ڈرائیور کے ساتھ کالج جاتی ہے۔۔ زمل

ابھی ادھے راستے پر تھی۔۔۔ تین لوگ اس کی گاڑی کے آگے آ ئے۔۔

ڈرائیور نے جلدی سے بریک لگائی۔۔

انہوں نے ڈرائیور کے سر پر گن رکھی۔۔ باہر آؤ۔ لڑکی۔۔ انکل پلیز ہمیں جانے دیں۔۔ میں ا.. احد بھائی کی بہن۔۔ ہوں۔۔ وہ.. وہ آپ لوگوں کو بہت ماریں گے۔۔ دیکھ لیں گے تمہارے احد بھائی کو بھی۔۔ آپ۔ آپ کو پیسے چاہیے تو میرے پاس ہیں۔ پلیز ہمیں جانے دیں۔۔۔ لڑکی کار سے باہر آؤ۔۔ زمل نے 1 ہزار کا نوٹ ان کے آگے کیا۔۔۔ میرے پاس ابھی اتنے ہی ہیں۔۔

باہر نکلو۔۔ اس نے زمل کہ طرف گن کی۔۔۔ زمل جلدی سے باہر نکلی۔۔۔ وہ لوگ اسے ایک کار میں بیٹھا کر لے گئے انہوں نے ڈرائیور کے سر پر گن ماری تھی۔۔ وہ وہی بے ہوش ہو گیا۔۔۔

انہوں نے زمل کو لا کر ایک روم میں بند کر دیا۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہرماہ آفس جانے کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔۔اور مریم کالج۔۔

اج اسد علی نے شیر علی کے گھر آنا تھا۔۔۔کیونکہ جن دنوں شیر علی ہسپتال تھے۔۔وہ ملک سے باہر تھے۔۔۔وہ شیر علی کی عیادت کے لئے آئے تھے۔۔ویسے تو شیر علی پہلے سے بہتر ہیں۔پر ابھی بھی اکثر ان کو سانس کا مسئلہ ہوتا تھا۔۔

یار تم اپنا خیال رکھا کرو۔۔میرے اکلوتے دوست ہو اسد علی نے فکر مندی سے کہا۔۔۔اسد علی کی بیوی بولی۔بھائی صاحب جب سے آپ کی طبیعت کا ان کو پتہ چلا ہے تب سے بے چین تھے۔۔۔بہت جلدی جلدی میں ہم

لوگ واپس آئے ہیں۔اللہ کا شکر ہے اب آپ ٹھیک ہیں۔۔۔اسفند یار بھی شیر علی کے پاس صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

سب لوگ باتیں کر رہے تھے۔۔نور بیگم آئی۔میں نے کھانا ٹیبل پر لگا دیا ہے آجائیں سب لوگ۔۔

سب لوگ کھانا کھانے کے لئے بیٹھے ہی تھے۔۔مریم بھی کالج سے آگئی۔۔آج اس کا کالج جلدی آف ہو گیا تھا۔۔۔

مریم بیٹا آؤ کھانا کھاؤ ہمارے ساتھ۔۔نہیں ماما بھوک نہیں ہے میں کالج سے کھا کر آئی ہوں۔۔

بیٹا انکل آنٹی کو سلام کرو۔۔۔اوہ..اسلام علیکم آنٹی انکل۔۔مریم نے اسد علی سے سر پر پیار لینے کے لیے ان کے آگے سر کیا۔۔ان کے ساتھ والی

کرسی پر اسفندیار بیٹھا تھا۔۔مریم نے اسفندیار کے آگے بھی سر کیا۔۔سب حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔مریم... نور بیگم نے بولا۔مریم نے سر اٹھایا جی ماما۔۔۔اسفندیار بیٹا ہے اسد انکل کا۔۔اوہ سوری انکل مجھے لگا آپ کا بھائی ہے۔۔اسفند نے آئی بر واچکا کر مریم کی طرف دیکھا سوری انکل اسفند۔۔سب لوگ ایک ساتھ مسکرائے۔۔سوائے اسفند کے۔۔

آپ نے تو مجھے انکل ہی بنا دیا۔۔۔مریم ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ماما میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

ماشاءاللہ بڑی ہو گئی ہے۔۔بہت چھوٹی سی تھی جب آخری بار دیکھا تھا۔۔ ہاں لڑکیاں جلدی بڑی ہو جاتی ہیں۔۔۔ابھی کل کی بات ہے چھوٹی چھوٹی تھی تینوں۔۔۔مرہا تو اپنے گھر والی بھی ہو گئی ہے سب کچھ اتنی جلدی

ہوا۔۔بس قسمت میں ایسا لکھا تھا۔۔۔جہاں بھی رہے خوش رہیے اسد علی

نے بولا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احد کا آج جلسہ تھا۔۔۔لاہور زمان پارک میں۔۔۔3 بج رہے تھے زمل

گھر نہیں آئی۔۔مرہا کا ٹینشن سے برا حال تھا۔۔

وہ بار بار احد کو کال کر رہی تھی پر۔۔جلسے کے شور کی وجہ سے اسے کال کا

پتہ ہی نہیں چلا۔مرہا نے کڈنیپرز کو کال کی انہوں نے کال نہیں

اٹھائی۔۔۔مرہا کو لگ رہا تھا اگر زمل نہ ملی احد اسے جان سے مار دے

گا۔۔۔

مرہا مسلسل دعائیں مانگ رہی تھی۔۔۔احد رات کے 10 بجے گھر آیا۔۔۔

احد..احد زمل۔۔۔کیا ہوا۔۔زمل کو۔؟احد زمل سکول سے واپس نہیں-

آئی۔۔ڈ۔ڈرائیور۔آیا تھا 3 بجے بولا کہ اغوا کر کے لے گئے۔۔۔

احد کے چہرے کا رنگ بدلا میری بچی زمل۔۔احد نے مرہا کو دونوں

کندھوں سے پکڑا۔کیا بول رہی ہو تم۔۔میری بچی اغوا کیسے ہو سکتی

ہے۔؟احد کی بیٹی اغواء کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔؟احد پلیز ہمت سے کام لو۔۔

اگر انہوں نے میری بیٹی کے ساتھ کچھ کیا میں پوری دنیا کو آگ لگا دو

گا۔۔۔

ا..احد وہ واپس آجائے گی ناں ؟مرہا نے ڈرتے ہوئے بولا۔۔احد اسے

واپس لے کر آئے گا۔۔۔احد نے گن اٹھائی اور باہر کی طرف گیا۔۔۔

وہ لوگ زمل کو لے کر کوٹھے پر آئے۔۔

پورے 10 لاکھ۔۔ یہ لڑکی 1 ہفتے میں 10 لاکھ کما لے گی۔۔۔اس لڑکی کے ہمیں دس لاکھ چاہیے۔۔۔ٹھیک ہے۔۔

وہاں ایک بڑی عمر کی عورت بیٹھی تھی جو سودا کرتی تھی لڑکیوں کا۔

محراب گھر آیا۔۔احد کے مسلسل جلسے کرنا اس کی جیت کی علامت تھی ۔۔۔ محراب کو پتہ تھا الیکشن احد ہی جیتے گا۔۔۔انا آڑے آ رہی تھی۔۔ ورنہ محراب پھر سے احد کے ساتھ دوستی کرنا چاہتا تھا۔۔وہ تعلقات ہموار کرنا چاہتا تھا۔۔پر محراب کے بابا اس کے دماغ میں احد کے خلاف زہر اگل رہے تھے۔۔۔

محراب شاہ گھر آیا۔۔۔ماما مرتسیم کدھر؟سب لوگ میرے جلسے میں تھے میرے بھائی کے علاوہ۔۔بیٹا دوستوں کے ساتھ ہو گا۔۔۔

محراب نے مرتسیم شاہ کو کال کی اس نے نہیں اٹھائی۔۔

محراب نے اس کے دوست سارم کو کال کی۔۔۔مرتسیم کدھر ہے؟

جھوٹ مت بولنا۔۔۔بھ۔بھائی۔۔

سارم مرتسیم کا بہت اچھا دوست ہے۔۔اور وہ اس کے ہر برے کام میں اس کا ساتھ بھی دیتا تھا۔۔سارم محراب کو مرتسیم کے رفرنس سے بھائی ہی بولتا تھا۔۔۔

بھائی..وہ پھر سے کوٹھے پر گیا ہے۔۔۔محراب کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی۔۔۔وہ باہر کار میں اکر بیٹھا۔۔۔اس نے بہت فاسٹ ڈرائیونگ کی۔۔۔30منٹ میں وہ کوٹھے کے باہر تھا ایسی جگھوں پر عزت دار مرد

نہیں جاتے۔۔ محراب مجبور ہو گیا تھا۔۔وہاں موجود لڑکیاں محراب کو اپنی اداؤں سے مائل کر رہی تھی۔۔۔

محراب نظریں جھکا کر بس ان راستوں سے گزرتا جارہا تھا۔۔یہ ایک بہت ہی بڑا کوٹھا تھا۔۔کوئی 10,15 کمرے تھے۔۔۔

محراب نے وہاں کھڑی ایک بڑی عمر کی عورت سے پوچھا۔۔۔ مرتسیم شاہ کس کمرے میں ہے۔۔۔یہ بولتے ہوئے۔۔ محراب کو اپنا آپ ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ساری عمر عزت بنانے میں لگادی اور یہ لڑکا۔۔ایک لمحے میں اس عزت کو داغ دار کرنے والا ہے۔۔۔

مرتسیم آج دوسری دفع کوٹھے پر آیا تھا۔۔۔پہلی دفع اس نے بس رقص دیکھا اور واپس آگیا۔۔۔آج وہ زنا کی نیت سے آیا تھا۔۔

یہ تین کمرے چھوڑ کر جو چوتھا کمرہ ہے۔۔وہاں ہیں شاہ صاحب... محراب سرخ آنکھوں سے اس

کمرے کی طرف گیا۔۔ محراب نے ایک دفع کمرہ کے دروازے کو لات ماری۔۔۔سامنے بیڈ پر ایک لڑکی بے ہوش پڑی تھی مرتسیم اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ محراب نے مرتسیم کو گریبان سے پکڑا۔۔ ایک زوردار مکا اس نے منہ پر مارا۔۔بے غیرت انسان۔۔۔یہاں آنے سے پہلے مر کیوں نہیں گیے تم۔۔

بھائی۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔میں ابھی روم میں آیا یہ مجھے دیکھ کر بے ہوش ہو گئی۔۔اگر بے ہوش نہیں ہوتی تو آج تم زنا کر لیتے میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔اب اگر تمہیں میں نے اس کوٹھے پر دیکھا۔۔بھائی پلیز معاف کر دیں اب نہیں آؤں گا۔۔اگر بابا کو پتہ چلا تمہیں گھر سے

نکال دیں گے۔۔ کدھر جاؤ گے تم۔اس کوٹھے پر آ کر ان طوائفوں کے ساتھ مجرا کرنا پھر۔۔ محراب کی نظر اچانک بیڈ پر بے ہوش پڑی لڑکی پر گئی۔۔۔ محراب کو اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔۔ زمل ! محراب جب احد کا دوست تھا وہ اکثر شاہ محل جاتا تھا۔۔۔اس نے ایک دو دفع زمل کو دیکھا تھا ۔۔ سرسری سا۔۔۔

آپ اس لڑکی کو جانتے ہیں ؟احد کی بہن ہے۔۔پر یہ یہاں کیسے ؟؟ محراب نے زمل کو گود میں اٹھایا۔۔اسے لے کر روم سے باہر آیا۔۔ باہر تین چار لڑکیاں کھڑی تھی۔۔اس کوٹھے کی مالکن کون ہے ؟اس کو بلا کر لاؤ۔۔ تھوڑی دیر بعد مالا بائی آئی۔۔۔جی جناب۔۔ یہ ہیرا آپ کو بھی چاہیے ۔۔ یہ ہیرا میرا ہی ہے۔۔۔ادھر کیسے آئی یہ ؟ محراب نے غصے سے پوچھا۔۔۔ تین چار آدمی آئے تھے 10 لاکھ میں دے کر گئے ہیں۔۔۔

10 لاکھ تمہیں مل جائیں گے۔۔۔یہ میری ہے میں اسے لے کر جا رہا ہوں۔۔۔کیا کوئی مرد اس کے قریب گیا تھا؟ محراب نے سرد لہجے میں پوچھا۔۔

نہیں۔آج ہی آئی ہے۔۔مرتسیم صاحب پہلے ہیں۔۔جو اس کے پاس گئے ہیں۔۔

محراب نے غصے سے مرتسیم کی طرف دیکھا محراب نے زمل کو لا کر گاڑی میں بٹھایا۔۔۔مرتسیم اپنی الگ کار میں تھا۔پلیز۔۔مجھے جانے دیں۔۔ احد۔۔بھائی۔۔۔احد بھائی۔۔بچائیں۔۔۔احد بھائی... میرے قریب نہیں آنا۔۔بچاؤ۔۔احد بھائی۔۔مجھے اغواء نہیں کرو۔۔زمل بے ہوشی میں مسلسل یہی بول رہی تھی۔۔۔وہ اس سب واقع سے بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔کوٹھے میں اسے زبردستی اتنا زیادہ میک اپ کر کے تیار کیا

گیا۔۔اس نے اس سب چیزوں کو دماغ پر سوار کر لیا تھا۔۔اس لیے بے ہوشی میں بھی یہ سب باتیں کر رہی تھی۔۔احد بھائی۔۔۔یہ لوگ اچھے نہیں۔۔احد بھائی۔۔مجھے بچائیں۔۔۔ محراب نے گاڑی روکی۔۔ مسلسل احد کا نام سن سن کر محراب کو غصہ آ رہا تھا اس نے فرنٹ بورڈ پر پڑی پانی کی بوتل اٹھائی۔۔اور زمل کے منہ پر انڈیل دی۔۔۔

زمل ایک دم سے اٹھی۔۔۔مح.. محراب بھائی۔۔بھائی نہیں ہوں میں تمہارا۔۔خبردار جو بھائی بولا...میں یہاں کیسے میں تو کوٹھے... ششش خاموش تم کسی کو نہیں بتاؤ گی کہ تم کوٹھے پر تھی۔۔پلیز مجھے بھائی کے پاس واپس چھوڑ آئیں۔۔چھوڑ آؤں گا واپس رونا بند کرو۔ محراب نے زمل سے بولا۔۔محراب زمل کو گھر لے کر آیا۔۔۔

محراب کے بابا سامنے ہی کھڑے تھے۔۔ کون ہے یہ لڑکی؟ احد کی بہن ہے۔۔۔احد کی بہن مطلب احد کی کمزوری محراب کے بابا نے بولا۔۔ بابا میں اس کو چھوڑنے جارہا ہوں۔۔ محراب رکو۔۔ تم اس لڑکی سے نکاح کرو گے ابھی۔

کیا مطلب ہے بابا؟ بچی ہے یہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

میری عمر 26 سال ہے اور اس کی 16 سال ہے۔۔

میں کون سا بول رہا ہوں کہ اس کے ساتھ کوئی ازدواجی تعلقات بناؤ۔۔

بس احد کو نیچا دیکھانا ہے۔۔۔

نہیں بابا سوری میں نہیں کر سکتا۔۔مجھے احد بھائی کے پاس جانا ہے۔زمل نے بولا۔۔ محراب زمل کو لے کر ابھی باہر کی جانب بڑھا ہی تھا سے محراب کے بابا نے بولا۔۔اگر تم اس کو چھوڑنے گئے تو حویلی واپس نہ آنا۔۔مجھے ایسی اولاد نہیں چاہیے جو میرا حکم نہ مانے۔۔۔ بابا احد میرا دوست ہے۔۔ دوست ہے نہیں دوست تھا۔۔اب بس رقیب ہے۔۔۔ ٹھیک ہے بابا میں تیار ہوں۔۔شاباش میرا شیر۔۔

تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب آئے۔۔زمل میری بات سنو جی بھائی۔۔

میں تمہارا بھائی نہیں ہوں ایک بات سمجھ نہیں

آتی۔۔س.. سوری.. سوری۔۔ تمہیں احد کے پاس جانا ہے ناں؟جی جانا

ہے۔۔میری ایک شرط ہے۔۔کیسی شرط؟

زمل نے بولا۔۔ہم ایک کھیل کھیلیں گے۔۔آپ نے بس قبول ہے۔۔

قبول ہے۔بولنا ہے۔۔۔پر قبول ہے۔۔۔قبول ہے۔۔بولنے سے تو شادی

ہو جاتی ہے۔۔آپ بچپن میں اپنی ڈولز کی شادی کرواتی تھی ناں بس ویسے

ہی سمجھو۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔پر پہلے مجھے لال دوپٹہ تو لا کر دیں۔۔جیسے

ڈول لیتی تھی..اچھا لاتا ہوں زمل بہت خوش ہو رہی تھی۔۔

اس معصوم کو یہ بھی نہیں پتہ تھا۔۔یہ الفاظ اس کی زندگی بدل کرر کھ دیں

گے۔۔

احد نے زمل کو بہت لاڈ اور پیار سے پالا ہے۔۔اسے دنیا کی اونچ نیچ کا ذرا نہیں پتہ تھا۔۔اس معصوم کو یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ نکاح کے بعد کیا ہو گا۔ وہ تو کھیل سمجھ رہی تھی۔۔۔اپنے بھائی کے پاس واپس جانے کے لئے کھیل رہی تھی۔۔

زمل شاہ ولد شاہ زرخان۔۔بیٹا آپ کو محراب شاہ سے نکاح قبول ہے۔۔ جی انکل قبول ہے۔قبول ہے۔قبول ہے۔۔۔زمل نے ایک ساتھ جلدی جلدی سے بولا وہ بہت خوش ہو رہی تھی۔۔ چلیں اب بھائی کے پاس؟ صبح جائیں محراب نے بولا۔۔کیا مطلب صبح جائیں گے؟ رات بہت ہو گئی ہے تمہارا گھر کافی دور ہے۔۔۔ صبح ہوتے ہی لے جاؤں گا اب جا کر سو جاؤ۔۔ زمل نے رونا شروع کر دیا۔۔۔آپ نے جھوٹ بولا میرے ساتھ۔۔مجھے ابھی جانا ہے۔۔بولا نہ جا کے سو جاؤ۔۔محراب نے تھوڑے غصے میں

بولا۔۔زمل غصے سے محراب کو دیکھ رہی تھی۔۔اس نے ہاتھ کی پشت سے سختی سے اپنی گال سے آنسو صاف کیے۔۔

احد بھائی کو بتاؤں گی۔۔کیا بتاؤ گی۔۔۔آپ اچھے نہیں۔۔مجھ پر غصہ کیا ۔۔احد بھائی ماریں گے آپ کو۔

میں تمہارے بھائی سے نہیں ڈرتا۔۔۔آپ کو ایک بات بتاؤں۔۔پھر آپ ڈریں گے۔۔ہاں بتاؤ۔۔احد بھائی کے پاس گن ہے۔۔میں نے ایک دفع ان کے روم میں دیکھی تھی۔۔۔

آپ کو اب ڈر لگ رہا ہے ناں؟ہاں لگ رہا ہے۔۔اب جا کر سو جاؤ۔۔

محراب حویلی سے باہر چلا گیا۔۔۔وہ زمل کے ساتھ ایک روم میں نہیں رکنا چاہتا تھا۔۔اس نے غصے میں اپنے بابا کی بات مان لی تھی۔پر اب اسے خود پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔

رات کے ایک بج رہے تھے۔۔ محراب بے مقصد خالی سڑک پر ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔دل بے چین تھا۔۔ محراب خود کو بہت بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔

آخر وہ مسلسل تین گھنٹے ڈرائیونگ کر کر کے تھک گیا۔۔اس نے ایک جگہ کار روک دی۔۔۔اس نے سیٹ کی پشت سے ٹیک لگالی۔۔آنکھیں موند لی۔آنکھوں کے سامنے اس معصوم بچی کا چہرہ آیا۔۔اس کی بڑی بڑی آنسوؤں سے بھری براؤن آنکھیں۔۔

محراب نے حویلی جانے کا فیصلہ کیا۔۔اسے نیند آرہی تھی۔۔۔ساری رات باہر نہیں گزار سکتا تھا۔۔

محراب اپنے کمرے میں آیا۔۔۔زمل اس کے بیڈ پر سو رہی تھی۔۔روم کی لائٹ اس نے آن رکھی تھی۔۔۔ محراب کو عادت تھی۔فل اندھیرا کر کے

سونے کی اسے روشنی میں نیند نہیں آتی تھی۔اس نے لائٹ آف کی اور بیڈ پر زمل کی دوسری طرف جو جگہ خالی تھی وہاں لیٹ گیا۔۔۔ان کا نکاح ہوا تھا۔۔۔اسے صوفے پر نیند نہیں آتی تھی۔۔اس نے زمل کی طرف قمر کی تھی۔۔۔روم میں بلکل اندھیرا تھا۔۔۔زمل کی انکھ کھلی... محراب سو چکا تھا۔۔۔زمل کو اندھیرے سے ڈر لگتا تھا۔۔اس نے زوردار چیخ ماری بھائی.. بھوت...وہ زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔ساتھ ہاتھ پیر چلا رہی تھی۔۔۔ اس نے محراب کی قمر میں غلطی سے ٹانگ ماری اسے نہیں پتہ تھا۔یہاں وہ لیٹا ہے۔۔۔وہ خود کو اکیلا سمجھ رہی تھی۔۔۔اس کے زور زور سے چیخ مارنے سے محراب ڈر کر اٹھا۔۔۔وہ ابھی بھی چیخ رہی تھی۔۔۔ محراب نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔ورنہ وہ اپنی چیخوں سے پوری حویلی کو جگا دیتی۔۔۔محراب نے غصے سے بولا چپ کرو۔۔۔جب بھی اس کی نیند

خراب ہوتی تھی۔اسے ایسے ہی غصہ آتا تھا۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے لمپ آن کیا۔۔۔

آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔اس کا سانس پھول رہا تھا۔۔اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ محراب کے ایک دم غصے سے بولنے کے بعد اس کی آواز حلق میں ہی کہی پھنس گئی تھی۔۔۔کیوں پاگلوں کی طرح چیخ رہی ہو۔۔۔

ا۔آپ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔؟تم بتاؤ تم میرے بیڈ پر کیا کر رہی ہو۔۔۔صوفے پر نہیں سو سکتی تھی؟ پتہ نہیں کیوں میں نے تم سے نکاح کیا ہے۔۔۔اٹھو صوفے پر جا کر سو جاؤ...زمل خاموشی سے اٹھ کر صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔احد بھائی کو بتاؤں گی۔۔۔کیا بتاؤ گی؟ آپ نے مجھے ڈانٹا اور میرے منہ پر زور سے ہاتھ رکھا۔۔جو مرضی بتاؤ۔بھائی کو شکایتیں

لگانے کے علاوہ اور کچھ آتا ہے کیا؟ زمل نے غصے سے محراب کی طرف

دیکھا۔۔۔ تمہارے بھائی نے تمہیں کچھ بھی نہیں سکھایا۔ کس ڈبے میں

رکھ کے پالا ہے اس نے تمہیں؟ لڑکیاں تو اتنی چالاک ہوتی ہیں۔۔ میں

بھی چالاک ہوں زمل نے کہا۔۔۔ اچھا کدھر سے چالاک ہو۔۔ میں نے وہ

کڈنیپر انکل کو بولا۔۔ میرے سے پیسے لے لیں اور جانے دیں۔۔ پیسے کم

تھے ان کو آفر پسند نہیں آئی۔۔۔ کتنے پیسے تھے۔۔ پورے ایک ہزار۔۔۔

واہ واہ کنجوس احد تمہیں بس ایک ہزار دیتا ہے۔۔ نہیں تو وہ تو بہت سارے

دیتے ہیں میں گھر رکھ کے جاتی ہوں مجھ سے گم ہو جاتے ہیں پیسے۔۔

جو لڑکی پیسے نہیں سنبھال سکتی محراب شاہ کو کیسے سنبھالے گی محراب نے

دل میں بولا۔۔ اس کے بعد زمل پھر سے سو گئی۔ محراب بیڈ پر لیٹا تھا۔۔

احد ساری رات زمل کو ڈھونڈتا رہا۔۔اسے کڈنیپرز کی طرف سے بھی کوئی کال نہیں آئی تھی۔۔پولیس بھی ہر جگہ اسے تلاش کر رہی تھی۔۔احد کا دماغ خراب ہو رہا تھا۔۔۔اگر زمل کو کچھ ہو گیا میں کیسے زندہ رہوں گا۔۔ میری بچی کدھر ہو تم۔۔۔

پولیس والا احد کے پاس آیا۔۔سر کیمرے کی فوٹیج مل گئی ہے۔۔اور گاڑی کا نمبر بھی پتہ چل گیا ہے۔۔جس میں وہ زمل کو لے کر گئے ہیں۔۔۔

ایک پولیس والے نے بولا۔۔احد صاحب بچی کسی کو پسند تو نہیں کرتی اکثر ایسے کیسز میں ہوتا ہے لڑکیاں خود ہی خود کو کڈنیپ کرواتی ہیں۔۔۔ ویڈیو میں وہ خود ان کے ساتھ جا کر کار میں بیٹھی ہے کوئی مزاحمت بھی نہیں کر رہی۔۔ہمارے پاس پہلے بھی ایک ایسا کیس آیا تھا۔۔۔احد کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی۔۔۔احد نے ایک دم سے پولیس والے کو

گریبان سے پکڑا میری بیٹی ایسی نہیں ہے۔۔۔م..م معاف کردے احد صاحب

احد گھر آیا۔۔مرہا جاگ رہی تھی۔۔ز...زمل کدھر ہے؟ مرہا نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔احد نے کوئی جواب نہیں دیا۔

احد روم میں آکر بیڈ پر بیٹھا۔۔اس کے ہاتھ میں گن تھی۔۔وہ اس میں سے گولیاں نکال رہا تھا۔۔احد کچھ تو بولو۔۔۔مرہا میں تھوڑی دیر اکیلا رہنا چاہتا ہوں۔۔۔نہیں احد میں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑوں گی۔۔۔پلیز بتائیں زمل کدھر ہے؟ میں نے اسے بہت ڈھونڈا نہیں ملی۔۔۔میں نے بولا تھا سیاست کھا جاتی ہے۔۔۔اگر میں جلسے پر نہ جاتا گھر ہوتا تو اسے تلاش کر لیتا ۔۔میں نے بہت دیر کر دی۔۔۔احد چھوٹے بچے کی طرح رویا اور پھر سو

گیا۔۔اگرنہ سوتا تو دماغ درد سے پھٹ جاتا۔۔مرہانے اسے نیند کی گولیاں دی تھی۔۔اگر جاگتا رہتا تو ضرور کچھ غلط کرلیتا اپنے ساتھ۔۔

احد سو رہا تھا۔۔مرہا مسلسل اسے دیکھ رہی تھی اسے احد کی حالت پر ترس آ رہا تھا۔۔۔

جب تمہیں پتہ چلے گا سب میری وجہ سے ہوا ہے تم مجھے مار دو گے۔۔مجھے تم سے محبت ہو گئی احد میں مرنا نہیں چاہتی میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہو۔۔مرہا روتے ہوئے بول رہی تھی۔

\---------------------

صبح ہوتے ہی محراب زمل کو لے کر شاہ محل آیا۔زمل بھاگ کر اندر گئی۔

محراب بھی اس کے پیچھے اندر آیا۔آج 4 سال بھی محراب, شاہ محل آیا

تھا۔۔

احد بھائی۔۔۔بھائی کدھر ہیں۔۔۔احد اپنے روم میں تھا۔۔زمل کی آواز

سن کر وہ جلدی سے باہر آیا۔۔۔زمل بچہ! زمل کے پیچھے کھڑے محراب کو

دیکھ کر احد کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی۔۔احد نے محراب کا گریبان پکڑا

تم نے اغواء کیا تھا۔۔؟کتنے گھٹیا انسان ہو تم۔۔۔

تمیز سے سالے صاحب۔۔۔ بہنوئی سے ایسے بات کرتے ہیں؟کیا بول

رہے ہو؟احد نے حیران ہو کر پوچھا۔۔زمل سے میرا نکاح ہوا ہے۔۔

جھوٹ بول رہے ہو تم۔میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

احد نے محراب کو زوردار مکا مارا۔ محراب آگے سے ہنس رہا تھا۔۔ دو منٹ میں احد نے محراب کو مار مار کر ہلکان کر دیا تھا۔۔ محراب خاموشی سے مار کھا رہا تھا۔۔ محراب زمل کی طرف دیکھ رہا تھا جو بت بنی دیکھ رہی تھی۔۔ احد نے ایک دم سے جیب سے گن نکالی۔۔ احد گن ہمشہ پاس رکھتا تھا۔۔ اس کا کام ہی ایسا تھا۔۔ دشمن ہر وقت ارد گرد منڈلاتے رہتے تھے۔۔ احد نے محراب کے سینے پر گن رکھی۔ محراب ابھی بھی مسکرا رہا تھا۔۔ اور زمل کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔ کہ شاید اب کچھ بول دے۔۔۔

زمل یہ کھیل کا حصہ نہیں ہے۔۔ وہ سچ میں مجھے مارنے لگا ہے۔ کچھ تو بولو۔۔ زمل اچانک سے ڈر کر بولی۔ بھائی رک جائیں احد نے زمل کی طرف دیکھا۔۔ بھائی مجھے کسی اور نے کڈنیپ کیا تھا اور پھر کوٹھے۔۔۔۔

محراب نے سخت نگاہوں سے زمل کی طرف دیکھا۔۔

نہیں.. نہیں میں کوٹھے پر تو نہیں تھی۔زمل نے گھبرا کر کہا۔۔ محراب نے اپنی کم عقل بیوی کی عقل کو سلام پیش کیا۔۔بھائی محراب بھائی نے مجھے بچایا۔۔بھائی نہیں بولو کیوں نکاح خراب کر رہی ہو۔ محراب نے جھنجلا کر کہا۔۔

بھائی ہم نے شادی شادی والا کھیل بھی کھیلا۔۔۔میں نے 3 دفع قبول ہے قبول ہے بولا۔۔۔اگر نہیں بولتی تو محراب بھائی مجھے واپس نہیں لے کر آتے۔۔۔احد نے سخت نظروں سے محراب کی طرف دیکھا شرم نہیں آئی۔۔دھوکے سے نکاح کرتے ہوئے۔۔ابھی اس کو طلاق دو احد نے غصے سے کہا۔۔میں اس کو طلاق نہیں دوں گا۔۔مجھے بابا نے مجبور کیا تھا۔۔ نکاح کے لئے۔ تمہیں اس طرح سے شکست دینا چاہتے تھے۔ محراب کا لہجہ نرم تھا۔۔۔بھائی محراب بھائی نے زور سے میرے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

زمل کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنے بھائی کو شکایتیں لگا رہی تھی۔۔۔

محراب کو پتہ تھا۔۔ایک ایک بات بتائے گی۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی زمل کو چھونے کی۔۔احد نے غصے سے بولا۔۔بیوی ہے میری چھو سکتا ہوں۔۔ بلکہ اس پر اب صرف میرا حق ہے۔۔۔ابھی یہ 18 کی نہیں ہوئی ۔۔اس کے 18 کے ہونے کے بعد رخصتی کروا کے لے کر جاؤں گا۔۔ تب تک تمہارے پاس یہ میری امانت ہے۔۔احد کی عزت کوٹھے پر ملی تھی مجھے اگر اس کے ساتھ کچھ ہو جاتا پھر۔۔۔؟میں نے بچایا اس کو۔۔ محراب کا لہجہ اب قدرے سخت تھا۔۔یہ تم سے چھوٹی ہے بہت مجھے قبول نہیں۔احد نے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا۔۔۔احد زد نہیں لگاؤ میرے ساتھ۔ تمہیں پتہ ہے اگر میں زد پر آیا تو۔۔ابھی اس کو اٹھا کر لے جاؤں گا۔ محراب نے احد کو دھمکاتے ہوئے کہا۔۔

بھائی۔۔۔مجھے بہت ڈر لگا۔۔۔ان لوگوں کے پاس گن بھی تھی۔۔۔زمل بچہ اپنے روم میں جاؤ۔۔مرہا بھی وہاں کھڑی تھی۔۔اس کو لے کر جاؤ۔۔۔

محراب بھائی۔۔شکریہ مجھے واپس لانے کے لئے۔زمل نے معصومیت سے کہا۔۔۔اس کو سمجھاد واحد میں اس کا بھائی نہیں ہوں۔محراب نے تنگ آتے ہوئے کہا۔۔جب دھوکے سے نکاح کروگے۔ایسا ہی ہوگا۔۔

میں نے تمہاری عزت بچائی۔۔۔ابھی بھی ناراض ہو۔۔۔محراب نے بولا۔۔مجھے پہلے والا احد چاہیے جو میرا دوست تھا۔۔۔

اگر زمل کی معصومیت خراب کرنے کی کوشش کی بھول جاؤ گا دوست ہو تم میرے۔احد نے محراب کو گلے سے لگایا۔۔۔سالے اتنا مارا ہے۔۔۔منہ درد کر رہا ہے۔۔۔تم کیوں چپ کر کے مار کھا رہے تھے منہ سے بول

نہیں سکتے تھے ؟ میں چاہتا تھا زمل تمہیں سچ بتائے۔۔ کیوں کہ تم نے میرا یقین نہیں کرنا تھا۔۔۔

اس کے بعد محراب وہاں سے چلا گیا۔۔۔ مگر اپنا دل شاہ محل میں ہی چھوڑ گیا تھا۔۔۔ محراب کا دل اب زمل کی قید میں تھا۔۔ جو ایک رات میں اسے اپنا اسیر بنا گئی تھی۔۔۔۔

ماضی

غازیان کو گولی لگی تھی۔ پر وہ جلد سے جلد ٹھیک ہونا چاہتا تھا۔۔۔ اسے اس لڑکی کو تلاش کرنا تھا۔۔۔ دو دن ہسپتال میں رہنے کے بعد غازیان آج واپس گھر آیا تھا۔۔۔ گھر آتے ہی اس نے کپڑے چینج کیے۔۔ اور اس لڑکی

کی تلاش میں نکل گیا۔۔۔ادھی انفارمیشن وہ فون پر ہی ہسپتال میں بیڈ پر بیٹھے بیٹھے حاصل کر چکا تھا۔۔۔

اس نے اپنے دوست کو بھی اس کام پر لگایا تھا۔۔

لڑکی ہسپتال سے کل کی ڈسچارج ہو گئی ہے۔۔۔وہ اسلام آباد کی نہیں لگتی مجھے۔۔اسلام آباد کی ہی ہے۔۔غازیان نے بولا۔۔اچھا ابھی کدھر ہے ۔۔۔؟اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں ہے۔۔۔ہوٹل کے باہر دیکھا میں نے اسے۔۔۔

اچھا آرہا ہوں میں۔۔۔غازیان نے منہ پر ماسک پہنا اس دفع اس نے بلیو کلر کی جیکیٹ پہنی تھی۔اندر وائٹ شرٹ۔۔۔نیچے بلیک پینٹ۔۔سر پر اس نے ٹوپی پہنی تھی

صرف سیاہ چمکدار آنکھیں نظر آرہی تھی۔۔۔غازیان ہوٹل کے باہر آیا۔۔

مینو واک کر رہی تھی۔۔غازیان چلتا ہوا۔۔اس تک آیا۔

مینو کی عمر 18 سال تھی۔۔اس نے بے بی ہیئر کٹ کیا تھا۔۔ماتھے پر

چھوٹے چھوٹے بال تھے۔۔ مینو کی آنکھیں بھی بلیک کلر کی تھی۔۔اور

گلاسز مینو کو اور بھی پیارا بنا دیتی تھی۔

جی آپ کون؟ میں وہی جس نے آپ کو گولی سے بچایا تھا۔۔غازیان نے

منہ سے ماسک اتارا۔۔ شکریہ آپ کا۔۔۔

مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے غازیان نے نہایت سادہ انداز میں دو ٹوک

بات کی۔۔۔ مینو تھوڑی دیر خاموش رہی۔۔یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔میں

کیا کروں؟آپ کو محبت نہیں اٹریکشن ہوئی ہو گی۔آج مجھ سے ہوئی

ہے۔۔کل کسی اور سے ہو جائے گی۔۔تم لڑکوں کو ہر پیاری لڑکی سے محبت ہو جاتی ہے۔۔

میں باقیوں جیسا نہیں ہو۔۔مجھے سچی محبت ہوئی ہے۔کیا اتنا ثبوت کافی نہیں میں نے گولی کھائی ہے تمہارے لئے۔۔۔نہ کھاتے میں نے بولا تھا؟ اگر دل پر گولی کھاؤ تو مانو گی محبت کرتے ہو۔۔قمر پر تو کوئی بھی گولی کھا سکتا ہے۔مینو کا لہجہ سخت تھا۔۔بہت اچھا مذاق تھا۔پر مجھے ہنسی نہیں آئی۔ غازیان نے تنزیہ انداز میں کہا۔۔

آپ نے مجھے ٹھیک سے نہیں بچایا۔اتنی زور سے دھکا مارا۔ادھی لکڑی میری بازو میں کھب گئی۔۔آپ نے مجھے جھاڑیوں پر کیوں دھکا مارا خالی جگہ بھی تو تھی وہاں۔۔۔توبہ ہے لڑکی اگر لکڑی کی جگہ گولی لگ جاتی پھر؟

The pain of wood is better than the pain of bullet.

تم نے ایک گولی سے اوپر پہنچی ہونا تھا۔۔۔اتنی جلدی نہیں مرنے والی میں۔۔۔بہت کچھ کرنا ہے۔۔مجھے اب

ویسے بھی آپ نے سنا ہوگا۔۔اچھے لوگ جلدی اللہ کے پاس چلے جاتے ہیں۔۔۔میں بلکل بھی اچھی نہیں۔۔

اچھا جی۔۔کیا برا کیا ہے؟آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔میں آپ کی محبت کو ریجیکٹ کرتی ہوں جائیں۔۔بہت دیکھے آپ جیسے عاشق۔۔۔میں نے کب بولا کے میں عاشق ہوں۔۔عشق تو میں نکاح کے بعد ہی کروں گا ہلکی پھلکی محبت ہوئی ہے۔۔۔ابھی بس ویسے بہت غصہ آرہا ہے مجھے خود پر کس عجوبے سے محبت کرلی۔۔۔تم نے مجھے عجوبہ بولا۔۔دفع ہو جاؤ ادھر

سے۔۔میری محبت کا کیا؟ محبت نہیں اٹریکشن۔یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔۔میں نکاح سے پہلے والی محبت کو نہیں مانتی۔۔۔

اچھاتو آپ اتنی نیک ہیں۔آپ کو شیطان کی طرف سے میرے لئے اٹریکشن بھی نہیں ہوئی۔۔

جب شیطان آپ کا کچھ نہیں بگاڑ پاتا آپ کو کیسی پٹھان سے محبت کرواہی دیتا ہے۔۔مجھے نہیں ہو گی محبت۔ فکر نہیں کروں

جب تک تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہو جاتی میں تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔۔۔

as you wish...

مینو ہوٹل کے اندر چلی گئی۔۔سستا عاشق... یہ تو وہی تھانہ۔جس نے تمہیں بچایا تھا۔۔زمر نے بولا۔۔ہاں وہی تھا۔۔بابا کی کال آئی تھی۔۔۔

Zubi Novels Zone

آج رات ہم واپسی کے لئے نکل رہے ہیں زمر نے بولا۔۔ہاں ٹھیک ہے۔۔آؤ پیکنگ کریں۔۔۔

حال

مرہا زمل کا بہت خیال رکھ رہی تھی۔۔اس نے اسے سچ میں اپنی بیٹی بنالیا تھا۔۔

مرہا زمل سے پانچ سال بڑی تھی۔۔۔

مرہا کھانا لے کر زمل کے روم میں آئی۔۔ چلو زمل بچہ جلدی سے کھانا کھا لو۔۔۔ بھابھی آپ کتنی اچھی ہیں۔میں ہمیشہ چاہتی تھی احد بھائی کو آپ جیسی بیوی ملے۔۔احد بھائی تھوڑے غصے والے ہیں۔۔پر بہت اچھے ہیں ۔۔ہاں جانتی ہوں۔۔۔اب کھانا کھاؤ۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

شاذل نے گل رعنا کو ایک ہوسٹل میں چھوڑ دیا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شیر علی صاحب اس دن جو لوگ مہر ماہ کو دیکھنے آئے تھے۔ان کو مہر پسند آگئی ہے۔۔۔شادی کی تاریخ مانگ رہے ہیں۔۔۔اتنی جلدی۔۔شیر علی نے بولا۔۔بول رہے تھے بیٹے کا باہر بزنس ہے۔۔۔زیادہ تر باہر رہتا ہے۔۔آج کل پاکستان آیا ہے۔۔اب شادی کر کے ہی واپس جائے گا۔۔۔

اور مجھے بھی لڑکے والے کافی اچھے لگے۔۔۔باقی آپ چھان بین کر لیں ۔۔۔نیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہیے شیر علی صاحب۔۔نور بیگم آپ جلد بازی کر رہی ہیں۔۔۔

ابھی بھی جلد بازی ہے؟ مہر ماہ 24 سال کی ہونے والی ہے۔۔اس کی عمر کی لڑکیوں کے دو دو بچے ہیں۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

میں ویسے بھی منگنی وغیرہ کے حق میں نہیں اسلام میں بھی اجازت نہیں۔۔انہوں نے ہمیں اپنے گھر انوائیٹ کیا ہے۔۔۔میں ان کو نکاح کی ڈیٹ دے کر ہی آؤں گی۔۔۔مہرماہ سے تو پوچھ لو۔۔۔اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔میں نے بات کی تھی

غازیان کی مہرماہ کو کال آئی۔۔اسلام آباد میٹنگ رکھی ہے۔۔۔باہر سے کچھ لوگ آرہے ہیں۔۔ان کو ہمارا پروجیکٹ پسند آیا۔غازیان نے کہا۔۔لاہور میں ہی رکھ لیتے۔مہرماہ نے کہا۔۔۔انہوں نے اسلام آباد کی کچھ جگہوں کو وزٹ کرنا ہے۔غازیان نے کہا۔۔اگر میں بولوں میں میٹنگ اٹینڈ نہیں کر سکتی؟مہرماہ نے سوال کیا۔۔آپ کی موجودگی ضروری ہے۔۔۔

میری طبیعت خراب ہے۔۔میں میٹنگ اٹینڈ نہیں کر سکتی۔۔بابا کو ڈاکٹرز

نے لمبا سفر کرنے سے منع کیا

ہے۔۔میں میٹنگ کینسل کر دیتا ہوں۔۔

نہیں۔۔میں اگلے ایک دو ویک تک فری نہیں ہوں۔۔۔

کیوں؟غازیان نے پوچھا۔۔۔نکاح ہے میرا۔تیاریاں کرنی ہیں۔۔۔آپ

شادی کر رہی ہیں؟غازیان نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔جی۔۔

مبارک ہو اچھا لگا سن کر۔پروجیکٹ کا کیا ہو گا۔۔۔؟

میں شادی کرنے لگی ہوں۔۔آفس نہیں چھوڑ رہی۔۔مہرماہ کا لہجہ ہمیشہ کی

طرح سخت ہی تھا۔۔اوہ ٹھیک ہے۔آپ کے شوہر نے اجازت دے دی؟

مجھے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ایک بات بتائیں غازیان۔۔آپ

نے ابھی تک شادی کیوں نہیں کی۔۔؟کیوں کہ مجھے لگتا ہے۔۔شادی قید

ہے۔۔۔غازیان آزاد پرندہ ہے۔غازیان نے فخریہ انداز میں کہا۔۔ویسے مجھے لگتا تھا کوئی عشق وشق کا چکر ہے۔۔۔ عشق غازیان پر حرام ہے۔۔

ٹھیک ہے اللہ حافظ... مہرماہ نے فون بند کر دیا۔۔

دس دن بعد

آج مہرماہ کا نکاح تھا۔۔سب لوگ شیر علی مینشن میں اکٹھے ہوئے تھے۔۔ مہر نے نکاح کے لیے مہرون کلر کا بھاری لہنگا پہنا تھا۔۔۔مہرماہ انتہائی خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔

مہر ماہ شیر علی آپ کا نکاح زبیر چوہدری..ولد شجاعت چوہدری سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو۔۔۔۔ قبول ہے۔۔

جی قبول ہے۔۔۔۔۔زبیر شجاعت چوہدری آپ کا نکاح مہر ماہ شیر علی سے کیا جاتا ہے۔۔ کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔ مولوی صاحب میری ایک شرط ہے۔زبیر نے کہا۔۔ کیسی شرط بیٹا۔۔؟ شیر علی نے پوچھا۔۔

مہر ماہ اور شجاعت دونوں ساتھ بیٹھے تھے۔۔جو غازیان کو بلکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔۔

انکل اپنی فیکٹری اور آفس میرے نام کریں پھر یہ نکاح ہو گا۔۔ ویسے بھی آپ کا سب کچھ آپ کی بیٹی کا ہے۔۔۔ میرے نام ہو یا مہر ماہ کے ایک ہی بات ہے۔۔

بیٹا پہلے تو آپ نے اس شرط کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔۔میں بھول گیا تھا۔اب بتا دیا نہ۔۔کیا گارنٹی ہے کہ تم۔۔سب کچھ اپنے نام لگوانے کے بعد مجھ سے نکاح کرو گے۔ہو سکتا ہے تم فراڈ کر رہے ہو۔۔اگر ایسا ہے تو...اپنا گھر میرے نام لگا دو۔جو چیز میری ہو گی۔وہ آپ کی بھی ہو گی۔میری چیز آپ کی چیز ایک ہی بات ہے۔مہر ماہ نے بولا۔۔نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔زبیر نے کہا۔۔تو تم نے ہمیں پاگل سمجھا ہے؟دھوکے باز لالچی انسان۔مہر ماہ نے شدید غصے سے کہا۔۔ارے ارے اتنی لمبی زبان۔دولہے کی ماں نے کہا۔۔جو لوگ حق بات کرتے ہیں۔۔لوگوں کو ان کی زبان لمبی ہی لگتی ہے۔۔اپنے اس گھٹیا بیٹے کو لیں اور نکلیں میرے گھر سے۔شادی ہے۔۔کوئی ڈیل نہیں ہو رہی۔۔۔مہر ماہ نے غصے میں ساری بات ایک ساتھ کہہ ڈالی۔۔مہر ماہ خاموش ہو جاؤ۔شیر علی نے

کہا۔۔کیوں بابامیں کیوں خاموش ہو جاؤں یہ لوگ لڑکی والوں کو اتنا مجبور کیوں سمجھتے ہیں؟ ہم لوگ کیوں مانیں ان کی شرط؟ دس دن سے میں ان لوگوں کے تماشے برداشت کررہی ہوں۔۔شادی کررہیں ہیں کے خرید رہے ہیں۔۔ کبھی ان کو جہیز نہیں پسند آرہا۔ کبھی ان کو گاڑی چاہیے۔ کبھی ان کو آفس چاہیے۔میں کسی غریب سے شادی کرلوں گی۔۔ تم جیسے تنگ دل امیروں سے بہتر ہو گا۔۔دفع ہو جاؤاب سب۔۔یہ سب کہہ کر مہر ماہ اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔

سب لوگ آہستہ آہستہ کر کے جانا شروع ہو گئے۔۔۔ شیر علی سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔۔بہن توبہ توبہ۔۔۔اتنی لمبی زبان۔۔وہاں موجود کھڑی ہر عورت یہی بول رہی تھی۔۔۔غازیان نے سارے منظر کو بہت مزے سے انجوائے کیا۔۔

Zubi Novels Zone

نور بیگم مہرماہ کے روم میں آئی۔۔ کیاضرورت تھی۔اتنابولنے کی۔۔ جو اپنے حق کے لئے آواز نہیں اٹھاتاوہ بزدل ہوتاہے۔مہر شیر علی بزدل نہیں۔۔ آپی نے ٹھیک کیاماما مرہانے بولا...

نیچے غازیان,اس کے بابا۔۔اسفندیار,اس کے بابا۔۔اوراحد شیر علی کے پاس کھڑے تھے۔۔

جس لڑکی کی بارات واپس چلی جائے کون کرے گا۔۔اس سے اب شادی۔۔ شیر علی۔۔ایک دم سے بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئے۔۔۔انکل۔۔۔احد نے شیر علی کو پکڑا۔۔پانی لاؤ۔۔۔زمل بھی وہاں کھڑی تھی۔۔۔آنٹی کو بلاؤاحد نے شیر علی کے چہرے پر پانی

ڈالا۔۔۔غازیان اب بھی پر سکون ہو کر بیٹھا تھا۔۔۔اسفندیار اور اس کے

بابا بھی۔۔شیر علی کے پاس نیچے بیٹھے تھے۔۔

ایمبولینس کو کال کریں۔۔اسفند نے ایمبولینس کو کال کی۔۔۔زمل اوپر آئی

۔بھابھی آپ کے بابا بے ہوش ہو گئے

تینوں بہنیں بھاگ کر نیچے آئی۔۔۔بابا۔۔۔بابا کیا ہوا۔۔؟کیا کیا ہے آپ

لوگوں نے۔مہرماہ نے کہا۔۔سب کچھ تو آپ نے کیا ہے۔ہم نے تو بس

دیکھا ہے۔۔غازیان نے بولا..

مہرماہ نے غصے سے غازیان کی طرف دیکھا۔۔

ایمبولینس آگئی ہے۔۔ جلدی کریں۔انہوں نے شیر علی کو ایمبولینس میں ڈالا۔۔سب لوگ ہسپتال آ گئے۔۔ مہرماہ ابھی بھی دلہن کے لباس میں تھی۔۔

غازیان موقع اچھا ہے۔۔ نکاح کرلو مہرماہ سے۔غازیان کے بابا مروان نے بولا۔۔۔ بابا میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں۔ نہیں کر سکتا۔۔ جھوٹ بول رہے ہو۔۔ کسی کو پسند نہیں کرتے۔۔۔ بابا مجھے فورس نہیں کرے ناں۔ مجھے آزاد رہنے دیں۔۔۔ اگر تم نے بات نہیں مانی تو شاذل سے کروادوں گا مہرماہ کا نکاح۔۔ بابا شاذل کدھر سے آگیا۔۔۔ مجھے بس شیر علی کی بیٹی کو بہو بنانا ہے۔۔۔ سونے کی چڑیا ہے۔۔ بابا میں سونے کا شیر ہوں, شیر اور چڑیا کا کیا مقابلہ۔۔

اچھابس۔۔شیر علی کو جیسے ہوش آتا ہے میں نکاح کی بات کروں گا۔۔بابا پلیز نہیں کرے ناں۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

مروان نے شاذل کو کال کی۔۔ہیلو شاذل بیٹا کدھر ہو۔۔؟پارٹی پر آیا ہوں بابا۔۔سب خیریت؟بیٹا وہ...اچھا ٹھیک ہے بابا۔کر لیتا ہوں۔۔۔فون بند کریں۔۔غازیان نے کہا۔۔

\---------------

مینو کاش تم مجھے مل جاتی۔۔۔میں نے اتنے سال تمہارا انتظار کیا۔۔تم نہیں ملی۔۔

\---------------

مسلسل تین گھنٹے بے ہوش رہنے کے بعد شیر علی کو ہوش آیا۔۔ڈاکٹرز باہر آئے۔۔آپ نے پھر ان کو کوئی ٹینشن دی ہے؟انہوں نے کسی چیز کا بہت زیادہ سٹریس لیا ہے۔ڈاکٹر نے کہا۔۔کیا ہم بابا سے مل سکتے ہیں؟ جی مل لیں۔۔ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں بات کر کے چلا گیا۔۔پہلے نور بیگم اور مرہا گئی۔۔

غازیان مہرماہ ایک دوسرے کو غصے سے دیکھ رہے تھے۔۔۔غازیان کی باتوں کا مطلب تھا کہ انکل کی یہ حالت کی ذمہ دار مہرماہ ہے۔۔۔

اس کے بعد مروان صاحب اندر گئے۔۔مہرماہ میں اندر جانے کی ہمت نہیں تھی۔۔

مروان صاحب تھوڑی دیر بعد باہر آئے۔۔مریم اور اسفند یار کی ماما گھر پر ہی تھی۔۔

مروان صاحب باہر آئے۔۔بیٹا مہرماہ آپ کے بابا آپ کو بلا رہے ہیں اندر ۔۔۔نور بہن آپ بھی جائیں مہرماہ کے ساتھ۔۔

بابا۔۔آئی ایم سوری۔۔۔کوئی بات نہیں بیٹا۔۔اپنے حق کے لئے بولنا چاہیے۔مجھے فخر ہے اپنی بیٹی پر۔۔بابا آپ جہاں کہیں گے میں شادی کرنے کے لئے تیار ہوں۔پلیز آپ ٹھیک ہو جائیں۔آپ کی اس حالت کی ذمہ دار میں ہوں۔مہرماہ نم آنکھوں سے یہ سب بول رہی تھی۔۔

بیٹا غازیان سے نکاح کر لو۔۔غ..غ..غازیان؟۔۔ہاں بیٹا غازیان۔۔پر بابا...مہرماہ خاموش اب تم ایک لفظ نہیں۔بولو گی۔نور بیگم نے مہرماہ کی بات کاٹی۔۔

ٹھیک ہے بابا۔۔مجھے قبول ہے۔۔ تھوڑی دیر بعد مولوی صاحب کو بلوایا گیا۔۔

مہرماہ شیر علی۔۔۔آپ کا نکاح غازیان سکندر خان ولد مروان خان سے سکہ... کیا جاتا ہے۔۔۔کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔جی قبول ہے۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مہرماہ, غازیان اور مروان۔۔آکر گاڑی میں بیٹھے۔۔غازیان اور مروان آگے بیٹھے تھے۔۔مہرماہ پیچھے۔۔سارا راستہ غازیان خاموش رہا۔۔مروان, مہرماہ سے ادھر ادھر کی باتیں کرتے رہے۔۔۔

غازیان اور مہرماہ ایک ساتھ اندر داخل ہوئے۔۔شاذل اور عائلہ بیگم سامنے ہی کھڑے تھے۔۔واہ..واہ بھائی شادی پر گئے تھے۔۔دولہن ہی اٹھا کر لے آئے۔۔

شاذل! مروان نے غصے سے شاذل کو گھورتے ہوئے بولا۔۔سوری بابا۔۔

غازیان ابھی بھی خاموشی سے کھڑا تھا۔عائلہ بیگم مہرماہ کو دیکھ کر بہت

خوش ہوئی۔۔۔

ماما مجھے رسم کرنی ہے۔شاذل نے بولا۔۔کون سی رسم بیٹا۔۔وہی جو دلہن

کے ہاتھ کی فنگر پکڑتے ہیں۔۔تب تک نہیں چھوڑتے جب تک پیسے نہیں

مل جاتے۔۔۔بیٹا بھابھی تھکی ہوں گی۔عائلہ بیگم نے کہا۔۔

غازیان نے اپنے وائلٹ سے 20ہزار نکال کر شاذل کو پکڑایا۔۔ہوگئی

رسم۔۔جاؤ۔۔

مہرماہ حیرت سے سب دیکھ رہی تھی۔۔ساتھ میں اسے شیر علی کی بھی

ٹینشن تھی۔۔

مہرماہ غازیان کے روم میں آئی۔۔۔یہ ایک انتہائی انوکھی شادی تھی۔۔۔

مہرماہ بیڈ پر بیٹھی۔۔۔غازیان اپنے کورٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔۔۔کیسی بھی خوش فہمی میں نہ رہنا کے میں تمہارے ساتھ اچھا سلوک کروں گا یا تم سے مجھے محبت ہو جائے گی۔یہ شادی بس میں نے بابا کی وجہ سے کی ہے۔

غازیان نے کہا۔۔میں تو جیسے مر رہی تھی نہ تم سے شادی کرنے کے لئے۔ پلیز غازی شادی کر لو۔پلیز شادی کر لو۔مہرماہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔۔

میں کسی اور سے محبت کرتا تھا۔۔اور ساری زندگی اسی سے محبت کرتا رہوں گا۔۔اگر کسی اور سے محبت تھی تو مجھ سے کیوں نکاح کیا۔۔؟

تاکہ تمہارا غرور توڑ سکوں۔۔خوش فہمی ہے تمہاری نہیں ٹوٹے گا۔مہرماہ نے سخت لہجے میں کہا۔۔کل سے تم آفس نہیں جاؤ گی۔غازیان نے حتمی

انداز میں کہا۔۔ تمہیں لگتا ہے میں تمہاری بات مانو گی۔ مہرماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ تمہیں ماننا پڑے گی۔ غازی نے مہرماہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔ میری جوتی مانتی ہے۔ مہرماہ نے کہا۔۔ غازیان نے ایک دم سے مہرماہ کو دونوں کندھوں سے زور سے پکڑا۔۔ اگر میری بات نہیں مانو گی۔ روم سے باہر نکال دوں گا۔ غازیان نے غصے سے کہا۔۔ نکال دینا اتنا بڑا گھر ہے کیسی بھی روم میں رہ لو گی۔ مہرماہ نے نہایت پر سکون انداز میں کندھے اچکا کر کہا۔۔

مہرماہ میرے ساتھ زد نہیں لگاؤ۔ غازی کا انداز ابھی بھی ویسا ہی تھا غصے سے بھرپور۔۔ زد تم لگا رہے ہو۔۔ تمہیں شرم نہیں آئی۔۔۔ شادی کی پہلی رات اپنی بیوی سے اپنی سابقہ محبوبہ کی باتیں کر رہے ہو؟

کیوں تمہیں جلن ہو رہی ہے؟

Zubi Novels Zone

یقین مانو مجھے اتنا سا بھی فرق نہیں پڑتا۔مہر ماہ کا انداز ابھی بھی پر سکون تھا۔۔فرق تو تمہیں پڑھتا ہے۔غازیان نے کہا۔۔مجھ سے پہلے جتنی محبتیں کرنی تھی کرلی۔۔میرے بعد اگر کوئی آئی۔۔جان سے ماردوں گی۔۔

آخری محبت تمہاری میں ہی ہوں۔مہر نے دھمکانے کے انداز میں کہا۔۔

مجھے تم سے محبت نہیں ہو گی۔مہر ماہ شیر علی۔مینو کے بعد میرے دل کے دروازے ہر لڑکی کے لئے بند ہو گئے۔۔مہر ماہ نے بھوکی شیرنی کی طرح غازیان کی طرف دیکھا۔۔مجھے دروازے کھولنے آتے ہیں۔۔میری چند ادائیں دکھانے کی دیر ہے۔۔پگھل جاؤ گے۔مہر ماہ نے فخریہ انداز میں کہا۔۔

مجھ پر تمہاری اداؤں کا اثر نہیں ہو گا میری جان۔۔

میں تمہیں خود سے محبت کروا کے رہو گی۔ تمہیں وہاں لا کر ماروں گی۔۔ جہاں تمہیں پانی بھی نہیں ملے گا۔۔

فی الحال مجھے پانی چاہیے بھی نہیں۔۔ جاؤ میرے لیے جوس کا گلاس لے کر آؤ۔۔ ان کپڑوں کے ساتھ میں کچن میں جاؤ؟ ہاں نہ تھوڑی ادائیں دیکھاؤ کرتی ہوئی جاؤ لے کر آؤ۔۔ شرم تو نہیں آتی ایک دن کی cat walk دلہن کو کچن میں بھیج رہے ہو۔ مہر ماہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا۔۔ تو اور کیا ایک دن کی دلہن کو اپنے سر پر بیٹھا لوں؟

مہر ماہ نے غصے سے غازیان کی طرف دیکھا۔۔ مہر ماہ جوس کا گلاس لے کر آئی۔۔ اس کا بھاری لہنگا اسے اس ٹائم جان کا عذاب لگ رہا تھا۔۔ اس نے غازیان کو گلاس دیا۔۔۔ غازیان نے جان بوجھ کر ٹھیک سے نہیں پکڑا گلاس نیچے گر گیا۔۔۔ مہر ماہ غصے سے غازیان کو دیکھ رہی تھی صاف کرو

اسے۔غازیان نے کہا۔۔میں نے نہیں گرایا جو میں صاف کروں۔مہر ماہ نے کہا۔۔ہاں مجھ سے گرا ہے۔۔پر صاف تم ہی کرو گی۔۔۔تمہیں لگتا ہے میں صاف کروں گی؟ہاں تم کرو گی۔۔

مہر ماہ نے صوفے پر پڑا غازیان کا وائٹ کورٹ فرش پر جوس کے اوپر پھینک دیا۔۔ابھی تھوڑی دیر میں یہ صاف ہو جائے گا۔۔۔میں کپڑے چینج کر کے آئی۔۔

غازیان نے مہر ماہ کے بازو پکڑا۔۔۔تم نے میرے نئے کورٹ کا کیا حال کیا ہے۔۔؟تم نے میرے لہنگے کا کیا حال کیا ہے۔۔۔؟ہاتھ ٹوٹے ہیں جو ایک گلاس نہیں پکڑا گیا تم سے۔۔

مہر ماہ کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔غازیان نے باہر سے کام والی کو بلا کر جگہ صاف کروائی۔۔

مہر ماہ باہر آئی۔۔غازیان پورے بیڈ پر سو رہا تھا۔۔ بلکل سینٹر میں۔۔نہ دائیں طرف کسی کے سونے کی جگہ تھی، نہ بائیں طرف۔۔اس بات کا مطلب تھا کہ بیڈ صرف میرا ہے۔۔ویسے بھی غازیان کو عادت تھی۔۔ پورے بیڈ پر سونے کی۔۔اس نے دونوں بازوؤں کو پھیلایا تھا۔۔

مہر ماہ بیڈ کے کنارے بیٹھی۔۔پہلے اس نے سوچا اس کو اٹھاتی ہوں۔۔ پھر اس نے ٹانگ مار کے غازیان کو آگے دھکیلا۔۔اس نے ٹانگوں کے ساتھ غازیان کو بلکل کنارے پر کر دیا۔۔غازیان نے منہ اٹھا کر مہر ماہ کو دیکھا۔۔ آنکھیں اس کی لال تھی نیند سے۔۔۔

یہ کیا حرکت ہے۔۔؟شوہر کو ٹانگیں مار رہی ہو۔۔۔

شوہر کو نہیں پتہ کے اس کی ایک عدد بیوی بھی ہے۔پورے بیڈ پر سو رہے تھے۔۔۔ صوفے پر سو جاتی۔۔۔کیوں صوفے پر سو جاتی؟ تمہارا بیڈ میرا بیڈ ایک ہی بات ہے۔۔

مجھے پورے بیڈ پر سونے کی عادت ہے۔۔۔میں بدل دوں گی عادت۔۔ فکر نہیں کرو زیادہ مسئلہ تو زمین پر سو جاؤ۔۔کیا بولا تم نے؟ میں شہزادہ غازیان, زمین پر سو جاؤں؟ کبھی نہیں۔۔۔ایک منٹ تمہیں شہزادہ کس نے بنایا اور کس ریاست کے شہزادے ہو تم بتانا ذرا۔۔

میرا لائف سٹائل کسی شہزادے سے کم نہیں۔۔۔ہاں نظر آرہا ہے۔

ٹرسٹ می میرا روم تمہارے روم سے زیادہ بڑا ہے۔۔مہرماہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔پر میں نے کبھی اس کمرے میں رہ کر خود کو شہزادی نہیں سمجھا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اگر اتنا بڑا کمرہ تھا تو رہتی وہاں ہی۔ کیا ضرورت تھی میرے ساتھ رخصت ہو کر آنے کی؟ اگر شادی کرنا سنت اور اسلام میں فرض نہ ہوتا تو ہم لڑکیاں کبھی اپنے بابا کا گھر چھوڑ کر تم جیسے کم ظرف مردوں کے پاس نہ آتی۔۔ جو ایک بیڈ نہیں شئیر کر سکتا اسکی خاطر میں سب کچھ چھوڑ کر آئی ہوں۔۔ لڑکیوں کی اس قربانی کو لوگ فراموش کر دیتے ہیں۔۔۔ واہ واہ قربانی.. آؤ تمہیں اکیس توپوں کی سلامی پیش کرو... شرط یہ ہے کہ تم توپ کے آگے کھڑی ہو گی۔۔

تم سے زیادہ بے شرم انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔۔ آج دیکھ لیا ہے نہ؟ اب جا کر شکر نے کے نفل ادا کرو۔ غازیان ملا ہے تمہیں۔۔ ساری زندگی شکر ادا کرتی رہو گی۔۔ وہ بھی کم ہو گا۔۔

Zubi Novels Zone

کیوں غازیان کو کون سے ہیرے لگے ہیں؟ ہیرے نہیں لگے پر کسی ہیرے سے کم نہیں ہو۔۔

تم وہ ہیرے ہو جس کو چاٹنے کے بعد لوگ زندہ بچ جاتے ہیں۔۔ میں سوچ رہی ہوں۔۔ ایک ایسا جوتا تیار کرواؤں۔۔ جس پر ہیرے لگے ہوں۔۔ کیا خیال ہے؟۔۔۔ اس نے مسکراتے ہوئے غازیان کی طرف دیکھا۔۔ جس کا منہ بنا تھا۔۔۔ وہ جو خود کو ہیرا بول رہا تھا وہ ہیروں والی جوتی پہننے کا سوچ رہی تھی۔۔

یہ ہر بات پر جوتی کو کیوں اندر لے آتی ہو؟ کیونکہ بچپن میں تمہاری اماں نے تمہیں جوتے نہیں مارے اس لیے اتنے آوارہ ہو۔۔

ابھی میں نیند میں ہوں صبح بتاؤں گا زبان درازی کرنے کی سزا۔۔ایک منٹ میں صرف تمہاری باتوں کا جواب دے رہی ہوں زبان درازی نہیں کر رہی۔اب کیا گونگی ہو جاؤں؟ پلیز ہو جاؤ۔۔۔

میں اب تم سے بات نہیں کروں گی۔۔۔میں تو جیسے مر رہا ہوں تم سے بات کرنے کے لئے۔۔مہرماہ نے کروٹ بدل لی۔میں سچ میں اب بات نہیں کروں گی۔۔نہ پروجیکٹ کروں گی۔۔اچھا ہے تمہیں نقصان ہو۔۔۔

مہرماہ۔غازیان نے نرمی سے اس کا نام لیا۔۔۔مہرماہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔

میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔یار تمہاری آواز بہت پیاری ہے پلیز بولتی رہو۔۔ نہیں اب نہیں بولوں گی۔غازیان تمہیں ایک بات بتاؤں۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہاں بتاؤ۔۔ مینو کو جانتی ہوں میں۔۔ تم کیسے جانتی ہو؟ غازیان نے حیرت سے پوچھا۔۔

مہرماہ نے اپنا فون پکڑا اس میں سے کچھ پرانی تصاویر نکال کر غازیان کے آگے فون کیا۔۔۔

پلیز یہ نہ بولنا کہ مینو تم ہو۔۔۔ میں ہی ہوں۔۔ پر وہ تو مر گئی تھی۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

مہرماہ جب کالج میں تھی۔۔ گلاسز یوز کرتی تھی۔۔ اب وہ براؤن کلر کے لینز یوز کرتی تھی۔۔ اس نے گلاسز اتار دی تھی۔۔ بال بھی پہلے اس کے چھوٹے چھوٹے شولڈرز تک تھے۔۔ اور بے بی کٹ تھا۔۔ اب اس کے بال بھی لمبے تھے۔۔ غازیان نے مہرماہ کو بس دو دفع دیکھا تھا۔۔

وہ بھی سرسری سا۔۔۔اور دیکھا بھی 6,7 سال پہلے تھا۔۔تب مہرماہ 18 سال کی تھی۔۔اب 24 سال کی 6,7 سال میں مہرماہ بلکل بدل گئی تھی۔۔اور غازیان کو مہرماہ نے بس ایک دفع دیکھا تھا۔۔تب غازیان بھی بہت مختلف تھا۔۔اس کا حلیہ۔۔تب اس کے چہرے پر داڑھی بھی نہیں تھی۔۔

مہرماہ کی جس دن آفس میں میٹنگ روم میں 7 سال بعد ملاقات ہوئی تو۔۔مہرماہ کو محسوس ہوا تھا جیسے وہ پہلے غازیان کو جانتی ہے۔۔پر غازیان نے اسے اپنی باتوں میں ایسا الجھایا اسے اس چیز کا ہوش ہی نہیں رہا۔۔

مہرماہ اپنے کالج کے ساتھ اسلام آباد ٹریپ پر گئی تھی۔۔جب کہ غازیان اسلام آباد ہی رہتا تھا۔۔وہ لوگ دو سال پہلے لاہور شفٹ ہوئے تھے۔۔

غازیان نے مہرماہ (مینو) کو ہر جگہ تلاش کیا پورے اسلام آباد میں۔۔

مہرماہ کی فرینڈز اسے پیار سے مینو بلاتی تھی۔۔غازیان 7 سال پاگل ہوا رہا اس نے شادی تک نہیں کی۔۔اس کی عمر 32 سال ہو گئی۔۔پھر بھی اس نے شادی نہیں کی۔۔۔

اس نے عشق کو خود پر حرام کر لیا۔۔۔مینو کے بعد دل کے دروازے بند کر دیے۔۔

ماضی

غازیان کے جانے کے بعد مینو اور زمر اندر آئے۔۔

زمر نے بولا کے بابا کی کال آئی ہے۔۔ آج رات واپس جانا ہے لاہور۔۔۔

گاڑی باہر کھڑی ہے۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔ آؤ پیکنگ کریں۔ مہرماہ نے بولا۔۔

شیر علی کو جیسے ہی پتہ چلا مہرماہ پر کسی نے گولی چلائی ہے۔۔ انہوں نے فوراً مہر کو واپس بلا لیا۔۔ غازی کو لگا۔۔ مہرماہ اسلام آباد ہی رہتی ہے۔۔۔ دو تین دن بعد غازیان پھر اسی ہوٹل آیا۔۔۔ اسے وہ وہاں نہیں ملی۔۔۔ اس نے اسلام آباد کا ایک ایک کونہ چھان مارا۔۔

وہ اپنے گھر سے بہت دور دور تک جاتا تھا اسے ڈھونڈنے۔۔ عائلہ اور مروان بہت پریشان تھے۔۔

غازیان ایک دن تین چار گھنٹے سے مسلسل ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔ اسے بہت نیند آ رہی تھی رات کا ٹائم تھا۔۔

سردیوں کی رات تھی۔۔۔ہر طرف دھند تھی۔۔کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔۔اچانک غازیان کی گاڑی کی کسی دوسری گاڑی سے ٹکر ہو گئی۔۔بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا۔۔غازیان بہت زیادہ زخمی ہو گیا۔۔اس کے بعد وہ ایک ہفتہ ہسپتال میں رہا۔۔وہ ہر وقت مینو مینو کرتا تھا۔۔وہ چھوٹی سی لڑکی اس کے دماغ پر سوار ہو گئی تھی

غازیان نے اسے اپنی زد بنا لیا تھا۔۔

غازیان نے مروان صاحب کو بولا تھا کہ مجھے وہ لڑکی چاہیے ہر حال میں۔۔

مروان صاحب نے بھی اپنے جان سے عزیز بیٹے کی خاطر اسے ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی۔۔

پر نہیں ملی۔۔۔وہ لوگ اسے اسلام آباد کی ہی سمجھ رہے تھے۔۔مروان نے اس سب معاملے سے پیچھا چھڑوانے اور غازیان کو اس لڑکی کے وبال سے نکالنے کے لئے ایک

ڈراما کریئیٹ کیا۔۔

غازیان یہ اس لڑکی کے ماما بابا ہیں۔۔۔جب گولی لگی تھی تمہیں, یہی لوگ ادھر آئے تھے۔۔تم بے ہوش تھے۔۔جب پچھلے دنوں تمہارا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔۔اس لڑکی پر پھر سے حملہ ہوا ہے۔۔اور اس دفع وہ جان کی بازی ہار گئی۔۔غازیان کو لگا جیسے اس کے کانوں میں صور پھونکا جا رہا ہے۔۔اس کا وجود سرد ہو رہا تھا۔۔۔کہ۔ک۔کیوں مارا۔۔۔کیا وجہ تھی۔۔

میں..میں اسے بچا لیتا..پہلے کی طرح۔۔۔

ہماری دشمنی تھی کسی کے ساتھ۔۔جگہ کا مسئلہ تھا۔۔انہوں نے ہم سے جگہ کے کاغذات مانگے ہم نے نہیں دیے ظالموں نے ہماری بچی کو مار دیا۔۔

میں ..میں بدلہ لوں گا۔۔کون لوگ ہیں نام بتائیں۔۔۔

چلے گئے ادھر سے۔فرار ہو گئے۔رہنے دے ہمیں بدلہ نہیں لینا۔کہیں ہماری دوسری بیٹی کو بھی نہ مار دے۔۔

مروان نے ان کو اشارہ کیا۔جس کا مطلب تھا اب آپ لوگ جا سکتے ہیں اتنا ڈرامہ کافی ہے۔۔

وہ میاں بیوی باہر آئے۔۔باہر کھڑے گارڈ نے ان کو ایک تھیلا دیا۔۔جو نوٹوں سے بھرا تھا۔۔مجھے اب تم لوگ اسلام آباد میں نظر نہ آؤ۔گارڈ نے بولا۔۔

مجھے۔۔ بابا۔۔۔ مجھے اس کی قبر پر جانا ہے۔۔ مجھے لے کر جائیں۔۔۔ اچھا بیٹا۔۔ مروان صاحب پہلے سے ہی جھوٹی قبر بنوا چکے تھے۔۔

غازیان زمین پر بیٹھ گیا۔۔۔ تم نے بولا تھا برے لوگ جلدی اللہ میاں کے پاس نہیں جاتے۔۔۔ تم کیوں چلی گئی؟

تمہیں چاہیے تھا۔۔۔ تم غازیان کی قید میں آجاتی میں تمہیں ہر ایک سے بچا لیتا۔۔پہلے بھی تو بچایا تھا۔۔۔اب کیوں نہ بچا سکا۔۔۔ تم تو اتنی چھوٹی ہو۔۔ تم نے گولی کا درد کیسے برداشت کیا ہوگا۔۔نہ کر سکی میں نے بولا تھا۔۔ تم گولی کا درد برداشت نہیں کر سکو گی۔۔۔ کاش میں نے تمہیں اس دن نہ دیکھا ہوتا۔غازیان قبر کے ساتھ بیٹھا روتے ہوئے سب بول رہا تھا۔۔ بابا میں مر رہا ہوں۔۔۔

غازی بیٹا حوصلہ کرو۔۔اس واقعے نے غازیان سکندر کی دنیا بدل کر رکھ دی۔۔

میں پھیر ودربدر، یار ہوں بے نشان۔۔بے چارا یہ دل لے جاؤ کہا۔۔

کیوں خوش ہو تم سب روئے زمین والوں میرا دل مر گیا ہے۔۔سوگ مناؤ۔۔

ہم ملیں گے کبھی ویرانوں میں، بیابانوں میں جنگلوں میں۔۔پہاڑوں میں گلستانوں میں کھنڈرات میں۔مندر میں کلیسا میں۔۔ مسجد میں۔۔مزاروں پر بارشوں میں۔۔دریا کناروں پر۔۔سالوں پرانی پری بینچ پر۔جہاں موت بھی ہم سے دستے گریباں ہو گی۔چند ایک دن کی دن کی مہمان ہو گی۔۔۔۔

حال

مہرماہ نے غازیان کو اپنی پرانی تصاویر دیکھائی۔غازیان کچھ بھی نہیں بولا۔۔ بس سرد نگاہوں سے مہرماہ کو دیکھ رہا تھا۔۔

کیا ہوا غازیان؟غازیان کچھ بھی نہیں بولا۔۔اٹھ کر روم سے باہر چلا گیا۔۔۔مہرماہ تھوڑی دیر اس کا انتظار کرتی رہی پھر۔سو گئی۔۔

احد زمل کے روم میں آیا۔۔زمل پڑھ رہی تھی۔۔اس دن کے بعد زمل سکول نہیں گئی۔۔وہ گھر میں ہی پیپرز کی تیاری کر رہی تھی۔۔اس کے میٹرک کے پیپرز تھے۔۔۔۔

زمل بچہ یہ آپ کے لئے۔۔۔اس میں کیا ہے؟ بھائی۔ محراب نے احد سے زد کی تھی کے زمل کو فون لے کر دے ورنہ خود آکر دے گا۔اس کی بیوی ہے۔۔ بات تو کر ہی سکتا ہے۔۔

بیٹا فون ہے آپ کے لئے۔۔پر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے بھائی۔۔ میں اس کا کیا کروں گی۔۔بس رکھ لو پاس۔۔میں نے اپنا، بابا کا، مرہا کا اور محراب کا نمبر سیو کر دیا ہے۔جب ان میں سے کسی کا فون آئے اٹھا لینا۔۔ اور اس کے علاوہ کسی کا فون نہیں پک کرنا۔۔

ٹھیک ہے بھائی۔۔احد کو گئے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی۔فون پر محراب کی کال آئی۔۔اسلام علیکم بھائی۔۔اگر اب تم نے مجھے بھائی بولا تمہارے گھر آکر سزا دوں گا۔۔پر سب مسلمان بہن بھائی ہوتے ہیں۔۔۔میری بات سنو۔۔ہم نے اس دن کھیل کھیلا تھا نہ۔۔تم نے کھیل میں قبول

ہے۔۔ قبول ہے بولا تھا۔میں نے کسی مولوی سے پتہ کیا ہے۔۔وہ کہہ رہے تھے کہ۔۔مذاق میں بھی قبول ہے قبول ہے بولنے سے نکاح ہو جاتا ہے۔۔ کیا مطلب ؟ایسے تو نہیں ہوتا ہے۔۔میں احد بھائی کو بتاتی ہوں۔۔زمل نے فون وہی پھینکا۔۔۔بھاگ کر احد کے روم کی طرف گئی۔۔اس نے دروازہ نوک کیا زور زور سے۔۔احد بھائی۔۔۔احد بھائی۔۔۔

کیا ہوا بچہ۔۔؟بھائی۔۔ محراب بھائی کا فون آیا تھا۔۔۔ کہہ رہے تھے ہم نے جو اس دن کھیل میں نکاح کیا وہ سچ کا نکاح ہے۔وہ تو میرے بھائی ہے نہ ایسے کیسے نکاح ہو سکتا ہے۔زمل نے روتے ہوئے بولا۔۔

احد نے زمل کو سینے سے لگایا۔اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا مرہا۔۔ہنس رہی تھی۔۔احد نے مرہا کو غصے سے دیکھا۔۔اس کی ہنسی میں اضافہ ہوا۔۔

زمل بیٹا ادھر آؤ میں سمجھاتی ہوں آپ کو۔۔

احد وہاں سے چلا گیا۔۔زمل مرہا کے پاس آکر بیڈ پر بیٹھی۔۔مرہا نے زمل کو اپنے سینے سے لگایا وہ ابھی بھی مسلسل رو رہی تھی۔۔

دیکھو۔۔میری جان۔۔ایک نہ ایک دن ہر لڑکی کو شادی کرنی ہوتی ہے۔۔ دیکھو میں نے بھی کی ہے آپ کے بھائی سے۔۔آپ کو آدم علیہ اسلام۔۔ اور حوا علیہ اسلام کا واقع پتہ ہے؟جی بھابھی پتہ ہے۔۔اللہ تعالیٰ نے آدم کے لیے حوا کو پیدا کیا۔۔دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔۔اس دن محراب بھائی نے آپ کو بچایا تھا۔۔اللہ پاک نے مرد کو عورت کا محافظ بنایا ہے۔۔آپ معصوم ہو۔۔آپ کو بھی محراب بھائی جیسے محافظ کی ضرورت ہے۔۔جو آپ کو ہر مشکل سے نکال سکے۔۔پر بھابھی وہ میرے بھائی ہیں۔۔نہیں بیٹا صرف احد آپ کا بھائی ہے۔۔پر وہ مجھ سے بہت

بڑے ہیں۔۔اچھا ہے نہ تمہارا زیادہ خیال رکھیں گے اور احد بھی تو مجھ سے بہت بڑا ہے۔آپ نے اب محراب کو بھائی نہیں بولنا۔۔آپ کا ان سے نکاح ہوا ہے۔۔وہ آپ کا شوہر ہے۔

کیا مجھے بھی محراب, احد بھائی کی طرح ماریں گے؟ جیسے وہ آپ کو مارتے تھے۔۔۔زمل بچہ مار ہمیں ہماری غلطیوں کی وجہ سے پڑتی ہے۔۔آپ کوئی بھی غلطی نہ کرنا۔۔۔اگر ہو بھی جائے معافی مانگ لینا۔۔۔ویسے بھی احد کے ہوتے کوئی تمہیں ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔۔بھابھی آپ بہت اچھی ہیں

غازیان نے اس دن کے بعد مہر ماہ سے بلکل بات کرنا چھوڑ دیا تھا۔۔ مہر ماہ غازی کے ماضی کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔۔ کہ وہ کس قدر دیوانہ ہوا تھا۔۔۔

غازیان لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔ مہر ماہ روم میں آئی۔۔ غازیان اٹھ کر باہر جانے لگا۔۔ مہر ماہ نے اسے بازو سے پکڑ کر روکا۔۔۔ کیوں کر رہے ہو ایسا؟ ایک ہفتہ ہونے والا ہے ہماری شادی کو نہ مجھ سے بات کرتے ہو نہ میرے ساتھ بیٹھتے ہو۔۔ کھانا باہر سے کھا کر آتے ہو۔۔ مجھ سے پہلے آفس سے چلے جاتے ہو پر۔۔ گھر تم لیٹ آتے ہو۔۔ میں نظر انداز ہونا برداشت نہیں کر سکتی۔ اگر کوئی بات ہے۔۔ مجھے بتائیں۔ حل نکال لیتے ہیں۔۔

بس ایک ہفتے میں یہ حال ہو گیا تمہارا؟ میرا سوچو 7 سال پورے 7 سال کیسے گزارے ہیں میں نے۔۔واپس لا سکتی ہو وہ ٹائم۔۔۔پر غازیان میرا کیا قصور ہے۔۔مجھے تم آوارہ لڑکے لگے۔ایسے تو کوئی بھی اگر محبت کا اقرار کر لیتا ہے۔

آوارہ لڑکے ایسے گولیاں نہیں کھاتے کسی کی خاطر۔ تمہیں پتہ بھی ہے سات سالوں میں میرے ساتھ کیا کیا ہوا۔۔نہیں تم کچھ نہیں جانتی۔۔تم بس اتنا جانتی ہو غازیان کو محبت ہوئی تھی۔۔اصل تماشہ تو تمہارے اس دن لاہور آنے کے بعد شروع ہوا تھا۔۔میں نے اسلام آباد کا ایک ایک کونہ چھان مارا۔۔پہاڑوں میں جاتا تھا۔۔۔میرا ایکسڈنٹ ہوا۔۔۔ایک ماہ ہسپتال میں رہا۔۔تم نے مجھے دماغی مریض بنا دیا۔۔۔میں ہر وقت تمہیں

پکارتا رہتا تھا۔۔روز تمہاری جھوٹی قبر پر جاتا تھا۔۔۔تم لڑکیاں سب لڑکوں کو ایک جیسا کیوں سمجھتی ہو۔۔ایک بار تو یقین کرتی میری محبت کا۔۔

ماضی

غازیان مینو کی جھوٹی قبر کے پاس بیٹھا تھا۔۔بہت زیادہ رو رہا تھا۔۔چہرہ آنسوں سے بھرا تھا۔۔وہاں سے ایک بزرگ آدمی گزر رہا تھا۔۔وہ آدمی غازیان کے پاس آ کر بیٹھا۔۔لگتا ہے تمہاری بیوی کی قبر ہے۔۔۔بیوی کی نہیں ہے۔۔پھر بہن ہے؟نہیں محبت تھی۔۔۔

آئے ہائے عاشق نکلے تم تو۔۔شکل سے تو اچھے بھلے لگ رہے ہو۔۔۔شکل شہزادوں والی ہے۔۔اور غلامی کرنے چلے ہو؟عشق،محبت قید ہے۔۔

غلامی ہے۔۔تم تو حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہو۔اگر نہیں ملی ہو سکتا ہے تمہارے حق میں بہتر نہ ہو۔۔۔اگر بہتر ہوئی تو مل جائے گی۔۔ مل جائے گی مطلب ؟غازی نے بولا۔۔۔یہ نہیں کوئی اور سہی, مل جائے گی۔۔۔پہلی محبت کو بھلانے کے لئے دوسری محبت کرنی پڑتی ہے۔۔

مجھے نہیں لگتا کہ اب مجھے کبھی محبت ہو گی۔۔آپ نے ٹھیک بولا محبت غلامی مانگتی ہے۔۔میں غلامی نہیں کر سکتا میں غازیان سکندر خان ہو آج سے میرے دل کے دروازے ہر لڑکی کے لئے۔۔۔بند دوسری محبت کیے بغیر آپ کو پہلی محبت بھلا کے دکھاؤں گا۔۔ناممکن ہے بچہ۔آپ نے سنا نہیں تہجد میں مانگی گئی ہر دعا قبول ہوتی ہیں۔۔لوگ تہجد میں محبت مانگتے ہیں۔۔میں اسے بھولنے کے لئے تہجد پڑھو گا۔۔میں اسے اور اس کی محبت کو اپنے دل سے نکال کر پھینک دوں گا۔۔

اگر اس لڑکی کو بھولنا چاہتے ہو چھوڑ دو یہ علاقہ یہ شہر۔۔ایک نئی زندگی کا آغاز کرو۔

حال

مہر ماہ مسلسل رو رہی تھی۔۔اور اس دستان کو آج سن رہی تھی۔۔غازیان کی آنکھیں بھی نم تھی۔۔ تمہیں پتہ ہے۔۔۔مجھے تم حاصل ہو گئ ہو پر مجھے کوئی خوشی نہیں ہوئی۔میں نے خوش ہونا چاہا۔۔پر دل ویران ہے۔۔۔میری تہجد میں مانگی گئی دعائیں شاید پوری ہو گئی ہیں۔۔غازیان پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔مجھے نہیں پتہ تھا۔۔یہ سب ہو جائے گا۔مہر ماہ نے روتے ہوئے کہا۔۔مجھے تم پر نہیں بابا پر غصہ ہے انہوں نے مجھ سے

جھوٹ بولا۔میں پوری کوشش کروں گا تمہیں خوش رکھنے کی۔پر مجھ سے کوئی اور امید نہ رکھنا۔۔۔غازیان اٹھ کر باہر چلا گیا۔۔۔

\-------------------

مرہا اپنے روم میں تھی۔۔احد باہر بیٹھا تھا وہ زمل کو پڑھا رہا تھا۔۔بھائی میں تھک گئی ہوں پڑھ پڑھ کے۔مجھے تھوڑا بریک لینا ہے۔۔۔

تھک گئی ہو؟ہاں ناں۔۔آؤ تمہیں انجوائے کرواتا ہوں۔۔کیسے بھائی۔۔؟

تمھاری بھابھی کے ساتھ پرینک کرتے ہیں۔۔اچھا وہ کیسے۔۔؟

ایک گلاس لاؤ ساتھ میں ریڈ کلر بھی۔۔ تھوڑی کیچپ بھی۔۔۔ٹھیک ہے بھائی۔۔

تم میرے روم میں جانا اور بھابھی کو بولنا کے۔۔احد بھائی کو گولی لگی ہے۔۔ میں ابھی ایک فائر کروں گا پھر بھاگ کر جانا۔۔۔

احد نے اپنی وائٹ قمیض کی بازو پر سارا ریڈ کلر ڈالا۔۔وہ بلکل خون لگ رہا تھا۔۔۔

احد نے فائر کیا۔۔زمل بھاگ کر مرہا کے روم میں گئی۔۔۔بھابھی...وہ...وہ۔۔کیا ہوا؟مرہا نے بولا۔

مرہا کو فائر کی آواز آئی تھی روم میں۔۔احد..بھائی کو گولی لگ گئی۔۔کیا کیسے۔۔؟مرہا ایک دم سے بیڈ سے اٹھی اس کے بال کھلے تھے۔۔اس نے دوپٹہ بھی نہیں لیا نہ جوتے پہنے۔۔وہ بھاگ کر باہر آئی۔۔احد..احد کیسے لگی۔۔احد صوفے پر بیٹھا تھا۔۔فرش پر بھی لال رنگ کے خون کے قطرے تھے۔۔۔احد آؤ ڈاکٹر کے پاس چلیں۔۔مرہا کی آنکھوں سے مسلسل انسو بہہ رہے تھے ارے ٹھیک ہوں میں۔۔کچھ بھی نہیں ہوا۔۔۔احد خون نکل رہا ہے۔۔پلیز اٹھو۔۔۔پہلے بتاؤ مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔

احد یہ وقت ان باتوں کا نہیں ہے اٹھ جاؤ۔۔اتنا خون بہہ رہا ہے۔۔۔ گولی مجھے لگی ہے رو تم رہی ہو۔۔ کیونکہ میں آپ کی روح کا حصہ ہو۔۔ مجھے آپ کا درد محسوس ہو رہا ہے۔۔

واہ واہ مجھے تو تمہارا درد محسوس نہیں ہوتا۔۔ کیونکہ تم پتھر دل انسان ہو۔۔

مرہا اٹھ کر واپس جانے لگی۔۔۔ پیچھے سے احد اور زمل کی ہنسنے کی آوازیں آئی۔۔۔ وہ دونوں ہنس ہنس کر پاگل ہو رہے تھے۔۔۔ مرہا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ ہنس کیوں رہے ہو۔۔؟ احد نے اپنا فون باہر نکالا۔۔اس کے کیمرے میں دیکھ کر ہاتھ ہلا دو۔۔ پرینک ہو گیا آپ کے ساتھ۔۔ کیا مطلب؟ مجھے گولی نہیں لگی۔۔ کیچپ ہے یہ اور کلر۔۔ مرہا نے صوفے پر پڑا کوشن اٹھا کر احد کی طرف پھینکا جھوٹے انسان۔۔۔ احد کی ہنسی میں اضافہ ہوا۔۔ زمل بھی ہنس رہی تھی۔۔

تمہیں شرم نہیں آئی مجھ سے جھوٹ بولتے ہوئے؟میری جان نکل گئی تھی۔۔ابھی تک میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔ایسا مذاق کون کرتا ہے۔۔

سوری بھابھی مجھے احد بھائی نے بولا تھا۔۔۔بھائی بولے گا کنویں میں چھلانگ لگا دو تو لگا دو گی؟مرہا نے روتے ہوئے بولا۔۔یار اس پر غصہ نہیں کرو میں نے بولا تھا اسے۔۔زمل بچہ آپ اپنے روم میں جاؤ میں منالوں گا۔۔

زمل اپنے روم میں چلی گئی۔۔۔مرہا بھی اٹھ کر جانے لگی۔۔احد نے اسے واپس بازو سے کھینچ کر صوفے پر بٹھایا۔۔

ادھر دیکھو میری طرف۔۔مرہا نے احد کی طرف دیکھا۔۔اس کی آنکھیں رونے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔سوری یار۔۔۔

مرہانے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔اگر نہیں مانو گی تو اپنے طریقے سے منائوں گا۔۔۔میرا دل کر رہا ہے۔۔ تمہیں خود گولی مار دوں۔مرہا نے غصے سے کہا۔ں

ان آنکھوں کے ہوتے ہوئے تمہیں کیسی گولی یا بندوق کی ضرورت نہیں۔احد نے مرہا کی آنکھوں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

مجھ سے بات نہیں کرو۔۔مرہا اٹھ کر گیسٹ روم کی طرف جانے لگی۔۔

احد اس کے پیچھے آیا۔۔

احد مرہا کو واپس روم میں لے آیا۔۔مان گئی ہو کہ منائوں؟۔۔میں نہیں مانوں گی۔۔مان جائو ناں یار۔۔۔۔وہ بور ہو رہی تھی۔اس لئے یہ سب کیا مجھے احساس نے ہم دونوں نے غلط کیا ہے۔۔

واہ یہ سہی ہے وہ بور ہو رہی تھی....اس کی بوریت ختم کرنے کے چکر میں میری جان نکال دی.ابھی تک میرے ہاتھ کانپ رہے ہیں۔۔آئی ایم سوری یار...مجھے نہیں پتہ تھا۔تم مجھ سے اتنی محبت کرتی ہو۔۔کیوں نہیں پتہ ؟دن رات تمہارے لئے دعائیں کرتی ہوں۔تمہارا سیاست میں ہونا مجھے نہیں پسند ہر وقت جان کا خطرہ رہتا ہے۔۔تم سے الگ ہونے کا میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔

وہ اقرار کرتی جا رہی تھی اور وہ مسکرا رہا تھا....وہ ایسے اقرار کرے گی...احد کو بلکل بھی امید نہیں تھی.....

احد نے اس کا ہاتھ پکڑا...اس کے ہاتھ کی پچھلی سائیڈ پر کس کی..میں بھی تم سے بہت محبت کرتا ہوں اور موت کے علاوہ کوئی چیز ہمیں الگ نہیں کر سکتی۔۔

غازیان اور مہر ماہ کی شادی کو ایک ماہ ہو گیا تھا۔۔غازیان کے behaviour اور غصے میں ذرا فرق نہیں آیا تھا۔۔ایک کمرے میں رہ کر دونوں اجنبیوں والی زندگی گزار رہے تھے۔۔غازیان رات کو دیر سے گھر آتا۔۔مہر ماہ تب تک سو چکی ہوتی تھی۔۔

غازیان رات کے 12 بجے گھر آیا۔۔آج مہر ماہ نہیں سوئی تھی۔۔وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔

غازیان روم میں آیا۔۔۔مہر ماہ سامنے بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔اس نے کورٹ کے بٹن کھولے۔۔اس کے بعد وہ کپڑے لے کر واش روم میں شاور لینے چلا گیا۔۔

سردیوں کی رات کے بارہ بجے شاور لینے کا حوصلہ بھی صرف غازیان سکندر کے پاس ہی تھا۔۔

غازیان باہر آیا۔۔مہرماہ ابھی بھی ویسے ہی بیٹھی تھی۔غازی معمول کے مطابق اسے اگنور کرتا ہوا۔بیڈ کی دوسری طرف آیا اور مہرماہ کی طرف کروٹ لے کر لیٹ گیا۔۔۔مہرماہ کی آنکھ سے آنسو نکلا۔۔اس نے باقی کے آنسوؤں کو واپس اندر دھکیلا میں کیوں رؤں۔۔

مہرماہ نے غازیان کو بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا اور پھر اسے گریبان سے پکڑا۔کیا مسئلہ ہے تمہیں؟مفت میں مل گئی ہوں اس لیے ایسے کر رہے ہو..؟

تمہیں تو خود پتہ ہے..لڑکے مجھ سے شادی کرنے کے لئے پاگل ہوئے تھے۔شہوار والا واقع زیادہ پرانا نہیں ہے۔اگر ایسے ہی اگنور کرتے رہے

چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔ مہرماہ کو لڑکوں کی کمی نہیں ہے۔۔غازیان کی آنکھیں ایک دم غصے سے لال ہوئی کیا بولا تم نے؟ چھوڑ کر چلی جاؤ گی؟ جب تمہیں مجھ سے کوئی سروکار نہیں تو کیوں رکھا ہے اپنے پاس؟ غازیان نے مہرماہ کا منہ دبوچا آج تو اس شہوار کا نام لے لیا ہے میرے سامنے۔۔ اگر آئندہ میرے سامنے اس کا نام لیا۔۔ وہ حال کروں گا ساری زندگی یاد رکھو گی۔۔ اگر تمہیں لگتا ہے مہرماہ ان باتوں سے ڈر جائے گی تو تمہاری خوش فہمی ہے۔ جو میرا دل کرے گا میں وہی کروں گی تم مجھے کسی چیز سے روک نہیں سکتے۔۔ کیا بولا تم نے؟ میں وہی کروں گی۔۔ جو میرا دل کرے گا۔۔۔اور تمہارا دل کیا کرتا ہے۔۔۔ میرا دل کہتا ہے غازیان کو چھوڑ دو تمہارے لائق نہیں ہے۔۔ جاؤ۔ غازیان نے بس اتنا بولا۔۔ کدھر جاؤں؟ نکلو میرے کمرے سے ابھی۔۔ غازیان میں نہیں جاؤں گی یہ کمرہ

میرا بھی ہے۔۔ کس حق سے تمہارا ہے۔۔ تم مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہو۔۔

مجھ سے علیحدگی چاہتی ہو۔۔اور میں تم سے اپنا روم شئیر کروں؟

ہم ایک کب ہوئے ہیں جو تم علیحدگی کی بات کر رہے ہو غازیان۔۔

تم اس قابل نہیں ہو کہ غازیان تمہیں اپنی قربت میں جگہ دے۔۔ مجھے غازیان کی قربت چاہیے بھی نہیں تم ایک گھٹیا انسان ہو۔ عورت کو کمزور سمجھتے ہو۔۔اسے نیچا دکھانے کے لئے کسی بھی حد تک جا سکتے ہو۔۔

تم نے مجھے مجبور کیا ہے۔۔ایسا بننے پر۔ پیار تم عورتوں کو راس نہیں آتا۔۔ کی تھی نہ محبت ٹھکرا کر چلی گئی۔۔ غازیان دیکھو میری بات سنو۔ مہرماہ نے غازیان کا ہاتھ پکڑا۔۔

مجھے بابا نے کبھی گھر سے اتنی دور نہیں جانے دیا تھا۔ بابا کے بہت دشمن تھے وہ ڈرتے تھے۔۔ میں نے پہلی دفع زد کر کے ان کو منایا تھا۔ اسلام

آباد ٹرپ کے لئے بس 2 دن ہم اسلام آباد رہے 5 دن کا ٹرپ تھا۔۔جب شریف گھر کی لڑکیاں گھر سے نکلتی ہیں۔۔اپنے ماں باپ کی تربیت اور عزت ساتھ لے کر نکلتی ہیں۔۔میری تربیت ہی ایسی تھی کہ کسی بھی نامحرم سے نرم لہجے میں بات نہیں کرنی۔۔

تم نے مجھے بچایا تھا میں تمہاری احساس مند ہوں۔۔پر تم نے بس ایک دفع مجھے دیکھا۔اور اگلے دن آکر بول دیا مجھ سے محبت کرتے ہو۔۔میں کم عمر تھی۔۔مجھے ان سب چیزوں کا نہیں پتہ تھا۔۔عشق محبت وغیرہ۔مجھے بس یہ سیکھا یا گیا۔۔نکاح سے پہلے محبت حرام ہے۔۔میں تمہیں بتانا چاہتی تھی کہ میں اسلام آباد کی نہیں ہوں مجھے تلاش نہیں کرنا پر مجھے موقع ہی نہیں ملا۔۔

بابا کو جیسے پتہ چلا مجھے گولی لگی ہے۔انہوں نے گارڈز کی پوری ٹیم بھیج دی۔

اور جس دن تم ہوٹل مجھ سے بات کرنے آئے تھے۔اسی رات ہم لوگ

واپس آ گئے تھے۔۔اب مجھے بتاؤ میرا کیا قصور ہے۔۔مجھے لگا تمہاری محبت

بھی موسمی بخار جیسی ہو گی۔۔جو موسم تبدیل ہوتے۔۔ ختم ہو جائے

گی۔۔مجھے لگا جب تمہیں پتہ چلے گا میں ہی مینو ہوں تم خوش ہو گے۔۔پر

تم نے کیا کیا؟ مجھے ایک ماہ سے ایسے جرم کی سزا دے رہے ہو۔۔جو میں

نے کیا ہی نہیں۔۔مہرماہ کی آنکھ سے آنسوں گرا تھا۔۔

اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے آنسوں دیکھ کر پگھل جاؤں گا تو تمہاری

غلط فہمی ہے۔۔۔غازیان بیڈ سے اٹھ کر ٹیرس کی طرف گیا۔۔اس نے

سیگریٹ جلایا۔۔

توٹھیک ہے۔۔اب بات انا پر آگئی ہے۔۔اب تمہیں میں بتاؤں گی ٹھکرانا کیا ہوتا ہے۔۔اور تمہیں خود سے دوبارہ محبت کرواکر رہو گی۔

اگلی صبح مہرماہ آفس جانے کے لیے تیار ہورہی تھی۔۔غازیان صوفے پر سو رہا تھا۔۔روم کا دروازہ نوک ہوا۔۔۔مہرماہ نے دروازہ کھولا۔۔۔سامنے عائلہ تھی۔۔۔

اسلام علیکم انٹی۔۔وعلیکم اسلام۔۔غازیان صوفے پر کیوں سو رہا ہے۔۔ آنٹی اپنی مرضی سے سو رہا ہے۔۔۔کوئی لڑائی ہوئی ہے۔۔نہیں انٹی۔۔

عائلہ غازیان کے پاس گئی۔۔غازیان بیٹا...

مہرماہ روم سے باہر چلی گئی۔۔اسے آفس سے دیر ہورہی تھی۔۔غازی لیٹ ہی جاتا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

عائلہ نے غازیان کے بالوں میں انگلیاں پھیری۔۔بیٹا اٹھو۔۔کیسے سو رہے ہو چھوٹے سے صوفے پر؟ تمہیں تو پورے بیڈ پر سونے کی عادت ہے۔۔

بس ماما عادت بدل گئی۔۔

سب ٹھیک ہے نہ۔۔ نہیں ماما کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے۔۔

کیا ہوا میری جان۔۔بس ماما مجھے یہاں نہیں رہنا میں اسلام آباد والے گھر واپس جانا چاہتا ہوں۔۔پر بیٹا تمہارا سارا بزنس ادھر ہے۔۔ماما میں بریک لینا چاہتا ہوں۔۔میں آج آفس بھی نہیں جاؤں گا۔۔میرا کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا۔۔اسلام آباد کی ہوائیں مجھے یاد کر رہی ہیں۔۔بیٹا سردیوں کا سیزن ہے وہاں برف باری ہو رہی ہے۔۔راستے بھی خطرناک ہیں۔۔

زیادہ سے زیادہ کیا ہو گا؟ میرا دل اٹھ گیا ہے ہر چیز سے۔۔ سکون چاہتا ہوں۔۔سکون تلاش کرنے جا رہا ہوں۔۔

گھر میں بیوی کے ہوتے باہر سے سکون تلاش کر رہے ہو۔۔؟

جب بے سکونی کی وجہ ہی بیوی ہو۔۔ پھر بندہ کیا کرے ماما۔۔ایسا کیا کر دیا ہے مہر ماہ نے؟ عائلہ نے پوچھا۔۔کچھ بھی نہیں بس میں خوش نہیں ہوں اس شادی سے۔۔بیٹا اگر خوش نہیں ہو۔۔۔اس شادی سے تو مہر ماہ کو طلاق دے دو۔۔اسے کیوں بے نام رشتے میں باندھا ہے۔۔

مہر ماہ اپنا فون روم میں بھول گئی تھی۔۔وہ لینے وہ واپس روم کی طرف آئی۔۔ابھی وہ دروازے پر کھڑی تھی۔۔اسے عائلہ کی آواز آئی۔۔کہ مہر ماہ کو طلاق دے دو۔۔مہر ماہ کا وجود ایک دم سے سرد ہو گیا۔۔آنکھیں نم ہو گئی۔۔میں.. میں نہیں روؤں گی۔۔اس نے آنسوں صاف کیا۔اور بلکل نارمل انداز میں اندر داخل ہوئی۔۔

مہرماہ نے فون اٹھایا اور پھر سے روم سے باہر چلی گئی۔۔غازیان اس کی نم آنکھیں دیکھ چکا تھا۔۔دل ہی دل میں خود پر لعنت بھی بھیجی تھی۔غازیان کو خود سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔وہ ایسے کیوں کر رہا ہے۔۔

نہیں ماما میں اسے طلاق نہیں دے سکتا۔۔بس تھوڑا ٹائم دینا چاہتا ہوں اس رشتے کو۔۔۔ٹھیک ہے بیٹا۔۔عائلہ روم سے باہر چلی گئی۔۔مہرماہ آفس جا چکی تھی۔۔

اس کا واپسی پر شیر علی مینشن جانے کا ارادہ تھا۔۔

غازیان فریش ہو کر نیچے آیا۔۔عائلہ کھانا لگا رہی تھی۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

بیٹا آپ نے تو بولا تھا کہ آفس نہیں جاؤں گا آج۔۔ پھر یہ سب تیاری کس لئے؟ ماما آفس سے کال آئی تھی کوئی امپورٹنٹ میٹنگ ہے۔۔ اس لئے جا رہا ہوں۔۔ اچھا آؤ ناشتہ کرو۔۔ بھوک نہیں ہے ماما۔۔

پلیز بیٹا مجھے بات بھی کرنی ہے آپ سے۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔ غازیان نے گلاس میں جوس ڈالا جی کیا بات کرنی تھی۔۔؟ شاذل کا اس ہفتے نکاح رکھنا ہے۔۔ اتنی جلدی چار دن بعد؟ جی بیٹا۔۔ آپ کی خالہ جلدی کرنا چاہ رہی ہیں۔ انہوں نے واپس امریکہ جانا ہے۔۔

شاذل سے پوچھا آپ نے؟ بیٹا اسے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔ میں پھر بھی یہی بولوں گا اس سے ایک دفع بات کر لیں۔۔ بیٹا منگنی اس کی مرضی سے ہوئی تھی۔۔ ماما آپ بھول رہی ہیں۔ آپ نے اسے فورس کیا تھا۔۔ ہاں پر وہ خوش تھا۔۔ ماما میں آپ سے زیادہ جانتا ہوں شاذل کو۔۔ وہ خوش نہیں

ہے۔۔تو کیا اس چورنی سے اس کا نکاح کروادیتی؟اس کے ساتھ وہ بہت خوش تھا۔۔کیا اس لڑکی نے اس گھر کی کوئی چیز چوری کی تھی ماما؟نہیں۔۔ عائلہ نے بولا۔۔کیا آپ نے اس لڑکی کو چوری کرتے ہوئے کبھی دیکھا؟

نہیں بیٹا۔۔

تو بغیر دلائل اور ثبوت کے آپ کیوں اس پر تہمت اور چور ہونے کا الزام لگا رہی ہیں۔آپ کو پتہ بھی ہے کسی پر تہمت لگانا کتنا بڑا گناہ ہے۔۔غازی ماں سے ایسے بات کرتے ہیں سارے ادب بھول گئے ہو۔۔میں آپ سے بدتمیزی نہیں کر رہا بس آپ کو سمجھا رہا ہوں۔۔آپ اپنی خوش دیکھ رہی ہیں۔۔شاذل خوش نہیں ہے۔۔۔تم خاموش رہو۔۔میں تم لوگوں کی ماں ہوں تم لوگوں کے لئے اچھا ہی سوچوں گی۔۔اور تم شاذل کی فکر چھوڑو اپنی فکر کرو۔جلد سے جلد اپنے اور مہرماہ کے بارے میں کوئی فیصلہ کرو۔

میں نے جب تمہیں صوفے پر سوتا دیکھا میرا تو دل کٹ کر رہ گیا۔۔ آتے ہی پورے کمرے پر قابض ہو گئی ہے۔۔ یہ نوکری کرنے والی لڑکیاں مجھے ویسے ہی نہیں پسند پتہ نہیں خود کو کیا سمجھتی ہے۔ روز تم سے پہلے نکل جاتی ہے۔۔ ماما بس کر دیں۔ میں خود لیٹ جاتا ہوں اور۔ میں اپنی بیوی کے خلاف ایک لفظ برداشت نہیں کروں گا۔۔ تم کل کی آئی لڑکی کے لئے مجھ سے بدتمیزی کرو گے؟ کل کی آئی لڑکی نہیں ہے وہ۔۔ سات سال پہلے آچکی تھی وہ۔۔ جس نے آپ کے بیٹے کو اپنا اسیر بنایا تھا۔۔ جس کو ڈھونڈنے کے لئے پورا اسلام آباد چھان مارا تھا ہم لوگوں نے۔۔ وہ لڑکی مہر ماہ شیر علی ہی ہے۔۔ عائلہ نے منہ پر ہاتھ رکھا وہ حیرت سے غازیان کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ جس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔ یہ غصے اور ضبط کی انتہا تھی۔۔ غازیان وہاں سے اٹھ کر چلا گیا۔۔۔۔

غازیان آفس آیا۔۔ وہ سیدھا اپنے آفس روم میں گیا۔۔اس نے آفس روم میں جاتے ہی مہرماہ کو کال کی۔۔ میرے روم میں آؤ۔۔ خود آجاؤ کام تمہیں ہے مجھے نہیں۔۔ میں آیا تو اچھا نہیں ہو گا۔اس لیے خود آجاؤ۔۔ یہ دھمکیاں کسی اور کو جا کر دو جس پر ان کا اثر بھی ہو۔۔ مہرماہ نے کال کاٹ دی۔۔ عجیب جاہل انسان۔۔

غازیان غصے سے کرسی سے اٹھا۔۔ وہ مہرماہ کے آفس روم کی طرف گیا۔۔ غازیان نے ایک دم سے دروازہ کھولا۔۔اور زور سے بند کر کے لوک کیا۔۔

لوک کیوں کیا ہے؟ مہرماہ کو غازی کی سرخ آنکھوں سے خوف آیا۔۔اس نے مہرماہ کے منہ کو دبوچا کیا سمجھتی ہو تم خود کو؟ جب میں نے اپنے روم

میں آنے کا آرڈر دیا ہے تو کیوں نہیں آئی۔۔۔ بھول گئی ہو, جس کی اماؤنٹ زیادہ ہوتی ہے پروجیکٹ میں اس کا حکم چلتا ہے۔۔ منہ چھوڑو میرا ہاتھ توڑ دو گی تمہارا۔۔۔۔ غازیان نے اپنی گرفت اور سخت کی۔۔ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ غازیان مجھے تکلیف ہو رہی ہے چھوڑو۔۔۔ اس نے ایک جھٹکے سے اس کا منہ چھوڑا۔۔۔ تمہاری حرکتیں مجھے مجبور کر رہی ہیں کہ میں تمہیں چھوڑ دوں۔ مہرماہ نے کہا۔۔ نہیں دوں گا طلاق۔۔ خلع کا آپشن ہے میرے پاس۔۔ مہرماہ کی آنکھیں پانی سے بھری تھی۔۔۔ وہ سرخ آنکھوں سے غازیان کی طرح دیکھ رہی تھی غازیان بھی اسی طرح سخت نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

تمہیں کس چیز کا غصہ ہے جو اس طرح نکال رہے ہو صبح طلاق کی بات کر رہے تھے۔۔۔ اب کس حق سے یہ حرکت کی ہے؟ بیوی ہو تم میری جب

دل چاہیے چھو سکتا ہوں۔۔یہ جو حرکت تم نے ابھی کی تھی اس کو چھونا نہیں بولتے۔۔جسٹ شٹ اپ۔ایک منٹ میں یہ زبان بند کروا سکتا ہوں۔۔ایک بات بتاؤں تمہیں۔ تمہیں مجھ سے کبھی محبت تھی ہی نہیں۔ کوئی بھی اپنی محبت کے ساتھ ایسے نہیں کرتا۔۔ تمہیں تمہاری محبت ملی تھی تمہیں شکرادا کرنا چاہیے تھا۔۔مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔۔مجھے طلاق چاہیے میں آفس کے بعد بابا کے گھر چلی جاؤں گی۔۔۔اگر تم انکل کے گھر گئی۔۔بہت سخت سزا دوں گا۔۔

میں جاؤں گی تم مجھے وہاں جانے سے نہیں روک سکتے میرے بابا کا گھر ہے۔۔بولا نہ نہیں جاؤ گی۔۔میں نے بولا میں جاؤں گی۔۔

ٹھاہ...غازیان نے مہرماہ کے منہ پر تھپڑ مارا۔میرے ساتھ اگلی دفع زدنہ لگانا۔۔۔

ٹھاہ... مہرماہ نے غازیان کے منہ پر تھپڑ مارا۔ میرے ساتھ بھی زد نہیں لگانا۔۔۔

دونوں کی آنکھیں شعلہ ہو رہی تھی۔۔ مہرماہ روم سے باہر چلی گئی۔۔

غازیان اس کے پیچھے آیا۔۔ اس نے مہرماہ کو بازو سے پکڑا۔۔ چھوڑو مجھے۔۔

غازیان اسے لے کر آفس سے باہر آیا۔۔

کدھر جا رہی ہو؟ جہنم میں۔ چلو گے ساتھ؟ بلکہ جہنم کے سردار ہو تم۔۔۔

مہرماہ مجھے غصہ نہیں دلاؤ۔۔ تم نے جو کیا وہ ٹھیک تھا؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے تھپڑ مارنے کی۔۔ مجھے تم جیسے گھٹیا انسان کے ساتھ نہیں رہنا

مہرماہ نے غازیان سے اپنا بازو چھڑوایا اور اپنی کار کی طرف گئی۔۔۔

ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اور تیزی سے کار چلا کے چلی گئی۔۔

غازیان وہاں کھڑا دور تک اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔غازیان واپس اندر آیا۔اس نے اپنی کار کی چابی اٹھائی اور آکر کار میں بیٹھا۔۔۔وہ اسلام آباد کے لئے نکلا تھا۔۔۔اس کی منزل اب اسلام آباد تھی۔۔آج اتنے سالوں بعد ان راستوں سے گزرتے ہوئے ساری پرانی یادیں تازہ ہوئی تھی۔۔غازیان اپنے اسلام آباد والے گھر آیا تھا۔۔۔غازی کا سارا بچپن اس گھر میں گزرا تھا۔۔

غازیان نے آکر شاور لیا اور کپڑے چینج کر کے سو گیا۔۔

سو جانا بہت سے مسئلوں کا حل ہے۔۔۔اگر جاگتے رہو گے تو۔۔ایک ہی چیز کے بارے میں سوچ سوچ کے پریشان ہوتے رہو گے۔۔سونے سے دماغ ریلیکس ہو جاتا ہے۔۔اگر غازیان جاگتا رہتا تو وہ تھپڑ کے بارے میں سوچتا رہتا۔۔

مہرماہ گھر آئی۔۔۔آج مرہا بھی آئی تھی۔۔کیسی ہیں آپی؟آپ تو شادی کے بعد ہمیں بھول ہی گی مریم نے بولا۔۔ویسے بہت مزہ آتا ہے۔۔اکلوتے آتی ہیں مجھے۔جیسے ماما بابا کی صرف میں ہی feelingsاکلوتے والی اکلوتی بیٹی ہوں۔۔اب تو میری ہر بات بھی مانی جاتی ہے۔۔آپی دیکھ رہی ہیں۔۔ہمیں گھر سے رخصت کرکے ہمارے پیچھے مزے کر رہے یہ لوگ مرہانے بولا۔۔

کوئی بات نہیں کرنے دو اس کو مزے۔۔شادی کا لڈو تو اس نے بھی کھانا ہے۔۔کون سا لڈو۔۔کیسا لڈو؟مجھے نہیں کھانا کوئی لڈو۔وڈو۔۔کھانا تو پڑے گا مرہانے بولا ہاں خود اتنے ہینڈ سم بندے لے کر بیٹھی ہو دونوں۔ اتنا نہیں ہوا۔۔بہن کے لئے ڈھونڈ دو۔غازیان بھائی اور احد بھائی جیسا بندہ

ڈھونڈ کے دو۔۔ پھر شاید کھالوں لڈو۔ پھر تو لڈو کھانے کا بھی مزہ آئے گا

۔۔ توبہ کرو!! مرہا اور مہرماہ نے ایک ساتھ بولا۔۔ ارے ارے کس بات

کی توبہ۔۔ اتنے تو اچھے ہیں۔۔ اس گھر میں ایک معصوم سنگل بچی بھی رہتی

ہے۔۔ بس بس باتوں سے تو بچی نہیں لگتی۔ مرہا نے کہا۔۔

آپی آپ کیوں چپ چپ ہیں۔۔؟ آفس سے آئی ہوں تھکاوٹ ہوئی

ہے۔۔ ماما کدھر ہیں۔۔؟

بابا کے ساتھ شوپنگ کرنے گئی ہیں۔۔ اچھا میں اپنے روم میں جا رہی

ہوں۔۔ جب آئیں گی مجھے بتانا۔۔ ٹھیک ہے آپی۔۔

اچھا مرہا آپی احد بھائی کا کوئی چھوٹا بھائی یا کزن نہیں ہے؟ مریم شرم کرو۔

مرہا نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔ احد بھائی سے بھی زیادہ ہینڈسم بندے سے

شادی کروں گی دیکھ لینا۔۔ اچھا اچھا فلحال جا کر میرے لیے چائے بناؤ گھر

میں مہمان آئے ہیں تھوڑی خدمت کرو۔۔ارے کون سے مہمان کدھر کے مہمان ؟آپ کا اپنا گھر ہے سامنے کچن ہے۔۔جائیں میرے لئے بھی بنا کرلائیں۔۔آپ کے ہاتھ کی چائے کو میں نے بہت مس کیا۔۔

زمل گھر پر اکیلی تھی۔۔احد کسی کام سے باہر گیا تھا۔۔مرہا اپنی ماما کے گھر تھی۔۔کام والی کام کر کے اپنے سرونٹ کوارٹرز میں چلی گئی تھی۔زمل اپنے روم میں بیٹھ کر پڑھ رہی تھی۔۔اس کے روم کا دروازہ اچانک کھلا سامنے محراب کھڑا تھا۔۔

احد نے محراب کو شاہ محل آنے کی اجازت دے دی تھی۔۔آ...آآپ یہاں کیسے آئے۔۔۔؟دروازے سے۔۔کیا کوئی اور راستہ بھی ہے تمہارے روم میں آنے کا؟

نن نہیں۔۔مجھے دیکھ کر ہکلاتی کیوں ہو؟ جیسے میں بول رہا ہوں ویسے بولا کرو۔ محراب کا لہجہ نرم تھا۔۔

آپ۔۔ک۔کیوں آئے ہیں؟ تم سے ملنے آیا ہوں۔ محراب نے مسکرا کر کہا۔۔ مجھ سے ملنے کیوں آئے ہیں؟ زمل نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔دل کر رہا تھا یار۔اب یہ نہ پوچھنا کہ دل کیوں کر رہا تھا۔اس پر کسی کا اختیار نہیں ہے۔۔۔نن نہیں پوچھتی۔۔ تمہارے ہاتھ کیوں کانپ رہے ہیں؟ محراب نے تھوڑا پریشان ہوتے ہوئے پوچھا۔۔زمل اپنی انگلیوں کو بار بار مڑور رہی تھی۔۔

نہیں.. نہیں تو۔۔میں تو نہیں آپ سے ڈر رہی۔۔۔میں نے کب بولا کہ تم مجھ سے ڈر رہی ہو۔ محراب نے شرارتی انداز میں کہا۔۔آپ آپ کو اگر کبھی۔۔ کبھی پتہ چلے کہ مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔ک۔۔کیا آپ

مجھے ماریں گے ؟۔۔ غلطی ۔۔۔ غلطی پر مار پڑتی ہے بھابھی نے بتایا تھا۔۔زمل بمشکل بول رہی تھی اسے محراب سے نجانے کیوں ڈر لگ رہا تھا۔وہ اس سے عمر میں بڑا بھی تو ہے۔۔

کیا غلطی کی ہے تم نے؟ محراب نے نرمی سے پوچھا۔۔

زمل محراب کے سامنے بلکل بچی لگ رہی تھی۔۔اس کا قد بھی بہت چھوٹا تھا محراب سے۔۔

کیا غلطی کی ہے بتاؤ؟اس کا لہجہ ابھی بھی نرم تھا۔۔

ک۔۔کوئی غلطی نہیں کی۔۔بس۔۔ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔۔

میری آنکھوں میں دیکھو۔۔زمل نے محراب کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

جب کوئی غلطی نہیں کی تو نظریں کیوں جھکی ہیں؟زمل کی شکل بلکل رونے

والی ہوئی تھی۔زمل کی ہر غلطی معاف ہے۔۔سوائے شرک کے, بے وفائی کے۔۔اچھا یہ سب چھوڑو یہ بتاؤ ڈر کیوں رہی ہو؟

نن نہیں تو۔۔ہاں تو۔۔ محراب نے بولا

تیاری کیسی ہے پیپرز کی؟اچھی نہیں ہے۔۔۔بھائی پہلے تیاری کرواتے تھے اب الیکشن کی وجہ سے بزی ہیں۔۔اور کسی سے پڑھنے کا دل نہیں کرتا۔۔

کتنے مارکس ہیں سب بکس کے ملا کے؟1100 زمل نے کہا۔۔تم کتنے لینا چاہتی ہو۔۔؟1000 تو آنے چاہیے۔۔ویسے میری تیاری اچھی نہیں ہے۔۔مجھے نہیں لگتا ہے۔۔کہ اتنے آئیں گے۔۔

آجائیں گے۔۔مجھے اپنا رول نمبر بتاؤ اور سینٹر بھی۔۔

کیا مطلب؟لاہور بورڈ ہے نہ تمہارا؟

آپ کیا کریں گے۔۔۔؟

پورا اسٹاف تمہاری ہیلپ کرے گا پیپر میں اب تم پیپرز کی ٹینشن نہیں لو۔۔

پر وہ سب میری ہیلپ کیوں کریں گے؟ کیونکہ تم محراب شاہ کی بیوی

ہو۔۔وہ آپ کو نہیں جانتے ہوں گے۔۔۔ یہ سوچنا تمہارا کام نہیں ہے۔۔

تم بس یہ سوچو محراب شاہ کو کیسے سنبھالو گی... کیا مطلب کیسے سنبھالوں گی

۔؟ سنبھالتے تو چیزوں کو ہیں اور آپ کوئی چیز تھوڑی ہیں۔۔ایک تو لڑکی

تمھیں ذو معنی باتیں بھی سمجھ نہیں آتی۔ایسا لگ رہا ہے میں نے شادی

نہیں کی کسی معصوم بلی کے بچے کو اڈوپٹ کیا ہے۔۔ جسے کچھ پتہ نہیں۔۔

آپ نے مجھے بلی کا بچہ بولا۔ میں شیر کا بچہ ہوں احد بھائی شیر ہیں۔۔ اور میں

ان کا بچہ۔۔

کیوں بھئی انکل شاہ تمہیں اپنی بیٹی نہیں مانتے؟ مانتے ہیں۔۔پر پھر بھی میں بھائی کی بیٹی ہو۔۔ باباسے زیادہ میرا خیال بھائی رکھتے ہیں۔۔

بھائی اور بابا۔۔بس۔۔ان سب میں محراب کدھر ہے؟ محراب نے مصنوعی غصے سے کہا۔۔

محراب کو بھی میں اپنے دل میں جگہ دوں گی۔۔اچھا جی... محراب مسکرایا۔زمل نے شرما کر نظریں جھکالی۔۔۔

قیامت ہے ظالم کی نیچی نگاہیں

خدا جانے کیا ہو وہ جو نظریں اٹھالیں

محراب نے شعر بولا۔۔۔

میں یہ شعر اپنے اردو کے پیپر کی تشریح میں لکھ سکتی ہوں کیا؟ کیوں محراب نے پوچھا۔۔۔

مجھے اچھا لگا ہے۔۔۔میں تو سمجھ رہا تھا جتنی تم معصوم ہو۔۔ تمہیں اس شعر کی بھی سمجھ نہیں آئے گی۔۔۔مجھے شاعری کی سمجھ آجاتی ہے۔۔۔اردو کی بک میں ہوتی ہے نہ۔۔۔مجھے بلکل نہیں پسند.. عجیب عاشق.. محبوب.. محبوب کرتا رہتا ہے۔۔اوپر سے مس بولتی ہیں ایک شعر کی تشریح میں تین شعر رایئٹ کرو...اور تین تین صفحے بھرو.. فضول اتنے فارغ ہیں نہ ہم۔۔

محراب مسکراتے ہوئے اپنی بیوی کے شکوے سن رہا تھا۔۔وہ اس چیز سے بے خبر تھی.... جس کے سامنے وہ شاعری کو فضول بول رہی ہے۔۔۔ اسے اس قدر شاعری پسند ہے۔۔۔

مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔۔ہاں بتاؤ۔۔۔احد بھائی نے کہا تھا۔۔سکول یا کالج میں مجھے اگر کوئی تنگ کرے تو ان کو بتانا ہے۔۔۔پر وہ اتنے دنوں سے

مصروف ہیں اور میں ان کو پریشان نہیں کرنا چاہتی۔۔۔جلدی بتاؤ کیا بات ہے محراب کو فکر لاحق ہوئی۔۔

میری کالج کی ایک فی میل گارڈ ہے۔۔۔وہ شاید مجھ پر نظر رکھتی ہے۔۔۔ میں جہاں بھی جاتی ہوں۔۔وہ وہاں ہوتی ہے۔۔۔مجھے نہیں پتہ وہ ایسے کیوں کرتی ہے۔۔اور مجھے وہ پسند بھی نہیں۔۔۔احد بھائی نے مجھے منع کیا۔۔ہے کسی کو دوست بنانے سے۔۔میں سارا دن اکیلی بیٹھی رہتی ہوں۔۔

وہ عورت تمہاری گارڈ ہے۔۔کیا مطلب؟تمہارا بھائی اسے پیسے دیتا ہے۔۔ وہ تمہارا خیال رکھتی ہے تاکہ کوئی تمہیں تنگ نہ کرے۔۔۔پر میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں۔زمل نے کہا۔۔

Zubi Novels Zone

محراب۔۔ بولو میری جان۔ محراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ محرم کیا ہوتا ہے ؟میں نے ایک جگہ پڑھا تھا۔۔ شوہر بیوی کا محرم ہوتا ہے۔ مطلب آپ بھی میرے محرم ہیں۔۔۔ہاں میں تمہارا محرم ہوں۔۔۔ جب لڑکی کا ایک مرد سے نکاح ہوتا ہے۔۔ وہ اس کا محرم بن جاتا ہے۔۔۔ نکاح سے پہلے بھائی اور باپ کے علاوہ ہر مرد نا محرم ہوتا ہے۔۔

ہاں میں نے پڑھا تھا۔۔ اگر کوئی نا محرم ہمیں ٹچ کرے تو گناہ ہوتا ہے۔۔

ہاں بلکل۔۔

کیا میں آپ کے ہاتھ کی ring کو ٹچ کر سکتی ہوں ؟

زمل کی نظر کافی دیر سے محراب کی انگوٹھی پر تھی۔۔ جس میں سیاہ رنگ کا انتہائی قیمتی پتھر تھا۔۔۔ جو دیکھنے میں ہی بہت پر کشش تھی۔۔ زمل نے محراب کا ہاتھ پکڑ کر اس کی انگلی سے انگوٹھی نکالی۔۔۔

پہن سکتی ہوں؟اس نے محراب کی طرف دیکھ کر کہا۔۔پہن لو۔۔آج سے یہ تمہاری۔۔زمل نے انگوٹھی پہنی۔۔پر یہ انگوٹھی اس کی انگلی پر بہت ڈھیلی تھی۔۔یہ میرے سائز کی نہیں ہے۔آپ واپس لے لیں۔۔۔یہ اپنے پاس رکھ لو۔۔۔تمہارے سائز کی بھی بنوا دوں گا۔۔۔مجھے یہ بہت اچھی لگی ہے پر یہ آپ کے ہاتھ میں زیادہ اچھی لگ رہی تھی۔اس نے ڈال دی۔۔۔اس ringدوبارہ سے محراب کا ہاتھ پکڑ کر اس کی انگلی میں انگوٹھی کو تم نے چھوا ہے۔۔اب یہ میرے لئے قیمتی ہو گئی ہے۔محراب نے زمل کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔۔

زمل بچہ کچھ دیر پہلے جو بھی ہمارے درمیان باتیں ہوئی۔۔تم احد کو نہیں بتاؤ گی۔۔۔ہر بات جا کر اسے بتانا مناسب نہیں ہے۔۔پر میری شروع سے عادت ہے۔۔۔اپنی یہ عادت بدل لو۔۔کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جو

میاں بیوی کے درمیان ہی رہیں تو بہتر ہوتا ہے۔۔۔ مطلب تمہارے

میرے راز کی باتیں۔۔ نہیں میں نہیں بتاؤں گی کسی کو۔۔۔ گڈ گرل۔۔

باہر احد کی کار کے ہارن کی آواز آئی۔ بھائی آ گئے۔۔ محراب اور زمل دونوں

روم سے باہر آئے۔۔

محراب نے سیاست کے ساتھ بزنس بھی۔ سٹارٹ کیا تھا۔۔ اسے پتہ تھا

احد ہی جیتے گا۔۔ وہ سیاست چھوڑ رہا تھا۔۔۔ وہ احد کے خلاف نہیں لڑ

سکتا تھا۔۔

بھائی! زمل احد کے گلے ملی۔۔۔ اس ڈاکو نے تمہارے ساتھ کچھ کیا تو

نہیں؟ احد نے "ڈاکو" لفظ بولتے ہوئے محراب کی طرف دیکھا۔۔ نن

نہیں بھائی۔۔ راز کی بات ہے نہیں بتاؤں گی۔۔ محراب نے پھر سے اپنی کم

عقل بیوی کی عقل کو سلام پیش کرتے ہوئے نظریں جھکائی۔۔احد محراب کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔۔

یار تھوڑی سی عقل سکھادو اس بھولی بلی کو۔۔بھائی میں بلی نہیں ہوں ناں مجھے تو بلیوں سے ڈر لگتا ہے۔۔واہ واہ... محراب شاہ کی بیوی اتنی ڈرپوک مجھ سے برداشت نہیں ہوگا۔۔ایک سال ہے تمہارے پاس اس کو بہادر اور سمجھدار بنا کے بھیجنا میرے پاس۔۔ بلکل بھی نہیں یہ ایسے ہی رہے گی ہمیشہ۔احد نے کہا۔۔مطلب میری آدھی زندگی اس کو باتوں کے مطلب سمجھانے میں گزر جائے گی۔ محراب نے سر پکڑتے ہوئے کہا۔۔احد ہلکا سا مسکرایا۔۔بھائی ان کو بتائیں میں سمجھدار ہوں۔۔۔اوے محراب شاہ خبردار جو میری بہن کو ڈرپوک یا کچھ اور کہا تو۔میری بچی بہت سمجھدار ہے۔۔

جو حکم آپ کا سرکار۔ محراب نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔ کھانا کھا کر جانا۔احد نے کہا۔۔ نہیں تھوڑا کام ہے۔۔بس نکلنا ہے۔۔۔

محراب ان لوگوں کو تلاش کر رہا تھا جنہوں نے زمل کو اغواء کیا تھا۔۔۔

مہرماہ اپنے روم میں آ کر بہت زیادہ روئی۔۔۔اس کے فون پر غازیان کی کال آئی۔اس نے کال نہیں اٹھائی۔کافی دیر فون بجتا رہا۔۔آخر اس نے کال اٹھا لی۔۔۔

بولو۔۔۔آئی ایم سوری میں غصے میں تھا۔تم نے بھی تو مارا ہے مجھے تھپڑ میں تو نہیں رو رہا۔۔

کیونکہ مرد نہیں روتے۔۔۔اس لئے تم نہیں رو رہے۔۔

یقین مانو ابھی تک میری گال جل رہی ہے تمہارے تھپڑ سے غازیان نے

بولا۔۔

میرا ابھی یہی حال ہے مہرماہ نے ہلکا سا۔۔ مسکرا کر بولا۔۔

پہلی دفع کیسی عورت سے تھپڑ کھایا ہے۔۔ میں حیران

ہوں برداشت کیسے کر گیا۔۔

فون کیوں کیا ہے؟اسلام آباد آیا ہوں۔۔۔

مجھے بھی لے جاتے ساتھ۔۔۔ لے کر آنا تھا تم انکل کے گھر چلی گئی۔۔

پہلے کیوں نہیں بتایا میں نہ آتی۔۔۔

کل تک واپس آجاؤ گا۔۔۔ شاذل کا نکاح ہے تیاریاں بھی کرنی ہے۔۔

میں آج رات ادھر ہی ہوں۔۔ واپس جب آؤ گے مجھے لینے آجانا۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

ایک دم سے بدل کیسے گیا۔۔ مہرماہ کو حیرت ہوئی۔۔ لگتا ہے تھپڑ کا کمال ہے۔۔۔ واہ مہرماہ پہلے ہی مار دیتی۔۔۔ مہرماہ مسکراتے ہوئے خود سے باتیں کر رہی تھی۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

غازیان کے دادا، دادی کی قبر اسلام آباد میں ہی تھی۔۔ وہ ان کی قبر پر آیا۔۔۔ غازیان دو سال پہلے اسلام آباد سے شفٹ ہوا تھا۔۔ ورنہ پہلے وہ روز مہرماہ(مینو) کی جھوٹی قبر پر آتا تھا۔۔ آج بھی وہ آیا تھا۔۔ اسے وہاں وہی بزرگ آدمی بیٹھا نظر آیا۔۔ جس نے غازیان کو اسلام آباد سے جانے کا مشورہ دیا تھا۔۔ غازیان اس آدمی کے پاس آیا۔۔

کیسے ہیں آپ؟ پہچانا مجھے۔۔۔ شہزادہ غازیان سکندر۔۔جی۔غازیان ہلکا سا مسکرایا۔۔آپ کا کیا نام ہے؟ عثمان واپس آ گئے ہو تم؟

نہیں واپس نہیں آیا۔۔۔ ویسے بس کچھ پرانی یادیں تازہ کرنے آیا ہوں۔۔

پرانی یادیں بعض اوقات تکلیف دیتی ہیں۔۔ نہیں میں خوش ہو۔۔۔

مل گئی محبت، یا ہو گئی محبت، یا بھول گئے محبت؟ سب کچھ ایک ساتھ ہوا ہے۔۔ غازیان نے بولا۔۔ مل گئی ہے محبت، بھول بھی گی تھی محبت، پر پھر سے ہو گئی ہے محبت۔۔ وہ زندہ تھی۔۔۔ میں جانتا ہوں۔ عثمان نے کہا۔۔

آپ کیسے جانتے ہیں۔ غازی نے حیرت سے پوچھا۔۔ یہ قبر میرے سامنے کھودی گئی تھی۔۔ جھوٹی قبر ہے یہ۔۔

آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں میں روز آتا تھا۔۔یہاں روتا تھا۔۔آپ کو ترس نہیں آیا۔غازیان حیرت اور غصے سے بول رہا تھا۔۔روز آکر ادھر بیٹھ کر تمہارا رونا مجھے اچھا لگتا تھا۔۔یہ آپ کیا بول رہے ہیں؟

اگر میں بتا دیتا کہ وہ زندہ ہے تم پھر تلاش شروع کر دیتے۔۔اس کو بھولنے کے لئے تم نے تہجد پڑھنا شروع کر دی۔۔میں دیکھنا چاہتا تھا۔۔کیا تلاش کرے بغیر وہ تمہیں ملتی ہے۔۔اگر محبت سچی ہو تو حاصل ہو جاتی۔۔مجھے آپ پر بہت غصہ ہے۔۔غازیان اٹھ کر جانے لگا۔۔

سچ تمہیں پسند نہیں آئے گا۔۔تمہارے باپ نے مجھے رشوت دی تھی۔۔ منہ بند رکھنے کے لئے۔۔غازیان پیچھے مڑا۔کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔؟

مجھے پیسوں کی ضرورت تھی۔۔۔میری بیوی بیمار تھی۔۔پر وہ رشوت کے پیسے تھے میرے کسی کام نہیں آئے۔۔مر گئی میری بیوی۔۔۔وہ آدمی ایک قبر کے پاس بیٹھا تھا۔۔۔

یہ قبر دیکھ رہے ہو۔۔میری بیوی کی قبر ہے۔۔

آپ کو سزا ملی ہے۔۔زندگی موت اللہ کے ہاتھ میں ہے آپ رشوت لے کر ان کی جان بچا رہے تھے۔۔آپ میرے بارے میں سب جانتے ہیں آپ نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔۔کافی مشکوک لگتے ہیں۔۔میں تمہیں اپنی کہانی سنانے سے پہلے ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔۔

کس کا واقع؟غازیان نیچے بیٹھ گیا۔۔ہاروت اور ماروت کی کہانی۔۔

ہاروت اور ماروت شہر بابل کے دو فرشتے تھے۔۔حضرت سلیمان کے دور حکومت کا واقع ہے۔۔اس دور میں کالا جادو اور کالا علم بہت مشہور تھا۔۔۔

لوگ ان سے جادو سیکھتے تھے اور ان کا غلط استعمال کرتے تھے۔۔دو بھائیوں کو لڑواتے تھے, میاں بیوی کے درمیان جھگڑا کرواتے تھے۔۔۔ جو لوگ دنیاوی فائدے حاصل کرنے کے لئے یہ علم حاصل کرتے ہیں۔۔ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔۔

ہاروت ماروت لوگوں کو بتاتے تھے۔۔ہم محض آزمائش ہیں۔۔جو تم سیکھ رہے ہو۔۔اس سے تمہیں کچھ خاص فائدہ نہیں ہوگا۔۔جو لوگ نماز پڑھتے ہیں۔۔اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان پر ان چیزوں کا اثر نہیں ہوتا۔۔۔ جس گھر میں سورت بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔۔اور اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔۔یعنی سورت بقرہ کی تلاوت سے محروم نہیں کرو۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کفار حضرت محمد ﷺ سے حسد کرتے تھے ان کو معلوم ہو گیا تھا۔۔وہ رسول کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔۔انہوں نے مسلمان... کو شکست دینے کے لئے اس طرح کے راستے اپنانا شروع کر دیے۔۔انہون نے جادو سیکھنا شروع کر دیا۔۔وہ لڑے بغیر مسلمانوں کو شکست دینا چاہتے تھے انہوں نے رسول پاک ﷺ پر بھی جادو کر دیا۔۔جادو کرنے والا "لبید بن الأعصم "یہودی تھا۔۔اس نے رسول پاک کی کنگھی اور اس میں موجود بالوں پر جادو کیا۔۔اس نے ان بالوں کو ایک نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں رکھا اور اس کو "ذی اروان "نامی کنویں کی تہہ میں ایک بڑے پتھر کے نیچے دبا دیا۔۔اس جادو کا آپ پر یہ اثر ہوا کہ۔۔آپ ﷺ کو لگتا کہ وہ اپنے اہل کے پاس جاتے ہیں۔۔پر جا نہیں سکتے تھے۔۔

رسول پاک نے اللہ تعالیٰ سے بار بار دعا کی۔۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے آپ کو اس سب کے بارے میں آگاہ کیا۔ آپ نے وہ سب نکال کر ختم کروایا اور کنواں بھی دفن کر دیا۔۔۔

حضرت سلیمان کے دور میں یہودیوں نے اس بات کو مشہور کیا تھا کہ حضرت سلیمان جادو گر ہیں۔ اور وہ ہر کام جادو سے کرتے ہیں۔۔ جب کہ وہ سب کچھ تو اللہ کے حکم اور معجزات سے ہوتا تھا۔۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو بہت سارے معجزات عطا کیے۔۔ ان کی حکومت جنوں، انسانوں، پرندوں، حشرات، سمندری مخلوق۔۔ ہر چیز پر تھی۔۔ حضرت سلیمان جادو گر کیسے ہو سکتے تھے جادو کرنا تو کفر ہے۔۔ غازیان بہت غور سے عثمان کی باتیں سن رہا تھا اسے یہ واقع کافی دلچسپ لگا۔۔۔

ان سب باتوں کا آپ کی زندگی اور آپ کی کہانی سے کیا تعلق ہے؟ غازیان نے پوچھا۔۔

اب میں تمہیں اپنی کہانی سناتا ہوں۔۔ میرا نام ہے عثمان اور میری بیوی کا نام تھا حناء۔۔ ہماری پسند کی شادی تھی۔۔۔ غازیان ہلکا سا مسکرایا۔ اہاں لو میرج۔۔

ہاں لو میرج تھی۔۔ بہت محبت کرتا تھا۔۔۔ پھر کچھ یوں ہوا کہ۔۔

احد اور مرہا دونوں روم میں بیٹھے تھے۔۔ احد فون پر کوئی کام کر رہا تھا۔۔ مرہا یار چائے بنا کر لا دو۔ سر میں بہت درد ہے۔۔ مرہا بہت اچھی چائے بناتی تھی۔۔ اچھا میں بنا کر لاتی ہوں۔۔ مرہا کو گئے ابھی تھوڑا ہی ٹائم گزرا تھا۔۔ اس کے فون پر کیسی ان نون نمبر سے کال

آئی۔۔احد نے کال پک کرلی۔۔احد خاموش رہا دوسری طرف سے ایک

آدمی بولا۔۔ہمیں 5 لاکھ بھیجو ورنہ تمہاری وائس ریکارڈنگ تمہارے

شوہر کو بھیج دیں گے۔۔اسے پتہ چل جائے گا اس کی بہن کو تم نے اغواء

کروایا تھا۔۔ہمارے پاس ویڈیو بھی ہے جب تم ہمیں پیسے دینے آئی تھی

۔۔

زمل جب واپس آگئی تھی مرہا نے ان لوگوں کو اپنے فون سے بلاک کیا

تھا۔سارا معاملہ ٹھیک ہو گیا تھا۔۔اس کے بعد کبھی بھی مرہا کو ان کڈنیپرز

کی طرف سے کال نہیں آئی تھی۔۔اج تین ماہ بعد مرہا کے نمبر پر ان کی

کال آئی تھی۔۔انہوں نے کسی اور نمبر سے کال کی تھی۔۔ان کو لگ رہا

تھا۔۔کال مرہا نے پک کی ہے۔۔

بولو بھی کچھ میڈیم جی۔۔۔احد نے کال کاٹ دی۔۔احد کی آنکھیں غصے سے لال ہو رہی تھی۔۔زمل کو مرہا نے اغواء کروایا تھا۔۔

تھوڑی دیر بعد انہوں نے مرہا کی وہ کال ریکارڈنگ جس میں اس نے زمل کو اغواء کرنے کو کہا تھا۔مرہا کے فون پر سینڈ کر دی۔۔

اگر پانچ لاکھ نہیں دیئے اگلی دفع تمہارے شوہر کے فون پر سینڈ ہو نگی۔۔

احد نے وائس نوٹ آن کیا اندر مرہا کی باتیں تھی۔۔

"میں آپ لوگوں کو پیسے دوں گی بچی کو اغواء کرنا۔ ہے سکول جاتی ہے"۔۔

احد نے ایک دم سے مرہا کا فون زمین پر زور سے پھینکا۔۔۔فون ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔۔مرہا اندر داخل ہوئی۔۔فون اس کے سامنے زمین پر پھینکا تھا احد نے۔۔

ڈر کر چائے کا کپ مرہا کے ہاتھ سے نیچے گر گیا۔۔

احد... یہ کیا, کیا ہے؟احد ایک دم سے اٹھا۔۔

اس نے مرہا کو اندر کر کے دروازہ لوک کیا۔۔۔اس نے مرہا کا منہ دبوچا۔۔ کیوں کیا تم نے ایسا؟میرے ساتھ دشمنی تھی مجھ سے بدلہ لیتی۔۔اس بچی کا کیا قصور تھا۔احد نے اونچی آواز میں کہا۔۔میں نے بتایا تھا نہ میں زمل کے معاملے میں کیسی پر رحم نہیں کرتا۔۔تمہاری وجہ دو وہ ایک دن کوٹھے میں رہی۔۔احد مرہا کا منہ دبوچے بول رہا تھا۔۔احد پلیز مجھے معاف کر دو۔مجھ سے غلطی ہو گئی تھی۔۔میں نے ان لوگوں کو منع کر دیا تھا۔۔۔میرا..میرا

یقین کرو۔ مرہا روتے ہوئے بول رہی تھی اسے اپنے جبڑے ٹوٹتے محسوس ہو رہے تھے۔۔

نہیں ہے مجھے تم پر یقین جھوٹی عورت ہو تم۔۔ میرے دل میں جو تمہارے لیے محبت تھی مر گئی ہے آج۔۔ آج یہاں سب کچھ تمہارے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا میں نے بولا تھا۔۔ مجھے دھوکا نہیں دینا ورنہ جان سے مار دو گا احد اپنے قول کا پکا ہے۔۔ مرہا احد کے قدموں میں بیٹھ گئی احد پلیز نہیں مجھے معاف کر دو۔۔ آخری غلطی سمجھ کے معاف... احد نے مرہا کو پیچھے ہٹایا اور سائیڈ ٹیبل پر پڑی اپنی گن اٹھائی۔۔ مرہا کی آنکھیں پھیلی اس کے رونے میں اضافہ ہوا۔۔ احد نے گن مرہا کے ماتھے پر رکھی۔۔

ا..ا.احد... مرہا احد کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔۔ آج ان آنکھوں میں بس غصہ اور جنونیت تھی۔۔

پہلے ان آنکھوں میں صرف مرہا کے لئے محبت ہوتی تھی۔۔

کلمہ پڑھو۔احد نے رعب دار آواز میں کہا۔۔ا۔احد پلیز۔ مرہا نے التجا کی۔۔ کلمہ پڑھو!! وہ دھاڑا۔۔

احد میں آپ کے بچے کی ماں بننے والی ہوں۔۔ پلیز اس کی خاطر مجھے بخش دیں۔ مرہا نے آنکھیں بند کر کے ایک سانس میں کہا۔۔احد نے گن سائیڈ پر پھینکی۔۔ مرہا کو دونوں کندھوں سے زور سے پکڑا۔۔ کیا بول رہی ہو تم؟ بس سچ بول رہی ہوں۔۔۔ اگر یہ جھوٹ ہوا تو ایسی موت ماروں گا روح کانپ جائے گی تمہاری۔۔ چلو میرے ساتھ۔۔۔احد نے مرہا کو زمین سے اٹھایا اور زور سے اس کا بازو کھینچتا ہوا اسے باہر لے کر آیا۔۔۔احد درد ہو رہا ہے۔۔ میرا ہاتھ چھوڑو میں خود چل سکتی ہوں۔۔

اپنا منہ بند رکھو۔۔۔احد اسے لے کر ہسپتال آیا۔۔۔

مرہا دعائیں کر رہی تھی کہ سچ ہو۔ کیوں کہ اس نے جھوٹ بولا تھا۔۔ پر اسے کافی دنوں سے پریگننسی کی علامات شو ہو رہی تھی۔۔ اسے وومیٹنگ ہوتی تھی, چکر آتے تھے۔۔

ڈاکٹر نے مرہا کا چیک اپ کیا۔۔ اس کے سارے ٹیسٹ ہوئے۔۔ ڈاکٹر آئی۔۔

ویسے تو رپورٹس اتنی جلدی نہیں آتی۔ نہ اتنی جلدی ہم دیتے ہیں۔۔ مگر آپ کے ساتھ ہمارے تعلقات ایسے ہیں کہ آپ کو ہم نے زیادہ انتظار نہیں کروایا۔۔ شکریہ آپ کا۔۔ بس نرس رپورٹس لے کر آتی ہو گی۔۔

تھوڑی دیر بعد نرس رپوٹس لے کر آئی۔۔ احد بہت سنجیدگی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ جب کہ مرہا آنکھیں بند کر کے اپنی زندگی کی دعائیں مانگ رہی تھی۔۔

مبارک ہو مسٹر احد صاحب۔۔آپ کی بیوی امید سے ہیں۔۔۔احد نے مڑ کر مرہا کی طرف دیکھا۔۔مرہا مسلسل رو رہی تھی۔۔۔

احد اور مرہا ہسپتال سے باہر آئے۔۔احد نے مرہا سے کوئی بات نہیں کی۔۔ دونوں چپ کر کے کار میں بیٹھے احد اسے لے کر گھر آیا۔۔۔

مرہا احد کے روم کی طرف جانے لگی۔۔رکو! آئندہ میرے کمرے میں قدم نہیں رکھنا۔گیسٹ روم میں جاؤ۔۔تمہارا فیصلہ بچہ ہونے کے بعد کروں گا۔معافی نہیں ملے گی۔۔ابھی ماردوا گر بچہ ہونے کے بعد مارو گے تو اس کا حال بھی تمہارے جیسا ہو گا۔۔۔

بہت شوق ہے مرنے کا؟اتنی آسان موت نہیں ملے گی تمہیں۔۔پل پل اذیت میں رہو گی۔۔

میری غلطی اتنی بڑی نہیں ہے۔۔اور تمہیں سچ بھی نہیں پتہ۔میں نے ان لوگوں کو روک دیا تھا۔۔مرہا نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔

چاہے روک دیا تھا۔۔زمل تک ان لوگوں کو پہچانے والی تو تم ہی تھی نہ۔۔

تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔میں خود اپنی جان لے لوں گی اور تمہارے بچے کو بھی مار دوں گی۔۔۔کیا بولا تم نے احد نے مرہا کو گردن سے پکڑا۔مرنا ہے تمہیں؟بس 8,9 ماہ انتظار کرو۔۔اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔۔۔جاؤ اپنے روم میں میری بیوی نہیں رکھیل ہو تم آج سے۔۔۔

بعض اوقات انسان کی چھوٹی سی غلطی اسے کہاں سے کہاں لے آتی ہے۔۔کل تک مرہا احد کے دل کی ملکہ تھی۔۔اور آج رکھیل بن گئی۔۔

مرہا گیسٹ روم میں چلی گئی۔۔

آپ کا ہاروت ماروت والے واقع سے کیا تعلق ہے غازیان نے عثمان سکندر سے پوچھا۔۔۔

(ماضی)

اب میں تمہیں اپنی کہانی سناتا ہوں۔۔ میرا نام ہے عثمان سکندر اور میری بیوی کا نام تھا۔۔ حناء۔۔ ہماری پسند کی شادی تھی۔۔۔ غازیان ہلکا سا مسکرایا۔ اہاں لو میرج۔۔ ہاں لو میرج تھی۔۔ بہت محبت کرتا تھا۔۔۔ پھر کچھ یوں ہوا کہ ہمارا ایک گھر تھا۔۔ ہمارے گھر کے ساتھ ایک عورت رہتی تھی۔۔ رانیہ نام تھا اس کا۔۔ میں اکثر کاروبار کے سلسلے میں دوسرے

شہروں میں جاتا تھا۔۔میری بیوی پیچھے اکیلی ہوتی تھی۔۔رانیہ بھی اکیلی رہتی تھی۔۔

اس لیے کبھی رانیہ ہمارے گھر آجاتی تھی۔۔ کبھی میری بیوی رانیہ کے گھر چلی جاتی تھی۔۔۔میں نے نوٹ کیا تھا۔۔جس دن میری بیوی رانیہ کے گھر جاتی تھی۔۔اس دن ہماری ضرور لڑائی ہوتی تھی۔۔ میری بیوی حناء بہت معصوم تھی۔۔ جلدی ہر کسی پر بھروسہ کر لیتی تھی۔۔اپنی راز کی باتیں بتادیا کرتی تھی۔۔وہ رانیہ کو میرے اور اپنے بارے میں بتاتی تھی۔۔ ہماری ہر بات۔۔

رانیہ, حناء کو غلط غلط مشورے دے کر ہماری لڑائی کرواتی تھی۔۔۔اسے کہتی تھی کہ میرا کسی اور عورت کے ساتھ چکر ہے اس لئے میں دو دو دن گھر سے باہر رہتا ہوں۔۔پر باخدا میں کاروباری سلسلے میں دوسرے شہر جاتا

تھا۔۔رانیہ نے حنا کو میری طرف سے بہت بدگمان کردیا تھا۔۔ پھر اس نے یہ کام میرے ساتھ کرنا شروع کردیا۔۔۔ میں دو۔ دو دن بعد گھر آتا تھا۔۔ اکثر ایک آدمی مجھے میرے گھر کے آس پاس نظر آتا تھا۔۔ مجھے رانیہ نے بتایا میں نے اس آدمی کو ایک دو بار آپ کے گھر جاتے دیکھا ہے۔۔ پہلے تو مجھے یقین نہ آیا۔۔ پر ایک دن سچ میں, میں نے اسے اپنے گھر سے نکلتے دیکھا۔۔

وہ لڑکا رانیہ کا بھائی تھا۔ رانیہ نے اسے میرے گھر بھیجا تھا حناء سے کچھ منگوانے کے لئے۔۔ میں نے بتایا نہ حناء بہت معصوم تھی۔ اس نے رانیہ کے بھائی کو اپنا بھائی سمجھ کر گھر کے اندر آنے کی اجازت دے دی۔۔ وہ عورت جادو گرنی تھی۔۔ اس نے اپنے جادو سے مجھے اور حناء کو ایک دوسرے سے اس قدر بدگمان کردیا۔۔ میں ایک دن حناء کو جان سے

مارنے لگا تھا۔۔اس نے مجھے ہماری محبت کا واسطہ دیا۔۔میں نے حناء کو طلاق دے دی۔۔رانیہ نے مجھ پر پتہ نہیں کیسا جادو کیا۔۔۔میں نے اس سے شادی کرلی۔۔جب حناء کو پتہ چلا میں نے رانیہ سے شادی کرلی اس نے زہر کھالیا۔۔

وہ مجھے کسی اور کا ہوتے دیکھ نہیں سکی۔۔میری خاطر اس نے حرام موت کو گلے لگالیا خود کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔۔۔میں پہلے بہت کم نماز پڑھتا تھا۔۔میں نے حناء کو بھی کبھی فورس نہیں کیا تھا کہ نماز پڑھا کرو وہ اپنی مرضی سے کبھی کبھی پڑھتی تھی۔۔میری ادھی زندگی سفر میں ہی گزری ہے۔۔اس لئے نماز پڑھنے کی عادت نہیں تھی۔۔۔اس عورت نے ہمارے گھر میں داخل ہو کر ہم پر وار کیا۔۔

وہ ہم سے حسد کرتی تھی۔۔حناء جب اسے ہمارے خوشگوار تعلقات کے بارے میں بتاتی تھی اسے جلن ہوتی تھی۔۔۔اس عورت نے مجھ پر جادو کیا۔۔میں ایسا اس کے سحر میں آیا۔۔مجھے نہ چاہتے ہوئے رانیہ سے محبت ہو گئی۔۔

وہ شادی کے بعد بھی جادو کرتی تھی میرے سونے کے بعد۔۔ایک دن میں کچی نیند میں تھا۔۔ہمارے گھر کے

اوپر والے پورشن میں چھوٹا سا کمرہ تھا۔۔وہ رات کو وہاں جا کر جادو کرتی تھی۔۔۔جب میری اس سے شادی ہوئی۔ شروع شروع میں مجھے حناء کی یاد آتی تھی۔۔۔مجھے رانیہ کے چہرے میں حناء کا چہرہ نظر آتا تھا۔۔جب وہ میری قربت میں ہوتی تھی۔۔۔مجھ پر کچھ پڑھ کر پھونک مار دیتی تھی۔۔

پھر مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں رہتا تھا۔۔۔مجھے پتہ چل گیا تھا وہ جادو کرتی ہے۔۔پر میں نے اسے نہیں پتہ چلنے دیا کہ میں جان گیا ہوں۔۔۔

میں نے ایک مولوی سے بات کی۔اس نے بولا کہ اس کی سب چیزوں کو آگ لگا دو۔۔گھر میں قرآن خوانی کرواؤ۔۔اسے طلاق دے دو۔۔اور نماز پڑھنا شروع کر دو پابندی کے ساتھ۔۔

میں نے ہر چیز پر عمل کیا سوائے اسے طلاق دینے کے۔۔وہ بہت خوبصورت تھی۔۔مجھے اس سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔غازیان حیرت سے اس کہانی کو سن رہا تھا۔۔

آہستہ آہستہ سورج ڈوبنا شروع ہو گیا۔۔رات کی تاریکی چھا رہی تھی۔۔

اب وہ کدھر ہے؟غازی نے پوچھا۔۔تمہارے پیچھے کھڑی ہے۔۔۔

غازیان کا سانس بند ہوا اس نے پیچھے دیکھا۔۔پیچھے بیچ میں ایک عورت

کھڑی تھی۔۔وہ لوگ حناء کی قبر پر بیٹھے تھے۔۔۔آپ۔۔۔آپ رانیہ ہیں

۔۔جی میں رانیہ ہوں۔۔۔جادو گرنی۔غازی نے بولا۔۔۔اب تو سب

چھوڑ دیا ہے۔۔پر آپ کی آخرت خراب ہو چکی ہے۔غازی نے کہا۔۔

عثمان کے لئے میں جہنم کی آگ میں بھی جلنے کے لئے تیار ہوں۔۔۔میں

بھی حناء کی خاطر جہنم کی آگ میں جلنے کے لئے تیار ہوں۔عثمان نے یہ کہا

اور ایک دم سے گن نکالی اور رانیہ کو گولی ماردی۔۔

غازیان حیرت سے سب دیکھ رہا تھا۔۔میں حناء کے سامنے اس کو مارنا چاہتا

تھا۔حناء دیکھو میں نے اس کو ماردیا۔۔اب واپس آجاؤ۔غازیان تمھیں حناء

نظر آرہی ہے؟

نہیں مجھے حناء نظر نہیں آرہی۔۔مجھے آرہی ہے۔۔اس کی روح میرے

سامنے کھڑی ہے۔۔غازی کا پھر سے سانس خشک ہوا۔۔۔

عثمان, رانیہ کے لئے قبر کھود رہا تھا۔۔غازیان کو بہت ڈر لگ رہا تھا پر وہ بھی قبر کھودنے میں عثمان کی مدد کر رہا تھا۔۔آپ نے اس کو مار کیوں دیا۔۔۔ میرے ساتھ غداری کی ہے اس نے۔۔کیا کیا تھا؟بے وفائی۔کل رات میں نے اس کو کسی آدمی کے ساتھ دیکھا تھا۔بدکار عورت ہے۔بدکار عورتوں کا ٹھکانہ صرف جہنم ہے۔۔

پر آپ نے قتل کیا ہے؟تاکہ میں بھی حناء کا ساتھ جہنم میں جاؤں۔۔اس کے ساتھ ہی عثمان نے اپنے آپ کو گولی مار دی۔

حناء نے میری خاطر اپنی جان دی میں نے اس کی خاطر اپنی جان لے لی۔۔

غازیان وہاں سے بھاگ گیا۔۔اس کا چہرہ خوف سے پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔۔ مرد جتنا مرضی بہادر بن جائے۔۔یہ منظر انتہائی خوف ناک تھا۔۔۔غازی بھاگتا ہوا۔۔۔اپنی کار تک آیا۔۔اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے دو لوگوں

کو مرتے ہوئے دیکھا تھا۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔وہ اپنے اسلام آباد والے گھر نہیں گیا۔وہ سیدھا لاہور کے راستے نکلا۔۔۔رات کا اندھیرا تھا۔۔سنسان راستہ۔۔آج غازیان کو پہلی دفع ان راستوں سے خوف آیا۔۔۔

مارگلہ کا جنگل، پہاڑ، ویرانہ، چینخوں کہ آوازیں...

جب تک غازیان لاہور موٹروے تک نہیں آگیا۔۔وہ خوف کے زیر اثر رہا ۔وہ بہت فاسٹ ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔5 سے 6 گھنٹے کا راستہ تھا۔۔ غازیان کا نیند سے برا حال تھا۔۔۔پر اس نے ڈرائیونگ کرنا بند نہیں کیا۔۔ وہ گھر آیا۔۔سامنے بیڈ پر مہرماہ سو رہی تھی۔۔

مہر ماہ نے آج رات اپنے بابا کے گھر ہی رکنا تھا پر عائلہ نے اسے فون کر کے بلا لیا تھا۔۔۔کیونکہ شاذل کی آج دعا خیر تھی۔۔۔گھر سب مہمان آئے تھے۔۔۔عائزہ بھی آج شاذل کے گھر ہی تھی دونوں کی دعا خیر ایک ساتھ ہوئی تھی۔۔۔شاذل نہ ہی خوش تھا۔۔نہ ہی اداس تھا۔۔بس بار بار آج گل رعنا کا خیال آ رہا تھا۔۔۔۔۔

مہر ماہ ایک دم سے اٹھی۔۔۔غازیان آپ۔۔کیا ہوا ہے؟ غازیان نے آنکھیں بند کی تھی۔۔بس سختی سے مہر ماہ کے گلے لگا تھا۔۔غازیان میری جان کیا ہوا ہے۔۔تم تو اسلام آباد تھے۔۔

غازیان تھوڑی دیر بعد ہوش میں آیا۔۔۔جو منظر وہ دیکھ کر آیا تھا۔۔۔اس کو دیکھنے کے بعد کوئی بھی نارمل نہیں رہ سکتا تھا۔۔غازی کو کوئی ہوش نہیں

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

تھامہرماہ کیا بول رہی ہے۔۔۔بس وہ اسے گلے لگا کر اپنا خوف ختم کر رہا

تھا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی غازیان نارمل ہو گیا۔۔وہ کانپ رہا تھا۔۔۔مہرماہ

کو لگا شاید سردی سے کانپ رہا

ہے۔۔مہرماہ نے اسے بیڈ پر لیٹایا۔۔اس پر کمبل دیا۔۔۔

مہرماہ غازیان کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد ہی

غازیان سو گیا۔۔مہرماہ کو عجیب

سی ٹینشن شروع ہو گئی تھی۔۔غازیان کا رات کے 2 بجے گھر آنا تعجب کی

بات تھی۔۔

شاذل کو گل رعنا کی بہت یاد آرہی تھی۔۔پر اس نے اسے فون نہیں کیا

تھا۔۔۔

دو دن بعد

آج شاذل کا نکاح تھا۔۔گھر میں ساری تیاریاں عروج پر تھی۔۔۔پورے گھر کو سجایا گیا تھا۔۔شاذل کا فون روم میں تھا اور شاذل شاور لے رہا تھا۔۔عائلہ اس کے کپڑے رکھنے روم میں آئی۔۔۔اچانک شاذل کے فون پر کسی کی کال آئی۔۔اوپر ہاسٹل لکھا تھا۔۔۔عائلہ کو لگا گل رعنا ہو گی۔۔۔

عائلہ نے جلدی سے نمبر بلاک کر دیا۔۔۔اور باہر چلی گئی۔۔ تھوڑی دیر بعد سب لوگ نکاح کے لئے بیٹھے تھے۔۔عائزہ بہت زیادہ خوش تھی۔۔۔

pink مہرماہ اور غازی بہت خوبصورت لگ رہے تھے۔۔ مہرماہ نے سمپل فراک اور غازیان نے گرین پینٹ کورٹ پہنا تھا۔۔ شاذل نے بلیک شیروانی پہنی تھی۔۔۔ بلکل شہزادہ لگ رہا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر بلکل بھی خوشی کے کوئی آثار نظر نہیں آرہے تھے۔۔۔بس چپ کر کے بیٹھا تھا۔۔۔ بعض اوقات ماں باپ کے کچھ فیصلے ساری زندگی کے لئے چہرے کی مسکراہٹ چھین لیتے ہیں۔۔

غازیان مسلسل مہرماہ کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

کیا دیکھ رہے ہو؟اپنی بیوی کو دیکھ رہا ہوں۔۔۔ کیا اب دیکھ بھی نہیں سکتا؟ ہاں نہیں دیکھ سکتے۔۔۔غازیان مہرماہ کے قریب ہوا۔۔ کیا تم روک سکتی ہو مجھے؟اچھا بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں؟ جیسی بھی لگ رہی ہو۔بس میری لگ رہی ہو۔۔یہ کیسی تعریف ہے؟

یہ تم لڑکیوں کو اپنی تعریف سننے کا اتنا شوق کیوں ہوتا ہے؟ ٹھیک ہے نہیں کرو۔ مہرماہ باہر جانے لگی۔۔

غازیان نے اسے بازو سے پکڑ کر واپس کھینچا۔۔ مہر اس کے سینے کے ساتھ آ کر لگی۔

کیوں روکا ہے؟ ناراض نہیں ہوتے جاناں۔ بلکل گلاب لگ رہی ہو اس گلابی جوڑے میں۔۔ مہرماہ نے شرما کر اپنا چہرہ جھکا لیا۔۔ لو اتنی سی تعریف پر یوں بلش کر رہی ہو۔ میں نے تو پوری غزل سوچ لی تھی تمہاری تعریف کرنے کے لئے۔۔ بس بس سستے شاعر۔۔۔ غازیان اور مہرماہ باہر آئے۔۔

شاذل مروان شاہ آپ کا نکاح عائزہ... ولد کاشف محمود سے سکہ..... کیا جاتا ہے۔۔

شاذل کے فون پر کال آئی۔۔شاذل نے فون اٹھایا.جی کون ؟آپ شاذل

ہیں نہ جو گل رعنا کو ہاسٹل چھوڑ کر گئے تھے ؟جی میں وہی ہوں۔۔۔

گل رعنا نے اپنی کلائی کاٹ لی ہے۔۔اس کی حالت بہت سیریس ہے۔ہم

نے آپ کے نمبر پر بہت کالز کی۔۔پلیز جلدی آئیں آپ کی اجازت سے

اس کا علاج شروع ہو گا۔۔ہم اس کے علاج کا خرچ نہیں پے کر سکتے۔۔

اس وقت اسے ایک سرکاری ہسپتال میں بھیجا گیا ہے۔۔

شاذل وہاں سے بھاگنے کے انداز میں اٹھ کر گیا۔۔سب لوگ حیرت سے

اسے دیکھ رہے تھے۔۔غازیان کو شاذل کی اس حرکت پر بہت غصہ

آیا۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے۔۔ایسے کون نکاح سے اٹھ کر جاتا ہے۔۔عائزہ کے بابا نے غصے سے بولا۔۔۔ بابا ہو سکتا ہے کوئی ایمر جنسی ہو گئی ہو آجائے گا ابھی۔

عائزہ نے کہا۔۔

اس نے ہماری بے عزتی کی ہے۔۔ نکاح سے زیادہ ضروری کچھ نہیں ہوتا۔ اٹھو تم۔۔ واپس جارہے ہیں ہم۔۔پر بابا۔۔۔ارے کاشف بھائی آجائے گا شاذل۔عائلہ نے بولا۔۔ نہیں ہمیں اب یہ نکاح کرنا ہی نہیں ہے۔۔۔

کاشف کے بھائی کا بیٹا بھی اس نکاح کے موجود تھا۔۔کاشف عائزہ کا نکاح اپنے بھائی کے بیٹے سے کرنا چاہتے تھے۔۔پر عائزہ کی ماما۔ان کی مرضی کے خلاف جاکر عائزہ کی شادی شاذل سے کروا رہی تھی۔۔اس لیے وہ شادی بھی جلدی کر رہی تھیں۔۔۔۔عائزہ میرے ساتھ چلو۔کاشف نے عائزہ کا ہاتھ پکڑا۔۔ بابا میں شاذل سے محبت کرتی ہوں۔پلیز تھوڑا انتظار کر لیتے

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہیں آجائے گا۔۔ایک گھنٹہ ہے تمہارے پاس۔۔اگر ایک گھنٹے بعد شاذل نہیں آیا تو تم عارب سے نکاح کرو گی۔۔۔

____

شاذل ہسپتال آیا۔۔۔گل رعنا بے ہوش پڑی تھی۔۔ان کا خون بہت بہہ ہے بلڈ گروپ۔۔۔۔ A گیا ہے۔۔جلدی خون کا انتظام کریں۔۔ان کا میرا یونیورسل ڈونر ہے۔۔0۔۔ٹھیک ہے۔۔میرے ساتھ آئیں۔۔

شاذل کو اس معصوم لڑکی پر بہت ترس آرہا تھا۔ایک ماہ میں بلکل بدل گئی تھی۔۔۔آنکھوں کے نیچے سیاہ ہلکے,پہلے سے بہت زیادہ کمزور,چہرے پر اذیت اور کرب کے آثار۔۔

شش۔ شاذل۔۔ مجھے بچاؤ۔۔۔ ح حارث۔۔۔ پلیز۔۔ مجھے نہیں۔۔ مارو۔۔ حارث... حارث بھائی۔۔۔ بابا۔۔ شاذل... گل رعنا مسلسل یہی بول رہی تھی۔۔

ایک عورت اندر آئی۔ وہ ہاسٹل کی انچارج تھی۔۔ اسلام علیکم شاذل صاحب.. وعلیکم اسلام۔۔ یہ سب کیسے؟ گل رعنا کی مینٹل حالت بہت ڈسٹرب ہے۔ اس لڑکی کو پیار اور محبت کی ضرورت ہے۔۔ اکیلے رہ رہ کر ایک کمرے میں انسان ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔۔ یہ روم سے باہر نہیں نکلتی تھی۔ اکثر نیند میں آپ کو پکارتی تھی۔۔ میں نے اس کو بولا آپ سے فون پر بات کر لے پر انکار کر دیتی تھی۔۔۔ شروع شروع میں تو ٹھیک تھا۔۔ بعد میں یہ اکثر چیخ مار کے آٹھ جاتی تھی۔۔ باقی گرلز کو بھی ڈسٹرب

کرتی تھی۔۔۔کچھ بھی نہیں کھاتی تھی۔میں نے آپ کو ایک دو دفع فون

کیا آپ کا نمبر بزی جاتا

تھا۔۔ایک دفع کیسی نے فون اٹھایا تھا اور بولا کہ اگلی دفع اس نمبر پر کال

نہیں کرنی۔۔۔

شاذل جانتا تھا فون اٹھانے والی کون تھی۔۔۔

اس لڑکی کے ساتھ ضرور کوئی براحادثہ ہوا ہے۔۔۔کل ہاسٹل کی کچھ گرلز

اس کو زبردستی باہر گھومنے کے لئے ساتھ لے گئی۔۔ان کو لگا باہر جائے گی

تو اچھا فیل کرے گی۔۔ہر وہاں اس نے پتہ نہیں کس کو دیکھا۔۔۔اس قدر

خوف زدہ ہو گئی تھی۔۔اس کے بعد اس نے اپنی کلائی کاٹ لی۔۔

شاذل خاموشی سے اس عورت کی ساری بات سن رہا تھا۔۔وہ باتیں کم صور

زیادہ تھی۔۔شاذل کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔ایک نمکین پانی کا قطرہ

آنکھ سے چھلکا تھا۔۔۔مرد نہیں روتے۔۔۔اندر سے آواز آئی۔۔باقی کے آنسو واپس اندر دھکیلے۔۔۔خود پر اور اس لڑکی پر شاذل نے بہت بڑا ظلم کر دیا تھا۔۔محبت تو شازل کو بھی ہو گئی تھی۔۔پر وہ اس لڑکی کو بچی سمجھ کر اپنی محبت کا گلہ گھونٹ رہا تھا۔۔اور وہ معصوم شاذل کی محبت میں پاگل ہو گئی تھی۔۔اس کا نام پکارتی تھی۔۔

باہر جائیں۔۔وہ عورت باہر چلی گئی۔۔۔شاذل کرسی کھینچ کر اس کے بیڈ کے قریب بیٹھ گیا۔۔۔۔

اللہ کی قسم اگر حارث کی وجہ سے تم نے یہ کیا ہے تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ش ش شاذل مجھے بچاؤ۔۔حارث بھائی پلیز۔۔۔۔۔ششش شاذل۔۔۔بچاؤ۔۔۔

پھر سے دل میں ٹیس اٹھی۔۔کاش ماما میں نے آپ کی بات مان کر اسے ہاسٹل نہیں بیجھا ہوتا۔۔

گل رعنا 3 گھنٹے سے مسلسل بے ہوش تھی۔۔۔شاذل اس کے پاس سے ایک منٹ بھی نہیں ہلا تھا۔۔۔گل رعنا ایک دم سے زوردار چیخ مار کے اٹھی۔۔۔

میں ہوں شاذل۔۔ شش..خاموش کچھ نہیں ہوا۔۔۔گل رعنا تیز تیز سانس لے رہی تھی۔۔۔پانی۔۔پانی۔شاذل نے اسے گلاس میں پانی ڈال کر دیا۔۔۔شاذل ابھی تک شادی والے کپڑوں میں تھا۔۔۔گل رعنا مسلسل اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔۔

کیو..کیوں آئے ہو؟میری مرضی۔شاذل نے کہا۔۔

مجھے مرنا تھا۔ کیوں بچاتے ہو ہر بار۔ ایک نئ اذیت دینے کے لئے بچا لیتے ہو۔۔ جب جب دل کیا اکیلا کر کے چھوڑ گیے۔۔ م۔ م۔ میں نے۔۔ میں نے تمہیں کتنی آوازیں دی۔۔۔ تم نہیں آئے۔۔ اا۔ اب۔۔ اب کیوں آئے ہوں۔۔۔ سب۔۔ سب ختم ہو گیا۔۔ چلے۔۔ جاؤ۔۔ چلے جاؤ واپس۔۔ گل رعنا روتے ہوئے بول رہی تھی۔۔

اب یہ غلطی نہیں کروں گا۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔ مجھے بتاؤ۔۔ اس نے کیا کیا ہے تمہارے ساتھ۔۔

گل رعنا کی آنکھیں ایک دم خوف سے پھیلی۔۔ وہ مجھے ٹارچر کرتا تھا, ڈراتا تھا۔۔

شاذل نے غصے سے اپنی مٹھیاں بند کی۔۔۔ مجھے مرنا ہے شاذل پلیز مجھے مار دو۔۔۔ میں اس دنیا میں نہیں رہنا چاہتی۔۔ خاموش چپ! بلکل چپ!

تمہارے منہ سے ایک لفظ نہ نکلے۔۔شاذل کے غصہ کرنے پر پھر سے گل رعنا نے رونا شروع کر دیا۔۔۔

میری بات سنو میں تم سے ابھی تھوڑی دیر بعد نکاح کروں گا۔۔کیا تمہیں کوئی اعتراض ہے۔۔گل نے نفی میں سر ہلایا

شاذل اور گل رعنا کا نکاح ہو گیا۔۔۔شاذل گل رعنا کو لے کر گھر آیا۔۔۔

سامنے سب غصے سے بھرے بیٹھے تھے۔۔۔

بھابھی اس کو گیسٹ روم میں لے جائیں۔۔شاذل نے مہرماہ سے کہا۔۔

ایک منٹ! عائلہ نے بولا۔۔۔یہ کہیں نہیں جائے گی۔۔پہلے یہ بتاؤ تم نکاح چھوڑ کر کیوں گئے۔۔۔اس کا نکاح عارب سے ہو گیا ہے۔۔ تمہیں شرم نہیں آئی۔۔۔ایسا کرتے ہوئے؟ساری عزت مٹی میں ملادی۔۔۔

مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے۔شاذک نے کہا۔۔عائلہ نے شاذل کے منہ پر تھپڑ مارا۔۔۔مروان اور غازیان خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

میں نے گل رعنا سے نکاح کرلیا ہے۔۔۔نہیں مانتی میں اس نکاح کو۔۔ واپس چھوڑ کر آؤ اسے۔۔شاذل نے پیچھے مڑ کر گل رعنا کی طرف دیکھا جو نظروں کو جھکا کر کسی مجرم کی طرح کھڑی تھی۔۔شاذل نے گل رعنا کا ہاتھ پکڑا۔۔اور اسے لے کر اپنے روم کی طرف گیا۔۔۔

Zubi Novels Zone

کیوں رو رہی ہو؟آپ کو تھپڑ پڑا۔۔۔مجھے پڑا ہے تم کیوں رو رہی ہو؟ میری وجہ سے پڑا ہے۔۔۔بس کردو یار۔۔۔مجھے پتہ بھی نہیں چلا۔۔۔

شاذل نے اپنے ہاتھ کے انگوٹھے سے گل کے آنسوں صاف کیے۔۔۔محبت کرتی ہو مجھ سے؟گل رعنا نے آنکھیں جھکا لی۔۔بتاؤ ناں ورنہ واپس چھوڑ

آؤں گا۔۔ج۔۔ج۔۔جی کرتی ہوں۔۔۔ کتنی کرتی ہو؟ بہت زیادہ۔۔۔ خود سے اتنے بڑے آدمی سے محبت کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔ شاذل نے شرارتی انداز میں کہا۔۔ گل رعنا نے آنکھیں اٹھا کر شاذل کی طرف دیکھا اور معصومیت سے بولا۔۔ محبت تو کسی سے بھی ہو جاتی ہے۔۔

چلو سو جاؤ۔۔۔ تم نے اب اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے مجھے پہلے والی گل رعنا چاہیے۔۔۔ ایک ماہ میں اتنی کمزور ہو گئی ہو کمزور بکری۔۔ آپ نے مجھے بکری بولا۔۔ اور کیا گائے بولوں؟ بکری کا بچہ بھی تم سے زیادہ صحت مند ہو گا۔۔ شاذل بس کریں ناں۔۔۔ شاذل کی جان اپنے کھانے پینے کا خیال رکھنا ہے اب ساری میڈیسن ٹائم پر لینی ہے۔۔ اور ایک بات بتاؤ۔۔ کلائی کیوں کاٹی تھی۔۔

میں نے آپ کے نمبر پر کال کی تھی۔۔۔عائزہ نے کال اٹھائی تھی۔۔اس نے بولا آج ہماری دعائے خیر ہے۔۔کل ہماری شادی ہے۔۔۔

تو تم نے میری شادی کا سن کر یہ حرکت کی؟ نہیں حارث نے مجھے دیکھ لیا تھا۔۔مجھے لگا وہ مجھے واپس لے جائے گا۔۔اس لئے آپ کو کال کی تھی۔۔ میں اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی۔۔اس لئے میں نے موت کو ترجیح دی۔۔ حرام موت۔شاذل نے بولا۔۔۔

زندگی کون سا حلال گزر رہی ہے۔۔۔اس بات کا کیا مطلب ہے۔۔۔آپ نے اچھا نہیں کیا شاذل آپ نے پہلے میرے ساتھ ہمدردی دکھائی۔۔اتنا اچھا سلوک کیا اور پھر ایک پل میں بیگانہ کر دیا۔۔۔میرے دل میں محبت پیدا کر کے مجھے تنہا کر دیا۔۔

اب تو نکاح کرلیا ہے ناں۔اب اس شکوے کا مقصد؟ سارا میرا خون نچور لیا ہے میرا۔ چڑیل۔۔۔

اس کا کیا مطلب ہے؟ جو کلائی کائی ہے اس سے جو خون ضائع ہوا ہے۔۔۔ میں نے دیا ہے۔ چکر آرہے ہیں اب مجھے, مجھے لگتا ہے انہوں نے ایک بوتل ایکسڑا نکال کے رکھ لی ہے۔۔۔

آپ نہ دیتے۔۔واہ واہ کسی اور کا خون تمہارے اندر جاتا یہ مجھے برداشت نہیں۔۔

کھانا لے آؤں آپ کے لئے؟ نہیں میں کھالوں گا خود جا کر۔ تم بیٹھو ادھر ہی۔۔۔ نہیں میں لے کر آتی ہوں۔۔اچھا جاؤ۔۔ جلدی انا..

گل رعنا کچن میں آئی۔۔۔وہاں عائلہ چائے بنا رہی تھی۔۔ ششش.. شاذل کے لئے کھانا چاہیے تھا۔۔۔عائلہ نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔وہ وہاں سے باہر چلی گئی۔۔۔گل نے اپنا رکا ہوا سانس بحال کیا۔۔

اس کے بعد اس نے شاذل کے لئے کھانا نکالا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ روم میں آئی۔شاذل جوتے سمیت بیڈ پر لیٹا تھا۔گل کو دیکھ کر وہ اٹھا۔۔گل نے کھانا بیڈ پر رکھا۔۔خود وہ صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔۔۔ادھر آؤ۔گل ایک منٹ سے پہلے شاذل کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی۔

میرے سامنے بیٹھو۔گل کیسی روبوٹ کی طرح اس کی باتیں مان رہی تھی۔۔شاذل نے نوالہ بنا کر گل کی طرف بڑھایا۔۔۔

\-----------------

مرہا تین دن سے گیسٹ روم میں تھی۔۔وہ گیسٹ روم سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔احد خود کو کام میں مصروف رکھ رہا تھا۔۔۔زمل پیپرز کی وجہ سے مصروف تھی۔آج اس کا اخری پیپر تھا۔۔۔وہ محراب کی سفارش کے باوجود بہت دل لگا کر پیپرز کی تیاری کر رہی تھی۔۔

مرہا نے زمل کے نمبر پر میسج کیا۔۔میرے روم میں آؤ۔۔زمل بھاگ کر مرہا کے روم میں آئی۔۔کیا ہوا بھابھی؟زمل..احد..احد کو فون کرو میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔وہ میری کال نہیں اٹھا رہا۔میرے پیٹ میں بہت درد ہو رہا ہے۔۔

جی کرتی ہوں۔۔زمل نے جلدی سے کال ملائی۔۔احد نے اٹھالی۔۔۔بولو بچہ۔۔۔بھائی۔۔بھائی وہ۔بھابھی کی۔

طبیعت بہت خراب ہے۔۔۔جلدی گھر آئیں ڈاکٹر کے پاس۔جانا ہے۔۔

کیا۔۔؟جی بھائی۔۔۔یہ بھی اس کا کوئی ڈرامہ ہو گا۔ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ میں مصروف ہوں۔۔۔احد نے کال بند کر دی۔

کیا کہہ رہا تھا؟مرہا نے پوچھا۔۔

ڈرائیور کے ساتھ چلی جائیں۔۔۔مرہا تکلیف سے مر رہی تھی۔پر وہ بھی انا اور زدو والی تھی۔۔

جاؤ اپنے روم میں۔۔مج..مجھے نہیں جانا کہیں۔۔

بھابھی بے بی کو کچھ ہو نہ جائے۔۔۔اسے میری پراہ نہیں میں کیوں کر و اس کے بچے کی پراہاااا...اونچی بولنے کی وجہ سے مرہا کو شدید درد ہوا۔۔

بھابھی اٹھ جائیں۔۔پلیز میرے لئے۔۔۔یہ بچہ آپ کا بھی تو ہے۔۔ایک منٹ کے لیے صرف اس کے بارے میں سوچیں۔۔زمل نے مرہا کو اُٹھایا۔۔۔وہ لوگ ابھی شاہ محل سے باہر آئے۔۔مرہا ابھی گاڑی میں بیٹھی ہی

تھی۔۔احد کی مرسڈیز اندر داخل ہوئی۔۔۔زمل دوسری طرف سے بیٹھنے لگی۔احد نے آواز دی۔رکو!

ڈرائیور ڈرائیور نگ سیٹ پر بیٹھنے لگا تھا۔۔احد اپنی کار سے باہر آیا۔۔۔اس نے ڈرائیور سے چابی لی۔۔۔جاؤ اپنا کام کرو۔۔

احد گاڑی میں بیٹھا اور مرہا کو لے کر ہسپتال آیا۔۔ڈاکٹر نے مرہا کا چیک اپ کیا۔۔احد صاحب آپ کی بیوی کسی چیز کی بہت زیادہ ٹینشن لے رہی ہے۔۔یہ اپنی صحت کا خیال نہیں رکھ رہی بہت کمزور ہو گئی ہے۔۔ان کو پروپر ڈائٹ کی ضرورت ہے۔۔پریگننسی میں پیٹ میں اکثر درد ہوتا ہے یہ بہت زیادہ سینسیٹیو ہیں۔۔میں کچھ میڈیسن لکھ دیتی ہوں جن سے ان کا درد کم ہو جائے گا۔۔پر ان کا اب آپ نے خیال رکھنا ہے۔۔اس طرح آپ کے بچے کو بھی نقصان پہنچ سکتا ہے۔۔

اس بات پر احد نے مرہا کی طرف غصے سے دیکھا۔جو خاموشی سے ڈاکٹر کی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔مرہا اور احد باہر آئے۔۔زمل پہلے ہی کار میں جاکر بیٹھ گئی تھی۔۔مرہا بھی زمل کے ساتھ پیچھے بیٹھی تھی۔۔

زمل آگے آکر بیٹھو۔احد نے بولا۔۔بھائی میں پیچھے ہی ٹھیک ہوں۔۔

تمہیں میری بات سمجھ نہیں آئی۔۔

اچھا آرہی ہوں۔۔مرہا خاموشی سے کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔۔وہ یکسر ان دونوں بہن بھائی کو نظر انداز کر رہی تھی۔۔جو احد سے برداشت نہیں ہوا۔اس نے ایک بٹن دبایا۔۔کار کی ونڈو بند ہو گئی زمل اب کھڑکی نہ کھولنا ڈسٹ اندر آتی ہے۔۔

کار کے شیشے بلیک تھے۔۔اب مرہا کو کچھ نظر نہیں آرہا تھا۔۔بھائی میرے والی کھڑکی پہلے سے ہی بند تھی۔۔اچھا ٹھیک ہے۔۔احد کی اپنی سائیڈ والی

ونڈو کھولی تھی۔۔زمل مجھے بند کار میں سانس نہیں آتا۔۔بھائی سے بولو۔۔ میری طرف کی ونڈو کھولے۔۔احد نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔مرہا غصے سے اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔

کھول لو۔احد نے کہا۔۔

وہ لوگ گھر آ گئے۔۔زمل اپنے روم میں چلی گئی۔۔مرہا اپنے روم کی طرف جانے لگی۔پیچھے سے اسے احد کی آواز آئی۔۔اگر میرے بچے کو کچھ ہوا مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔مرہا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔وہ خاموشی سے اپنے روم میں چلی گئی۔۔مرہا کا آگے سے کوئی جواب نہ دینا۔۔احد کو طعش دلا گیا تھا۔۔وہ غصے سے اس کے روم میں داخل ہوا۔۔مرہا کی آنکھوں میں آنسوں آئے۔۔اگر آپ کے بچے کو کچھ ہوا تو اس کی ذمہ دار میں نہیں آپ ہوں گے۔۔آپ مجھے اذیت دے رہے ہیں۔۔جس ٹائم میں عورت کو

اپنے شوہر کی سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے آپ نے اس ٹائم میں مجھے اکیلا کر دیا۔۔۔ یہ بچہ مجھ اکیلی کا تو نہیں ہے۔۔ کیا اس کی خاطر مجھے معاف نہیں کر سکتے؟ زمل میری بہن کی طرح ہے۔۔ میں اس کا اتنا خیال رکھتی تھی۔۔ آپ کو وہ سب نظر نہیں آیا۔۔ ساری رات جائے نماز پر بیٹھ کر اس کے واپس آنے کی میں دعائیں کرتی رہی۔۔ آپ کو وہ نظر نہیں آیا۔۔۔ ایک آدھے ادھورے وائس میسج پر آپ مجھے جان سے مارنے لگے تھے۔۔ مجھے پتہ ہے میری غلطی ہے۔۔ پر آپ کو سچ نہیں پتہ۔۔ میں نے روک دیا تھا ان لوگوں کو۔۔

تمہاری ان باتوں کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔۔ بچہ ہونے کا بعد میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔۔ احد نے سخت لہجے میں کہا۔۔

کتنا آسان ہوتا ہے نہ تم مردوں کے لئے طلاق لفظ بولنا اور کسی لڑکی کو طلاق دینا۔۔ سننے والے کے پاؤں سے زمین کھنچ جاتی ہے۔۔ لوگ جب پوچھیں گے کیوں طلاق ہوئی کیا وجہ بتاؤں گی؟

احد ایک پل کے لئے ساکت ہوا تھا۔۔ مجھے طلاق نہیں دینا میں خود چلی جاؤں گی تمہاری زندگی سے۔۔ بس اپنا نام میرے نام کے ساتھ جڑا رہنے دینا۔۔ چاہے تو دوسری شادی بھی کر لینا یہ بولتے ہوئے مرہا کی آنکھ سے آنسوں چھلکا۔۔

اب تم مجھے بتاؤ گی۔۔ مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔۔ احد نے مرہا کا ہاتھ پکڑا۔۔ اسے روم سے باہر لے کر آیا۔۔

میرے سامنے رہو گی تم۔۔ میں اپنے بچے کے معاملے میں کمپرومائز نہیں کر سکتا۔

احد مرہا کو اپنے روم میں لے کر آیا۔۔

کھانا کھایا تھا؟ مرہا نے نفی میں سر ہلایا۔۔احد جا کر کھانا لے کر آیا۔ کھاؤ میرے سامنے۔۔پھر میڈیسن بھی کھانی ہے۔۔۔

\-----------------------

شاذل گل رعنا کا بہت خیال رکھ رہا تھا اس لڑکی کو محبت اور توجہ کی ضرورت تھی۔۔شاذل نے غازیان کے ساتھ آفس جوائن کر لیا تھا وہ گل رعنا کی ذمہ داری خود اٹھانا چاہتا تھا۔۔غازیان کو شاذل کا آفس جوائن کرنا کافی اچھا لگا۔۔۔

شاذل اپنے افس روم میں بیٹھا تھا۔۔اس نے گل رعنا کو کال کی۔۔۔ کھانا کھایا تھا؟ جی کھایا تھا۔۔کب تک آئیں گے واپس؟

کیوں میری یاد آرہی ہے؟ نہیں بس ایسے ہی پوچھا۔۔۔

اگر آ رہی ہے تو بتا دوں۔۔ ابھی بھاگتا ہوا واپس آؤں گا۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ گل نے کہا۔۔ کس سے ؟ آپ کی ماما سے۔ اگر انہوں نے مجھے گھر سے نکال دیا میں کدھر جاؤں گی ؟ میرے ہوتے ایسا نہیں ہو گا۔۔ میری جان پریشان نہیں ہو۔۔ میں بھابھی کو کال کر دیتا ہوں۔۔ اگر کچھ ہو مجھے کال کر دے۔۔ آج آفس نہیں آئیں وہ۔۔ ٹھیک ہے۔۔ آپ بھابھی کو کال کریں۔۔

شازل نے مہر ماہ کو کال کی۔۔ بھابھی گل رعنا کو ماما سے ڈر لگ رہا ہے۔۔ وہ روم سے باہر نہیں نکل رہی۔۔ اس نے کچھ کھایا بھی نہیں ہو گا مجھے پتہ ہے۔۔ میرے واپس آنے تک پلیز اس کا خیال رکھیں۔۔ کچھ بھی ہو آپ نے سب سے پہلے مجھے کال کرنی ہے۔۔

اچھا میں کھانا لے کر اس کے روم میں جاتی ہوں۔آپ پریشان نہیں ہوں۔۔

مہرماہ کھانا لے کر گل رعنا کے روم میں آئی۔۔وہ ڈر سہم کر بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔۔گل رعنا, مہرماہ کو بلکل مریم جیسی لگی۔۔ تھی بھی اس کی ہی عمر کی۔۔

گل رعنا کھانا کھالو۔۔گل رعنا کو سچ میں بہت بھوک لگی تھی۔اس نے شاذل سے جھوٹ بولا تھا۔۔

گل رعنا نے کھانا کھانا شروع کیا۔۔مہرماہ اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔گل رعنا نے 10 منٹ میں سارا کھانا ختم کر دیا۔۔مہرماہ کو ہنسی آئی پر اس نے اپنی ہنسی پر کنٹرول رکھا۔۔

میں برتن رکھ کر آتی ہوں۔ پھر باتیں کریں گے۔۔ مہرماہ برتن رکھ کر آئی۔۔۔ آپ سے ایک سوال پوچھوں؟ مہرماہ نے بولا۔۔ جی پوچھیں۔۔ ہر وقت اتنا ڈری ڈری کیوں رہتی ہو؟

حارث نے گل کو اتنا ڈرایا اور ٹارچر کیا۔۔ اسے اب سب سے ڈر لگتا تھا شاذل کے علاوہ۔۔

بس ایسے ہی کچھ خوف بچپن سے ہی ہمارے ذہن میں بٹھا دیے جاتے ہیں پھر آپ جتنے بھی بڑے ہو جائیں وہ خوف ختم نہیں ہوتے۔۔۔ میرے ساتھ بھی بس ایسا ہے۔۔ گل نے بولا۔۔

کس نے بٹھایا ہے یہ خوف آپ کے ذہن میں؟ میرے کزن حارث بھائی نے۔۔ وہ مجھے ڈراتے تھے میں اکیلی بیٹھی ہوتی تھی۔ وہ آکر مجھے غلط غلط باتیں بتاتے تھے۔۔ کہتے تھے۔۔ باہر کے لوگ بہت خطرناک اور گندے

ہوتے ہیں۔۔ان کے پاس ایک کتا تھا۔۔وہ اس کو میرے پیچھے لگا دیتے تھے۔۔ان کا پاس ایک بلیڈ تھا۔۔انہوں نے ایک دفع بلیڈ کے ساتھ میرے ہاتھ پر کٹ لگایا تھا۔۔انہوں نے جلتی ہوئی سیگریٹ کو میری قمر پر لگایا گل رعنا روتے ہوئے سب بتا رہی تھی۔اور یہ سب سن کر مہرماہ کی روح تک کانپ گئی تھی 15,16 سال کی بچی پر اتنا ظلم۔۔

ایسے ہی میرے ذہن میں ڈر بیٹھ گیا ہے۔۔آنٹی نے پہلے بھی شاذل کو کہہ کر مجھے گھر سے نکلوایا تھا۔مجھے ڈر ہے وہ پھر سے آنٹی کی بات مان کر مجھے واپس نہ چھوڑ آئیں۔۔حارث کو پتہ ہے اس ہاسٹل کا۔۔وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا۔۔بھ۔۔بھابھی۔۔میں۔۔اس کے۔۔میں اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی۔۔گل رعنا بچوں کی طرح ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔مہرماہ نے اسے گلے سے لگایا۔۔بس چپ میری جان۔آپ بہادر

ہو بہت بہادر ہو۔۔آپ نے اب کیسی سے نہیں ڈرنا۔۔۔شاذل, میں اور غازیان سب آپ کے ساتھ ہیں۔۔کوئی آپ کے ساتھ برا نہیں کرے گا۔۔میرے ہوتے ہوئے آنٹی آپ کو گھر سے نہیں نکال سکتی۔۔۔آپ نے خود بہادر بننا ہے۔سب کا مقابلہ کرنا ہے۔۔ نہیں۔۔بھ..بھابھی میں میں بہادر نہیں ہوں۔۔

بیٹا ہم خود لوگوں کو بتاتے ہیں کہ یہ ہے ہمارا ویک پوائنٹ۔۔تم اس طرح ڈر کر روم میں کب تک رہو گی۔۔تم انٹی سے ڈر کر ان کو شو کروا رہی ہو۔۔۔اپنا ویک پوائنٹ۔۔ہمیں اپنی جنگ خود لڑنی ہوتی ہے۔۔میں آج گھر پر تھی آپ کے پاس ہوں۔۔کل میں آفس میں ہوں گی۔شازل بھی آفس میں ہو گا تو کیا کل سارا دن بھوکی رہو گی؟خود کو مضبوط بناؤ۔شاذل سے تمہارا نکاح ہوا ہے۔۔جب وہ تمہیں ہاسٹل چھوڑ کر آیا تھا تب اس کا تم

سے کوئی تعلق نہیں تھا۔۔کوئی بھی مرد اپنی بیوی کو خود سے دور نہیں کرنا چاہے گا۔۔آپ نے اب رونا نہیں ماضی میں جو ہوا بھول جاؤ۔۔اللہ خود سزا دے گا ان لوگوں کو۔۔تم اب اپنے شوہر کے گھر میں ہو۔۔یہاں سے کوئی تمہیں نہیں لے کر جا سکتا۔۔

مہر ماہ کی باتوں کا کافی حد تک گل پر اثر ہوا تھا۔۔آپ میری دوست بنیں گی ؟میری کوئی دوست نہیں ہے۔۔ہاں ضرور...اب میرے ساتھ باہر آؤ۔۔حالات کا مقابلہ کرنا سیکھو۔۔

عائزہ عائلہ سے ملنے آئی تھی۔۔آنٹی آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔شاذل کدھر ہے؟ مجھے اس سے بات کرنی ہے۔۔بیٹا اب بات کرنے کا کیا فائدہ۔۔تمہارا بھی نکاح ہو گیا ہے۔۔اس کا بھی۔۔شاذل کا

نکاح ہو گیا؟ عائزہ نے حیرت سے پوچھا۔۔ہاں۔۔پر کس سے۔۔؟اسی منحوس گل رعنا سے۔۔

پر وہ تو چلی گئی تھی نہ۔۔واپس آگئی ہے۔۔ڈائن چھوٹی سی ہے۔۔ایسے قابو کیا ہے۔۔میرے بچے کو۔۔

آپ کے سامنے ہوا نکاح؟ عائزہ نے پوچھا۔۔ارے نہیں۔۔میرے سامنے ہوتا تو کیا میں ہونے دیتی۔۔۔اکیلے ہی کر کے لے آیا ہے۔۔۔کیا پتہ جھوٹ بول رہا ہو اس نے نکاح نہیں کیا ہو۔۔ارے دو دن سے اس کے کمرے میں ہے۔۔عائزہ کو اس بات پر غصہ آیا۔۔۔

میرا تھا وہ کمرہ۔۔۔اس کو تو میں بتاتی ہوں۔۔عائزہ گل رعنا کے کمرے کی طرف گئی۔۔مہرماہ بھی ادھر ہی تھی۔۔۔

عائزہ نے اچانک سے کمرے کا دروازہ کھولا.. کم ذات لڑکی۔۔دوسروں کے حق پر ڈاکا ڈالنے والی نوکرانی۔۔عائزہ اپنی حد میں رہو۔مہرماہ نے غصے سے عائزہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔تم تو چپ کر کے بیٹھو۔۔زبردستی غازیان بھائی پر مسلط ہو گئی ہو۔۔

تمہاری اتنی اوقات نہیں تھی کہ تم اس گھر کی بہو بنتی۔مہرماہ نے بولا۔۔اور آوارہ بلیوں کی طرح لوگوں کے گھروں اور کمروں میں داخل ہونے کی تمہاری عادت کب ختم ہو گی؟ جا کر اپنے شوہر پر دھیان دو۔۔۔کافی مشکوک لگ رہے تھے مجھے۔اور ایک اور بات مجھے گل رعنا سمجھنے کی غلطی ہر گز نہیں کرنا جو چپ کر کے آپ لوگوں کی باتیں سن لے گی۔۔اینٹ کا جواب پتھر سے دوں گی۔۔آنٹی دیکھ رہی ہیں آپ؟ مہرماہ تمیز سے رہو۔عائلہ نے کہا۔۔آنٹی اسے بھی تو دیکھیں۔۔میں غازیان پر مسلط

نہیں ہوئی۔۔انکل مروان نے میرے بابا سے ریکوسٹ کی تھی اور ایک اور بات زبردستی مسلط تم ہو رہی تھی۔۔شاذل بھائی پر۔۔عائزہ نے مہرماہ کو تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا۔۔کسی نے پیچھے سے اس کا ہاتھ ہوا میں ہی روک لیا۔۔enough!!

نکلو ادھر سے۔۔غازیان کی غصے سے بھری آواز پورے کمرے میں گونجی۔۔گل رعنا ڈر سہم کر ایک طرف کھڑی تھی۔۔

غازیان بھائی۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی سے اس طرح بات کرنے کی۔۔۔مہرماہ میرے ساتھ آؤ۔۔جاہل لوگوں سے بحث نہیں کرتے۔۔

عائلہ اور عائزہ غصے سے باہر چلی گئی۔۔گل رعنا مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔

میری۔۔وجہ۔۔سے ہوا ہے۔۔سب۔۔۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی۔شاذل بھی گھر آگیا وہ سیدھا اپنے روم میں آیا تھا۔۔گل رعنا زمین پر بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی رو رہی تھی۔شاذل بھاگ کر گل رعنا تک آیا۔کیا ہوا میری جان۔۔۔گل رعنا بچہ۔۔میری میری وجہ سے ہوا۔۔۔سب۔۔

کیا ہوا۔۔؟ مجھے۔۔مجھے یہاں نہیں رہنا۔۔ہوا کیا ہے؟

عائزہ۔۔عائزہ آئی تھی۔۔۔کہتی میں کم ذات ہوں۔۔اس کے۔۔اس کے حق پر ڈاکا ڈالا۔۔میں تو مرنا۔۔چاہتی تھی۔۔۔میں۔۔۔نے۔۔میں نے کوئی ڈاکا نہیں ڈالا۔۔آپ نے خود کی ہے شادی گل رعنا نے روتے ہوئے شاذل کو ساری بات بتائی جو۔جو تھوڑی دیر پہلے ہوا۔۔

Zubi Novels Zone

بس چپ کرو۔خاموش... گل رعنا میری جان میری طرف دیکھو۔۔میں

ہوں نہ۔۔مجھے پتہ ہے۔۔تم نے کچھ نہیں کیا۔میں نے خود کیا۔۔نکاح

۔۔اور نہ ہی تم کم ذات ہو۔۔

مجھ سے میرے دل سے پوچھو تم کیا ہو میرے لئے۔۔تم دوسروں کی

باتوں ہر دھیان نہیں دو۔۔میں نے تمہیں پانچ گھنٹوں سے نہیں دیکھا مجھے

بلکل بھی سکون نہیں تھا۔۔میرا آفس میں کام پر دل نہیں لگ رہا تھا۔۔

اس قدر تو مجھ پر حاوی ہو۔۔یہ پروجیکٹ جیسے ہی ختم ہو گا ہم لوگ ادھر

سے چلے جائیں گے۔۔

بابا مجھے اپنا سبجیکٹ چینج کرنا ہے مجھ سے نہیں پڑھا جا رہا۔۔مریم نے تھکے

ہوئے انداز میں شیر علی سے بولا۔۔ارے بیٹا پورا سال ضائع ہو جائے گا۔۔

ہمت کر کے پڑھ لو۔۔اب تک چار ٹیچرز چینج کر چکی ہو۔۔ہر نئے ٹیچر کو فارغ کروا دیتی ہو۔۔ بابا مجھے لگ رہا ہے میں اس کیمسٹری میں فیل ہو جاؤں گی۔۔۔ نہیں ہوتی فیل میں کرتا ہوں کچھ۔۔ کیا کریں گے؟ اسفندیار سے بات کرتا

ہوں۔۔۔ وہ یونیورسٹی میں کیمسٹری کا پروفیسر ہے۔۔اس کی کیمسٹری اچھی ہے۔۔۔اسد علی سے بات کرتا ہوں۔۔ تھوڑا تمھارے لئے ٹائم نکال کر تمہیں پڑھا دیا کرے۔۔

نہیں بابا۔۔مجھے پڑھنی ہی نہیں ہے۔۔اور اس انکل سے تو بلکل بھی نہیں ۔۔مریم زد نہیں کرو۔۔ بابا... مریم اپنے کمرے میں جاؤ۔۔اپنے بابا کے ساتھ زد نہیں کرو نور بیگم

نے بولا۔۔اور اسفند یار 26 سال کا لڑکا ہے۔۔ جس کو تم انکل انکل کرتی

ہو۔۔پورے 8 سال بڑے ہیں مجھ سے۔۔

میرے لحاظ سے انکل ہی ہیں۔۔ہاں تم 18 سال کی دودھ پیتی بچی ہو۔۔

ماما... مریم اٹھ کر روم میں چلی گئ

اسلام علیکم اسد علی۔۔و علیکم اسلام۔۔کیسے ہو؟

اللہ کا شکر۔۔یار ایک کام تھا۔۔ حکم کرو۔۔اسفند یار کی تھوڑی مدد چاہیے

تھی مریم کو پڑھانے کے لئے۔۔۔اچھا اسفند میرے پاس ہی بیٹھا ہے۔۔

خود کر لو بات۔۔

اسد نے اسفند یار کو فون دیا۔۔کیسے ہیں انکل؟ میں ٹھیک بیٹا آپ بتاؤں

سب ٹھیک جا رہا ہے۔۔جی انکل اللہ کا شکر ہے۔۔۔بیٹا مریم کو کیمسٹری

میں تھوڑا مسئلہ ہے۔۔اتنے ٹیچرز بدل چکی ہے۔۔ کسی کی اسے سمجھ نہیں آتی۔۔اس کی بلکل تیاری نہیں ہے۔۔ پیپرز میں ایک ماہ رہ گیا ہے۔۔۔

میرے پاس بھیج دیں۔۔ہو جائے گی تیاری آپ فکر نہ کریں۔۔

بیٹا وہ بہت پریشان ہے۔۔اس کی بلکل تیاری نہیں ہے۔ کہتی ہے فیل ہو جاؤں گی۔۔ باقی سب بکس میں اس کی پر سینٹیج بہت اچھی ہے۔۔ کل کس ٹائم آئیں ہم لوگ؟

انکل میں یونیورسٹی سے 1 بجے فری ہوتا ہوں۔۔آپ لوگ 3 بجے آجائیں۔۔ایک گھنٹہ میں نے ریسٹ کرنا ہوتا ہے۔۔

اگلے دن شیر علی مریم کو لے کر اسفند یار کے گھر گئے۔۔اسفند کی ماما ڈاکٹر

ہیں۔۔اور وہ اس ٹائم ہسپتال میں ہوتی ہیں۔۔اور اس کے بابا.. آفس میں

ہوتے ہیں۔۔۔

اسفند یار گھر پر اکیلا تھا۔۔

مریم کے بابا نے دروازہ نوک کیا۔اسفند یار نے دروازہ کھولا اندر آجائیں

۔۔نہیں بیٹا میں تھوڑا جلدی میں ہوں۔۔کہیں جانا ہے۔اس کو ذرا اچھے

طریقے سے سمجھانا اگر تنگ کرے مجھے بتانا۔۔

جب فری ہو جاؤ تو ڈرائیور انکل کو کال کر دینا مریم۔۔

ٹھیک ہے بابا۔۔شیر علی چلے گئے... مریم ابھی بھی وہاں دروازے کے

پاس کھڑی تھی۔اس نے ہاتھ میں فون پکڑا تھا۔۔وہ میسج پر اپنی دوست

سے بات کر رہی تھی۔۔۔اسے یہ بھی نہیں پتہ چلا شیر علی چلے گئے۔۔

اسفندیار دونوں بازو سینے پر باندھے اس کے پاس کھڑا تھا۔

کون سی اتنی خاص بات چل رہی ہے جو آپ کو ارد گرد کا بھی ہوش نہیں؟

مریم نے سر اٹھا کر اسفند کی طرف دیکھا۔انکل جی۔۔اپنے کام سے کام رکھیں۔۔

انکل نہیں۔۔ سر اسفندیار بولو۔۔مجھے نہیں بنانا آپ کو سر۔۔نہ مجھے آپ سے پڑھنا ہے۔۔کیوں نہیں پڑھنا؟ مجھے کمیسٹری پسند ہی نہیں ہے۔میں ایک دو دن آؤں گی۔اس کے بعد آپ بابا کو فون کر کے منع کریں گے کہ آپ مجھے نہیں پڑھا سکتے۔۔

اور میں ایسا کیوں کروں گا تمھاری بات کیوں مانوں؟ کیوں کے تم میرے نوکر ہو میری بات ماننا تمہارا فرض ہے۔۔۔ تمہیں پیسے ملیں گے۔۔

تمیز سے بات کروں۔اسفندیار نے سخت لہجے میں کہا۔۔نہیں کروں گی کیا کرلو گے انکل۔۔

مریم پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔وہاں صوفے پر اسفندیار کا لیپ ٹاپ پڑا تھا۔۔اوہ نیٹفلکس..انکل مجھے ایک ترکش فلم دیکھنی ہے۔۔بابا مجھے نیٹفلکس نہیں لگوا کے دے رہے اس میں دیکھ لوں؟

تم نے میری اجازت کے بغیر میرے لیپ ٹاپ کو ہاتھ کیوں لگایا؟

سٹوڈنٹس ٹیچرز کی چیزیں استعمال کر لیتے ہیں۔۔پڑھنے کے لئے مل سکتا ہے فلم کے نہیں۔بک اوپن کرواپنی۔۔۔فرسٹ چیپٹر سے سٹارٹ کریں گے۔۔۔میں پہلے تمہیں اس چپٹر کے اہم اہم لونگ سوال بتاتا ہوں۔۔پہلے ان کو تیار کرو گی۔۔۔

مریم نے بک نکالی۔۔جو چیز یاد نہیں ہوتی اس کو لکھ لکھ کر یاد کرو۔۔

گل رعنا۔۔۔اٹھو کھانا کھاؤ۔۔۔مجھے بھوک نہیں۔۔یہ کیا بات ہوئی؟

شازل نے بولا۔عائزہ کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں۔۔آپ کیوں

معافی مانگ رہے ہیں۔۔۔

کھانا کھاؤ پھر باہر گھومنے چلیں گے۔۔۔اچھا ٹھیک ہے ایک شرط پر کھاؤ گی

آپ مجھے کھلائیں اپنے ہاتھ سے۔۔۔

بس اتنی سی بات۔۔۔میں کھانا لے کر آتا ہوں۔۔

ایک ماہ بعد...

غازیان اٹھو لیٹ ہو رہے ہے۔۔۔ نہیں یار آج میرا دل نہیں ہے۔۔۔ تم چلی جاؤ مجھے آج گھر پر رہنا ہے۔۔ غازیان آج اتنا اہم دن ہے اٹھو۔۔۔

مہرماہ, مس یاسمین کے سکول پروجیکٹ پر بھی ساتھ ساتھ کام کر رہی تھی۔۔۔اس سکول کا آج افتتاح تھا۔۔۔ سب بڑے بڑے لوگ وہاں موجود تھے۔۔۔

غازیان میں ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔ ہو جاؤ میں رات کو منا لوں گا۔۔۔ نہیں مانوں گی۔۔اٹھو نہ پلیز۔۔۔

یار مہرماہ میں ساری رات نہیں سویا۔ تمہیں پتہ ہے نہ۔۔اب تو سکون سے سونے دو۔۔۔ خود مزے سے سو گئی تھی۔۔ سارا کام مجھ پر ڈال کر۔۔۔

ٹھیک ہے تم نہیں جا رہے تو میں بھی نہیں جاؤں گی۔۔اف لڑکی۔۔۔

غازیان اٹھ کر بیٹھا۔۔مہر ماہ منہ بنا کر بیٹھی تھی۔۔اس طرح منہ بناؤ گی تو پھر نہیں جاؤں گا۔۔نہ جاؤ مجھے بھی نہیں جانا اب۔۔۔

اف...ایک تو تم ناراض بہت جلدی ہوتی ہو۔۔۔میں نے تو فورس نہیں کیا۔۔مہر ماہ نے بولا

جا رہا ہوں تیار ہونے۔۔۔اپنی مرضی سے جا رہے ہو۔۔ہاں میری جان اپنی مرضی سے جا رہا ہوں۔آپ پچھلے ایک گھنٹے سے مجھے فورس نہیں کر رہی تھی۔۔۔

مہر ماہ ہلکا سا مسکرائی...

جاؤ میرے لئے بلیک کوفی تیار کرواؤ۔۔اس کے بغیر میرا گزارا نہیں۔۔

بلیک کوفی پی پی کر بلیک ہو گئے ہو۔۔۔غازیان نے مصنوعی غصے سے

مہرماہ کی طرف دیکھارے مزاق کر رہی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسفندیار نے مریم کو بہت اچھی تیاری کروائی تھی۔مریم کا اب فیوریٹ

سبجیکٹ کیمسٹری بن گیا تھا۔۔

ایک ہفتے بعد مریم کے پیپرز تھے۔۔۔کبھی کبھی اسفندیار مریم کو اس کے

گھر پڑھانے چلا جاتا تھا کبھی مریم اسفندیار کے گھر آجاتی تھی۔۔جس دن

اسفندیار کی ماما گھر نہیں ہوتی تھی اس دن وہ مریم کے گھر چلا جاتا تھا۔۔

مریم کالج میں تھی۔۔اس کا لیکچر چل رہا تھا۔۔صالیحہ اس کی فرینڈ تھی۔وہ دونوں ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔

مریم۔۔ہاں بولو۔۔آج میری برتھ ڈے ہے۔میں نے اپنے گھر پر پارٹی رکھی ہے۔۔تم نے بھی انا ہے۔۔۔بابا اجازت نہیں دیں گے۔۔۔یار یہ کیا بات ہوئی۔۔سب لوگ آئیں گے۔۔۔اچھا کون کون ہو گا؟صرف ہم گرلز ہوں گی۔۔

آج میں نے انکل اسفندیار کے گھر جانا ہے پڑھنے بھی۔میں نہیں آسکتی یار۔۔

میرے ذہن میں ایک ائیڈیا آیا ہے۔۔۔صالیحہ نے بولا...

کیا آئیڈیا ہے؟تم اپنے ڈرائیور انکل کے ساتھ اسفندیار کے گھر تک آنا۔۔گاڑی سے نکل کر گھر کے اندر چلی جانا۔۔

جیسے ہی ڈرائیور چلا جائے گا۔۔ تم واپس باہر آجانا۔ میں اپنے ڈرائیور کو پہلے ہی وہاں بھیج دوں گی۔۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر میرے گھر آجانا۔۔ اور جس ٹائم پر تمہیں چھٹی ہوتی ہے واپس چلی جانا۔۔۔ اانکل اسفندیار کو فون کر کے بول دو تمہاری طبیعت خراب ہے۔۔ آج پڑھنے نہیں آؤں گی۔۔۔

آئیڈیا تو اچھا پر بابا کو اگر پتہ چلا تو بہت برا ہو گا اور اگر انکل اسفند نے مجھے دیکھ لیا۔۔۔

ارے نہیں دیکھتے وہ دروازے کے پاس تھوڑی کھڑے ہوں گے۔۔ اندر ہی ہوں گے۔۔ تم فوراً باہر نکل آنا۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

شاذل آج آفس نہیں گیا تھا۔۔ وہ گل رعنا کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ٹائم رہنا چاہتا تھا تاکہ اس کا اچھے سے خیال رکھ سکے۔۔۔ گل رعنا شاذل کے

فون میں گیم کھیل رہی تھی۔۔شاذل اس کے پاس بیٹھا لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا۔۔

شاذل یہ مجھ سے نہیں ہو رہا۔۔کب سے ٹرائی کر رہی ہوں۔۔۔میری جان کوئی اور گیم کھیل لو۔۔اگر یہ نہیں ہو رہا تو۔۔نہیں مجھے یہی کھیلنی ہے۔آپ مجھے یہ والا لیول کر کے دیں۔۔۔بہت آسان ہے کرتی رہو ہو جائے گا۔۔

نہیں آپ کر کے دیں۔۔

شاذل نے پانچ منٹ میں لیول مکمل کر لیا۔۔یہ لو۔شاذل نے فون گل کی طرف بڑھایا۔۔اتنی جلدی ہو بھی گیا۔گل نے حیرت سے پوچھا۔۔ہاں دیکھا میرا کمال۔شاذل نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔مجھے بتائیں کیسے کیا آپ نے۔؟کیوں بتاؤں۔۔بتائیں نہ۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

دروازہ نوک ہوا۔۔شاذل نے دروازہ کھولا۔۔۔سامنے کام والی کھڑی تھی

۔۔شاذل صاحب نیچے کچھ لوگ گل رعنا بی بی اور آپ سے ملنے آئے ہیں

۔۔شاذل نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔۔گل رعنا بت بنی کھڑی تھی۔۔

حارث بھائی۔۔اس کے منہ سے نکلا

اچھا جائیں آپ ہم آتے ہیں۔۔۔شاذل گل رعنا تک آیا جو رونا شروع کر چکی تھی۔۔۔میری جان کچھ نہیں ہوتا میں ہوں ناں۔شاذل نے گل رعنا کے گال پر ہاتھ رکھا۔۔وہ مجھے لے جائے گا ساتھ۔اس نے روتے ہوئے کہا۔۔میرے ہوتے ایسا ناممکن ہے۔شاذل نے گل رعنا کے آنسو صاف کیے اور نرمی سے اس کا ہاتھ پکڑا۔۔

شازل گل رعنا کے ساتھ نیچے آیا۔۔غازیان اور عائلہ پہلے ہی وہاں موجود تھے۔۔صوفے پر حارث اور اس کا باپ اور ماں بیٹھی تھی۔۔ساتھ میں پولیس بھی موجود تھی۔۔۔گل رعنا کا سانس خشک ہو رہا تھا۔۔۔

جی فرمائیں۔۔شاذل نے غصے سے حارث کی طرف دیکھتے ہوئے پولیس انسپکٹر کو مخاطب کیا۔۔

آپ نے اس بچی کو اغوا کر کے اپنے گھر رکھا ہے۔انسپکٹر نے کہا۔۔پہلی بات تو یہ کہ یہ بچی نہیں 18 سال کی بالغ لڑکی ہے۔۔دوسری بات میں نے اس کو اغوا نہیں کیا۔۔اور تیسری بات میری بیوی ہے یہ اور ہمارا نکاح گل رعنا کی مرضی سے ہوا تھا۔۔شازل نے کہا۔۔

ہم نے گل رعنا کا بیان لینا ہے۔اجازت ہے؟جی اجازت ہے۔۔

بیٹا کیا اغواء کیا شاذل نے۔۔؟ گل رعنا حارث کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

جو غصے سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔ گل رعنا کو اپنا ماضی یاد آیا۔۔

میں.. میں نے اپنی مرضی سے نکاح کیا ہے۔۔ مجھے کسی نے اغواہ نہیں کیا۔۔ گل رعنا نے سختی سے شاذل کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔ سن لیا آپ سب نے؟ شاذل نے کہا۔۔ انسپکٹر صاحب نکاح پر نکاح نہیں ہوتا۔ گل رعنا کا میرے ساتھ نکاح ہوا ہے اور یہ میرے ساتھ ازدواجی تعلقات بھی بنا چکی ہے۔ حارث نے کہا۔۔ اس بات پر شاذل کا منہ غصے سے لال ہوا۔۔ وہ شیر کی طرح حارث پر حاوی ہوا۔۔ اس نے اسے گریبان سے پکڑا۔۔ شاذل قد میں حارث سے لمبا تھا۔۔

میں تمہیں جان سے ماردوں گا۔۔پولیس والا آگے بڑھا ان کو چھڑوانے کے لئے۔۔غازیان نے آنکھ کے اشارے سے منع کردیا اور وہ وہی کھڑا ہو گیا۔۔

حارث کا باپ اسے شاذل سے چھڑوانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔غازیان صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس منظر کو انجوائے کر رہا تھا۔۔گل رعنا خوف سے کانپ رہی تھی۔۔

اور عائلہ بھی غازیان کی طرح اپنے شہزادے کی لڑائی دیکھ رہی تھی۔۔

شازل نے پانچ منٹ میں حارث کو مار مار کر اس کا برا حال کر دیا۔۔

میری بیوی کے بارے میں ایک لفظ بھی غلط منہ سے نکالا جان سے ماردوں گا۔۔اتنے سال اس پر ظلم کرتے ہوئے خدا کا خوف نہیں آیا تم لوگوں کو۔۔۔اپنے بیٹے کو لو اور دفع ہو جاؤ ادھر سے مر جائے گا آج یہ میرے

ہاتھوں سے۔۔شازل نے اونچی اور غصے سے بھرپور آواز میں کہا۔غصے کی وجہ سے اس کی آنکھیں اور چہرہ سرخ ہو رہا تھا, رگیں ابھری ہوئی تھیں۔۔

شاذل گل رعنا تک آیا۔اس نے سختی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر اپنے کمرے میں آیا۔۔شاذل میرا ہاتھ...

شازل نے روم میں آکر اس کا ہاتھ چھوڑا...

مجھے بتاؤ کیا وہ سچ بول رہا تھا؟اس نے تمہیں چھوا ہے ؟نہیں شاذل وہ جھوٹ بول رہا تھا۔۔آپ کیسے اس کی بات پر یقین کر سکتے ہیں۔۔مجھے وہ بس ڈراتا تھا۔۔جس دن اس نے مجھے چھونے کی کوشش کی میں اسے ششے والا جگ مار کر وہاں سے بھاگ آئی تھی آپ کو تو سب پتہ ہے۔۔

میں اس جھوٹے انسان کو زندہ نہیں چھوڑوں گا شاذل پھر غصے سے باہر جانے لگا۔۔شاذل !گل رعنا نے اسے آواز دی۔۔

شاذل باہر آیا۔ حارث جا چکا تھا۔۔ غازیان اور عائلہ ابھی بھی صوفے پر ہی بیٹھے تھی۔۔۔

آج تو میرے گھر پر یہ تماشا ہو گیا ہے۔۔۔ دوبارہ میں یہ تماشا اپنے گھر پر نہ دیکھوں عائلہ نے بولا۔۔ فکر نہیں کریں آپ ماما میں اسے لے کر یہاں سے چلا جاؤں گا۔ شاذل نے کہا۔۔ کیا بولا تم نے؟ اس لڑکی کی خاطر ہمیں اپنے ماں باپ کو چھوڑ دو گے تم؟

ماما میں نے ایسے تو نہیں بولا۔۔ ملنے آتا رہوں گا۔۔ گل رعنا کافی ڈسٹرب ہے۔۔ میں کچھ دیر اسلام آباد والے گھر میں شفٹ ہونا چاہتا ہوں۔۔۔

وہ لوگ اتنی آسانی سے نہیں بیٹھیں گے۔۔۔ غازیان نے بولا۔۔۔ میں جانتا ہوں بھائی اس لیے یہاں سے جا رہا ہوں۔۔

وہ سمجھیں گے تم ڈر کر بھاگ رہے ہو۔۔بھائی میں اسے جان سے مارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔مجھے گل رعنا نے روک دیا...

اللہ اللہ اب تم اس لڑکی کی خاطر قاتل بھی بنو گے۔عائلہ نے بولا۔۔ماما اگر کوئی شخص آپ کی عزت پر غلط نظر ڈالے جان سے مار دینا بہتر ہے۔ایک ویک میں میرا پروجیکٹ ختم ہونے والا ہے۔اس کے بعد میں چلا جاؤں گا۔۔

شاذل یہ بول کر وہاں سے چلا گیا۔۔چھین لیا مجھ سے میرے بچے کو۔ شاذل تو میرے بغیر کہی جاتا ہی نہیں تھا۔۔عائلہ نے افسردہ سی آواز میں بولا۔۔ماما آپ کا بچہ اب بڑا ہو گیا ہے اور شادی شدہ ہے۔۔اس کے علاوہ اس کی ایک عدد بیوی بھی ہے۔۔جس کا خیال رکھنا اس کی ذمہ داری ہے۔۔غازیان نے نرم لہجے میں کہا۔۔

تم تو چپ ہی رہو غازی ایک زن مرید کم تھا جو دوسرا بھی بن گیا ہے۔۔۔

عائلہ نے غازیان کو بھگو کے طنز مارا تھا۔۔۔ غازی ہلکا سا مسکرایا۔۔

ماما اگر بیوی کا خیال رکھنا اس کی باتیں ماننا زن مریدی ہے۔۔ تو جی میں ہوں زن مرید اور مجھے فخر ہے اپنے زن مرید ہونے پر۔۔ شرم کرو غازی۔۔۔

بابا بھی تو آپ کا خیال رکھتے ہیں۔۔ تو کیا بابا بھی زن مرید ہوئے۔۔ عائلہ ہلکا سا مسکرائی۔۔۔ بحث میں تم سے کوئی نہیں جیت سکتا۔۔۔۔ غازیان اور عائلہ ایک ساتھ مسکرائے۔۔ ابھی میں نے شاذل کو پروپر کلاس دینی ہیں زن مریدی کی۔۔

جو دیکھے گا وہی سیکھے گا۔۔۔ تم نے خراب کیا ہے اسے۔۔ میرا شاگرد ہے میرے جیسا ہی ہو گا نہ۔۔

تم دونوں کی کلاس تو میں لوں گی۔۔۔

(مہرماہ شیر علی کے گھر گئی تھی) اچھا ماما میں مہرماہ کو لینے جارہا ہوں۔۔۔

ایک منٹ نہیں رہ سکتے تم اس کے بغیر۔۔ پتہ نہیں کیا جادو کیا ہے۔۔

سات سال رہ تو لیا ہے اس کے بغیر۔اب سچ میں ایک منٹ نہیں رہ سکتا

اس کے بغیر۔۔ ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔

____

غازیان شیر علی کے گھر آیا۔۔ مریم صوفے پر بیٹھ کر ڈرائنگ کر رہی

تھی۔۔

اسلام علیکم بھائی۔ وعلیکم اسلام سالی صاحبہ۔۔ مہرماہ کدھر ہے؟ آپ کی

بیوی صاحبہ اپنے روم میں ہے۔۔ ویسے ابھی دو گھنٹے پہلے آپی آئی ہیں اور

آپ لینے بھی آ گئے۔۔ ہاں بس کیا کروں گزارا نہیں ہے۔۔۔ واہ واہ۔۔۔

جائیں مل لیں اپنی بیگم صاحبہ سے۔۔۔

مہر ماہ اپنے روم سو رہی تھی۔۔غازیان دروازہ کھول کر اندر آیا۔۔میڈم میری نیندیں اڑا کر خود مزے سے سو رہی ہیں۔۔۔غازی نے اپنی انگلیاں مہر کی گال پر پھیری

مہر ماہ اپنی گال پر کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس کر کے ایک دم سے اٹھی۔۔ پورے کمرے میں غازیان کی مدہوش کر دینے والی خوشبو پھیلی تھی۔۔

غازیان تم..ڈرا دیا مجھے۔۔۔چڑیلیں بھی ڈرتی ہیں آج پہلی دفع سنا ہے۔۔ تم نے مجھے چڑیل بولا۔۔۔نہیں تمہارے بلکل ساتھ بائیں جانب ایک چیڈیل بیٹھی ہے تمہیں نہیں نظر آ رہی؟ یار پلیز نہیں کرو۔مہر ماہ نے ڈر کر کہا۔۔اچھا وہ چڑیل تمہیں مرر میں نظر آئے گی۔۔۔سامنے دیکھو۔۔

مہر ماہ نے مرر میں دیکھا۔۔۔اس میں تو بس میں نظر آ رہی ہوں۔۔ تھوڑی دیر بعد مہر ماہ کو غازیان کے مذاق کی سمجھ آئی۔۔

غازیان کے بچے تم نے مجھے ہی چیڑیل بولا ہے۔۔ مہرماہ نے سرہانا پکڑ کر غازیان کی جانب پھینکا۔۔ ویسے تم پہلی چیڑیل ہو جو اتنی حسین ہے۔۔ اسلام آباد کے جنگلوں میں پرفیوم لگا کر گیا تھا۔۔ وہاں ایک چیڑیل اپنی دوسری چیڑیل دوست کے ساتھ تصاویر کھینچ رہی تھی۔۔ اس چیڑیل نے مجھے اپنی طرف اٹریکٹ کیا۔۔۔

تم جیسے کو تو چیڑیل بھی منہ نہ لگائے۔۔

مریم نے اپنا میک اپ اپنے بیگ میں رکھ لیا۔۔ کیونکہ اس نے پارٹی میں جانا تھا۔۔ کپڑے اس نے پارٹی کے لحاظ سے سمپل ہی پہنے تھے وہ سمپل کپڑوں میں بھی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔ اس نے بلیک کلر کی شارٹ فراک پہنی تھی۔۔ نیچے اس نے جینز پہنی تھی۔۔۔ ڈوپٹہ وہ کبھی کبھی ہی

لیتی تھی۔۔شیر علی نے کبھی بھی اپنی بیٹیوں کو اس چیز کے لئے فورس نہیں کیا تھا۔۔تینوں کو ہر لحاظ سے فل آزاری تھی۔۔

شادی کے بعد مرہا نے ڈوپٹہ لینا شروع کر دیا تھا۔گھر سے باہر آتے جاتے۔۔

مہرماہ مشرقی اور مغربی دونوں قسم کے لباس استعمال کرتی تھی۔۔شادی کے بعد وہ زیادہ تر آفس شلوار قمیض ہی پہن کر جاتی تھی۔۔

Zubi Novels Zone

مریم نے گھر سے نکلتے ٹائم بال باندھے تھے پونی میں۔۔کار میں آکر اس نے پونی کھول دی۔۔اس نے بیگ میں رکھا میک آپ نکالا۔۔وہ ہلکا ہلکا میک اپ کر رہی تھی۔۔

وہ ڈرائیور کی سیٹ کے پیچھے چھپ کر یہ سب کر رہی تھی۔ان کا دھیان ویسے بھی ڈرائیونگ پر ہی تھا۔۔۔

اس نے مسکارا لگایا۔لائٹ سی لپ سٹک۔۔ٹنٹ وہ ویسے ہی نارملی استعمال کرتی تھی۔۔

اسفندیار اور مریم کے گھر میں 40 منٹ کا فاصلہ تھا۔مریم نے بال کھول کر درمیان سے مانگ نکالی۔۔

ڈرائیور مریم کو چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔مریم اندر گئی۔۔اوپر ونڈو پر اسفندیار کھڑا تھا۔۔۔مریم کا دھیان اس پر نہیں گیا وہ فوراً سے باہر نکلنے لگی۔۔اوپر سے اسفندیار نے آواز دی۔۔واپس آؤ۔۔چلو جی گئی بھینس پانی میں۔

مریم نے مڑے بغیر دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

اسفندیار ایک منٹ میں نیچے آیا۔۔ کدھر جا رہی تھی؟ اسفندیار نے مریم کی ساری تیاری دیکھی۔۔ پہلے وہ ڈوپٹہ لے کر آتی تھی۔۔ آج وہ دوپٹے کے بغیر تھی۔۔ اسفندیار کو غصہ آیا۔۔ اتنا تیار ہو کر پڑھنے آئی ہو؟ نہیں آج میں پڑھنے نہیں آئی ہوں۔۔ مجھے آپ کی تھوڑی سی ہیلپ چاہیے۔۔

صالیحہ کا ڈرائیور کافی دیر سے اسفندیار کے دروازے پر کھڑا تھا۔۔ اس نے صالیحہ کو کال کی۔۔ بی بی جی کب سے کھڑا ہوں۔۔ وہ آکر اندر چلی گئی اور باہر بھی نہیں آرہی۔۔ مجھے لگتا ہے نہیں آنا اس نے۔۔

اچھا آپ واپس آجائیں۔۔ مجھے لگتا ہے پکڑی گئی ہے۔۔

ڈرائیور واپس آگیا۔۔۔

مریم اسفندیار کو ساری بات بتا رہی تھی۔۔ اس لیے اسے اندر دیر ہو گئی۔۔

اگر آپ کو بابا کا فون آیا۔ آپ نے بولنا ہے۔۔ مریم پڑھنے آئی ہے۔۔ پڑھ رہی ہے۔۔۔ میں تمہارے لئے کیوں جھوٹ بولوں؟ انکل پلیز ناں سب فرینڈز آئی ہوں گی۔۔ سب میرا انتظار کر رہی ہوں گی۔۔ باہر ڈرائیور انکل بھی میرا انتظار کر رہے ہیں۔۔ مریم نے معصوم شکل بناتے ہوئے التجا کی۔۔ اسفند کو کچھ غلط ہوتا محسوس ہو رہا تھا پھر بھی وہ مریم کی خوشی کے لئے مان گیا۔۔۔

اچھا جاؤ۔۔۔ مریم باہر آئی۔۔ باہر ڈرائیور نہیں تھا مریم غصے سے واپس اندر آئی۔۔۔

آپ کی انوسٹیگیشن کی وجہ سے چلے گئے ہیں وہ۔۔ اب بتائیں میں کیسے جاؤں گی۔۔ مریم کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔۔۔ اچھا اچھا غصہ نہیں کرو میں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔ ہاں جلدی کریں۔۔۔ اسفندیار گاڑی کی چابی لے

کر آیا۔اسفندیار کی ماما آج گھر پر نہیں تھی۔۔ان کو ہسپتال سے ایمر جنسی کال آئی۔۔۔ جس کی وجہ سے ان کو جانا پڑا۔۔۔

اسفندیار نے مریم کو صالیحہ کے گھر کے باہر چھوڑا۔۔

مریم بھاگ کر اندر چلی گئی۔اندر ایک بہت بڑی پارٹی کا انتظام ہوا تھا اور یہ پارٹی صرف گرلز کی نہیں تھی۔۔صالیحہ نے جھوٹ بولا تھا۔۔۔صالیحہ کو پتہ تھا۔۔اگر اس نے مریم کو سچ بتادیا۔۔وہ نہیں آئے گی پارٹی میں۔۔ پارٹی میں صالیحہ کے کزنز بھی تھے۔۔اس کے کچھ کلاس فیلوز بھی۔۔اور صالیحہ کی کزنز کے بوائے فرینڈز بھی۔۔۔صالیحہ کے ماما بابا باہر رہتے تھے۔۔وہ یہاں اپنی نانو کے ساتھ رہتی تھی۔۔صالیحہ کی نانو اپنے روم میں تھی۔۔میوزک کے شور کی وجہ سے انہوں نے اپنا دروازہ بند کیا تھا۔۔

مریم اندر آئی۔۔ایک ساتھ وہ اتنے سارے لڑکوں کو دیکھ کر گھبرا گئی۔۔

صالیحہ اس کے پاس آئی۔۔ شکر ہے تم آگئی۔۔یہ سب کون ہیں اور تم نے

مجھے اس بارے میں کیوں نہیں بتایا...یارا گر بتادیتی تو کیا تم آتی۔۔صالیحہ

کا ایک کزن چلتا ہوا۔۔مریم اور صالیحہ کے پاس آیا۔۔۔سب لوگ ڈانس

کر رہے تھے۔۔۔

hello beautiful girl. i want to dance with

you. can you be my dance partner?

no sorry.

مریم کو شدید غصہ آرہا تھا۔۔صالیحہ کو کسی نے آواز دی تھی وہ وہاں سے

چلی گئی۔۔۔

صالیحہ کے کزن نے مریم کی قمر پر ہاتھ رکھا۔۔مریم نے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔۔۔اسے غصہ آیا۔۔اس نے مریم کا بازو پکڑا اور اسے اپنے ساتھ کھینچ کر قریب ایک روم تھا۔۔وہاں لے کر جانے لگا۔۔سب پارٹی میں مگن تھے کسی کو نہیں پتہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔وہاں موجود آدھے سے زیادہ لوگ نشے میں تھے۔۔نوجوانوں کی زنا اور نشے سے بھرپور پارٹی۔۔۔

مریم کو شدت سے احساس ہوا۔۔اس کے بابا ٹھیک بولتے تھے۔۔جو جیسا نظر آتا ہے۔۔ویسا ہوتا نہیں ہے۔۔ہر کیسی پر بھروسہ نہیں کرتے۔۔

صالیحہ کالج عبایا پہن کر آتی تھی۔۔اور مریم اس کو بہت نیک سمجھتی تھی اور اس کو لگا اس کے گھر کا ماحول بھی ایسا ہی ہو گا۔۔جو بچے والدین کی نافرمانی کرتے ہیں۔ان کو ایسے ہی سزا ملتی ہے۔۔بعض اوقات والدین کی پابندیاں مفید ثابت ہوتی ہیں۔۔۔

وہ لڑکا اسے کھینچ کر روم میں لے کر جا رہا تھا۔۔ وہاں ایک دم سے اسفندیار اندر داخل ہوا۔۔

مریم کا فون اسفندیار کی کار میں رہ گیا تھا۔۔ صالیحہ کی گھر کی لوکیشن کے لئے مریم نے اپنا گوگل میپ آن کیا تھا اس نے اپنا فون فرنٹ بورڈ پر رکھا تھا۔۔ پارٹی کی اسے اتنی خوشی تھی۔۔ وہ فون کو وہاں سے اٹھانا بھول گئی۔۔ اسفند کو بھی تھوڑا ہی آگے گیا تھا۔۔ اس کی نظر اس کے فون پر پڑی۔۔ وہ اسے دینے کے لئے واپس آیا تھا۔۔

صالیحہ کے گھر کا مین ڈور اوپن ہی تھا کیونکہ پارٹی کے لئے لوگ آ جا رہے تھے۔۔

اسفندیار کی آنکھیں غصے سے سرخ ہوئی یہ منظر دیکھ کر۔۔ چھوڑو اس کا ہاتھ۔۔۔ کیوں چھوڑوں؟ مریم کی آنکھیں پانی سے بھری تھی۔۔۔ اس

آدمی نے مریم کی بازو کو اتنی زور سے کھینچا تھا۔۔اس کی فراک شولڈر سے پھٹ گئی۔۔مریم بھرپور مزاحمت کر رہی تھی۔۔اسفندیار دیوانہ وار اس کی جانب بڑھا۔۔اس نے اس لڑکے کو گریبان سے پکڑا۔۔وہ لڑکا 21 سال کا تھا۔۔۔اسفندیار نے اسے مار مار کر اس کا چہرہ بگاڑ دیا تھا۔۔۔

اسفندیار نے مریم کا ہاتھ پکڑا جو بت بنی کھڑی تھی۔۔چلو۔۔

وہ اسے لے کر باہر آیا۔۔دن کے اجالے میں اس کا حلیہ کسی بھی زاہد کو گمراہ کر سکتا تھا۔۔اس کے بال بکھرے تھے۔۔اس کا مسکارا سارا پھیل گیا تھا۔۔وہ آکر گاڑی میں بیٹھی۔۔اسفندیار نے اسے اپنی جیکٹ اتار کر دی۔۔یہ پہنو۔۔اس نے جلدی سے پکڑ کر پہنی۔۔اسفندیار اسے لے کر گھر آیا

آج مریم کے بابا اسے لینے آئے تھے۔۔ڈرائیور کی ماں کی طبیعت خراب ہو گئی تھی۔۔وہ گھر چلا گیا تھا۔۔

مریم کے بابا غصے سے صوفے پر بیٹھے تھے۔۔اسد علی بھی ان کے پاس بیٹھا تھا۔۔کیا اسفندیار بتا کر نہیں گیا کہ وہ کدھر ہے۔شیر علی نے اسد سے پوچھا۔۔نہیں یار مجھے نہیں پتہ کدھر ہے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد مریم اور اسفند دونوں اندر داخل ہوئے۔۔مریم کا اپنے بابا کو دیکھ کر رنگ اڑا۔۔شیر علی کی آنکھیں غصے سے اور لال ہوئی۔۔مریم کو اسفند کی جیکٹ میں دیکھ کر۔۔کیا ہے یہ سب کدھر تھے تم دونوں؟۔۔

انکل میری بات سنیں جیسا آپ سمجھ رہے ہیں ویسا بلکل بھی نہیں ہے ہم بس...اسفند ابھی بول ہی رہا تھا کہ مریم جھٹ سے بولی..بابا انکل

اسفند یار نے میرے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی ہے۔۔اسفند کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔اس نے حیرت سے مریم کی طرف دیکھا۔۔۔

مریم نے خود کو بچانے کے لئے سب اسفند یار پر ڈال دیا اسے لگا اسفند یار شیر علی کو پارٹی والی بات بتانے لگا ہے۔۔اگر شیر علی کو پتہ چل جاتا کہ مریم جھوٹ بول کر پارٹی پر گئی ہے اور وہاں پہ اس لڑکے نے مریم کے ساتھ یہ سب کیا ہے تو وہ مریم کو سزا دیتے مریم اپنے بابا کی نظروں سے نہیں گرنا چاہتی تھی۔۔

انکل یہ جھوٹ بول رہی ہے۔اسفند یار نے کہا۔۔شیر علی نے اسفند یار کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا۔۔۔میں نے تم پر بھروسہ کر کے اپنی بیٹی کو تمہارے پاس پڑھنے بیجھا۔۔تم بھی باقی مردوں جیسے گھٹیا نکلے۔۔اپنی اور اس کی عمر کا ہی لحاظ کر لیتے۔۔مریم مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔اسفند یار خاموشی

سے سب سن رہا تھا۔۔ کون کرے گا اب اس سے شادی؟ میری عزت داغ دار کر دی بے غیرت انسان۔۔ شیر علی بس بہت ہوا۔ میرا اسفندیار ایسا نہیں ہے۔ اسد علی نے بولا۔۔

تمہیں میری بیٹی کی حالت نظر نہیں آ رہی؟ شیر علی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔۔ میں کروں گا آپ کی بیٹی سے نکاح۔۔ میں نے آپ کی عزت داغ دار کی ہے۔۔ اب میں ہی اس کو ٹھیک کروں گا۔ اسفند نے کہا۔۔ شیر علی نے اسفند کے منہ پر مکا مارا۔۔ بے غیرت اگر نکاح ہی کرنا تھا عزت سے رشتہ مانگ لیتے۔۔۔

مجھے لگا آپ انکار کر دیں گے۔۔ عزت خراب کرنے والے عزت کے محافظ نہیں ہوتے پر تم نے مجھے مجبور کر دیا ہے۔۔ شیر علی نے کہا۔۔ شیر

علی بچی کو لے کر گھر جاؤ۔ ہم تھوڑی دیر بعد مولوی کو لے کر آتے ہیں۔۔

اسد علی نہ کہا۔۔

مریم کو ایسی چپ لگی تھی کہ اب اس میں سچ بولنے کی بھی ہمت نہیں تھی۔۔ وہ اسفند کی سرد نگاہوں کو مسلسل خود پر محسوس کر رہی تھی۔۔

شیر علی مریم کو لے کر گھر آیا۔۔ مریم بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ نور بیگم سامنے کھڑی تھی۔۔ مریم نے ان کو سلام بھی نہیں کیا۔۔ ورنہ مریم جب بھی پڑھ کے واپس آتی تھی۔۔ آکر سلام کرتی تھی۔۔

مریم اپنے روم میں آکر بہت زیادہ روئی وہ ابھی بھی اسفند یار کی جیکٹ میں تھی۔۔ اس نے جیکٹ اتار کر زور سے زمین پر پھینکی۔۔ نہیں کرنی مجھے اس انکل سے شادی مریم نے اونچی آواز میں کہا۔۔

شیر علی گھر کے اندر آئے۔۔نور بیگم ابھی بھی وہی کھڑی تھی۔۔شیر علی کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر ان کو محسوس ہو گیا تھا جیسے کچھ غلط ہوا ہے۔۔

سب خیریت ہے؟ تھوڑی دیر بعد مریم کا نکاح ہے مریم کو تیار کر دو۔۔وہ لوگ آتے ہوں گے۔۔۔کس سے ہو رہا ہے نکاح؟نور بیگم نے حیرت سے پوچھا۔۔اسفندیار سے۔۔

پر مریم تو بہت چھوٹی ہے۔۔جتنا بولا ہے بس اتنا کرو۔شیر علی نے غصے سے بولا۔۔۔شیر علی وہاں سے جانے لگے کہ مریم ایک دم سے باہر آئی۔۔بابا آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے مجھے نہیں کرنی شادی مجھے پڑھنا ہے۔ کچھ بننا ہے۔۔سب لوگ میرا مذاق بنائیں گے مریم نے اپنے سر سے شادی کر لی اور ویسے بھی میری عزت محفوظ ہے میں نے جھوٹ بولا تھا۔۔

مریم جذبات میں آ کر سچ بول گئی تھی۔۔۔ٹھاہ... شیر علی نے مریم کے منہ پر تھپڑ مارا۔میں جانتا تھا وہ لڑکا ایسا نہیں ہے۔۔پر میں نے وہاں تمہارا ساتھ دیا۔ تمہیں شرم نہیں آئی۔۔اس پر الزام لگاتے ہوئے۔۔مریم نے اپنے بابا کو سارا سچ بتایا۔۔جو جو ہوا تھا۔۔

پلیز بابا مجھے معاف کر دیں مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔مریم نے روتے ہوئے کہا۔۔

تمہاری سزا ہے۔۔۔شادی تمہاری اسفند یار سے ہی ہو گی۔۔

نور بیگم اس کو لے کر جائیں یہاں سے میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا ...جب میں نے منع کیا تھا۔۔کسی بھی دوست کے گھر نہیں جانا تو کیوں گئی تھی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

جا کر نکاح کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تمہاری وجہ سے میں نے اپنے بھائی جیسے دوست پر غصہ کیا۔۔۔

اسفندیار کی ماما بہت مشکل سے اس نکاح کے لئے راضی ہوئی تھی۔۔۔بیٹا وہ بہت چھوٹی ہے کیسے سنبھالے گی تمہیں۔۔۔ تمہیں اپنی عمر کی کیسی لڑکی سے شادی کرنی چاہیے۔۔ماما مجھے وہ پسند ہے پلیز مان جائیں۔۔۔اسفندیار اور اسد علی نے اپنی بیوی کو سچ نہیں بتایا تھا۔۔اسفندیار اور اس کے ماما بابا شیر علی کے گھر آئے۔۔شیر علی اسفندیار کے گلے لگے۔۔۔

مجھے معاف کردو بیٹا۔مریم نے مجھے سچ بتادیا ہے۔شیر علی نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔۔انکل معافی مانگ کر مجھے شرمندہ نہیں کریں۔۔

مریم نے سمپل ریڈ فراک پہنا تھا۔۔اوپر لال رنگ کا ڈوپٹہ ۔۔چہرے پر

میک اپ نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔۔

رو رو کر اس نے اپنی آنکھیں سرخ کی تھی۔۔۔اس نے چہرے پر ڈوپٹے

سے گھونگھٹ کیا تھا۔۔

شیر علی نے مہرماہ۔۔اور مرہا کو نکاح کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔۔ان کو

پتہ تھا۔۔مہرماہ نکاح نہیں ہونے دے گی۔۔۔

مریم شیر علی آپ کا نکاح..اسفندیار خان ولد اسد علی سے کیا جاتا ہے۔۔

کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔؟

جی قبول ہے۔۔

نکاح کے بعد مریم اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی رخصتی مریم کے پیپرز کے بعد ہو گی۔۔ مریم کے پیپرز میں ابھی ایک ویک باقی تھا۔۔

احد بیڈ پر سو رہا تھا۔۔۔ مرہا روم میں ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔اسے کسی طور بھی سکون نہیں تھا۔۔احد کروٹ بدلنے لگا اس کی نظر مرہا پر گئی۔ احد اور مرہا کے درمیان اس دن کے بعد کچھ بھی ٹھیک نہیں ہوا تھا۔۔احد جب بھی بولتا تھا۔۔ مرہا کو اپنے لفظوں سے تکلیف پہنچاتا تھا۔۔۔ مرہا کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ اس پر ہاتھ نہیں اٹھاتا پر۔ اگر مرہا امید سے نہیں ہوتی تو وہ ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہ کرتا۔۔

احد کا لہجہ ہر گزرتے دن کے ساتھ سخت ہوتا جا رہا تھا۔۔

ایک کمرے میں رہ کر دونوں ایک دوسرے کے دشمن بن گئے تھے۔۔۔

احد نے گھر سے باہر رہنا شروع کر دیا پوری پوری رات گھر سے باہر رہتا تھا۔۔ صبح فجر کے وقت یا اس سے پہلے گھر واپس آتا۔۔۔ مرہا کو وہم ہو گیا تھا کہ شاید احد نے دوسری شادی کر لی ہے۔۔

مرہا روم میں مسلسل چکر کاٹ رہی تھی۔۔اس نے اتنی ٹینشن لی۔۔اس کے پیٹ میں بھی درد شروع ہو گیا تھا۔۔ مرہا کو اکثر ہوتا رہتا تھا۔۔وہ برداشت کرتی رہتی تھی۔۔

ابھی اس کا فورتھ منتھ چل رہا تھا۔۔

کیا ہوا ہے؟احد نے پوچھا۔۔ایسے کیوں چکر کاٹ رہی ہو۔۔ مرہا نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ مرہا بس غصے سے احد کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔ تمہیں سمجھ نہیں آیا۔۔ میں نے کیا پوچھا ہے۔۔۔رات کے تین بج رہے تھے۔۔

احد تھوڑی دیر پہلے ہی آکر سویا تھا۔۔اس کی آنکھیں لال ہو رہی تھی۔۔

درد ہو رہا ہے۔۔میڈیسن کھائی تھی؟احد نے پوچھا۔۔نہیں مرہا نے بولا۔۔کھانا کھایا تھا؟نہیں۔۔احد کو ایک دم سے غصہ آیا۔۔۔پر اس نے خود پر قابو رکھا۔۔

احد روم سے باہر آیا۔۔۔پھر سیدھا کچن کی طرف گیا۔۔اس نے فریج میں سے دودھ نکالا اسے بوائل ہونے کے لئے چولہے پر رکھا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ واپس روم میں آیا۔۔اس نے ایک ٹرے پکڑی تھی۔۔ جس میں کچھ فروٹس تھے۔دودھ کا گلاس تھا۔۔۔اور ڈبل روٹی تھی۔۔ ساتھ میں میڈیسن بھی۔۔۔احد نے ٹرے مرہا کے آگے رکھی جو ابھی بھی غصے سے ہی احد کو دیکھ رہی تھی۔۔احد نے ڈبل روٹی کو دودھ والے گلاس

میں ڈپ کر کے مرہا کی طرف بڑھایا۔۔ مرہا نے کھا لیا۔۔ اسے پتہ تھا اگر نہیں کھائے گی تو غصہ کرے گا۔۔

آپ نے دوسری شادی کر لی؟ احد نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔ اگر کر لی ہے۔۔ تو مجھے میرے بابا کے گھر چھوڑ کر آئیں۔ مجھے پتہ ہے آپ نے کر لی ہے۔ آپ جو ساری ساری رات گھر سے باہر رہتے ہیں۔ آپ اپنی دوسری بیوی کے پاس ہوتے ہیں۔ مرہا نے افسردہ آواز میں کہا۔۔ تم نے ہی بولا تھا دوسری شادی کر لو۔۔ میں نے کر لی۔۔

(احد نے ایک مشن سٹارٹ کیا تھا۔۔۔ لوگوں کی مدد کرنے کے لئے۔۔ اس نے ایک ٹیم بنائی تھی۔۔ ان کے ساتھ جا کر احد غریب لوگوں کو راشن اور ضرورت کا سامان دے کر آتا تھا۔ وہ یہ کام دن کے اجالے میں بھی کر سکتا تھا۔۔ اور کیمرے میں اپنی ویڈیوز بنوا کر لوگوں کی تعریفیں بھی

وصول کر سکتا تھا۔۔پر احد کو دیکھاوے کا کوئی شوق نہیں تھا۔۔وہ یہ سب بس اپنے اللہ کو راضی کرنے کے لئے کر رہا تھا اور وہ راشن دیتے ہوئے ان غریب لوگوں کی ویڈیوز بنوا کر ان کو لوگوں کے سامنے لا کر شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا)۔۔اس لیے احد یہ کام رات کو کرتا تھا۔۔۔وہ چھوٹی چھوٹی بستیوں میں جاتا تھا۔۔جو اس کے گھر سے بہت دور تھی۔۔اس لیے اسے واپس آتے ہوئے اتنی دیر ہو جاتی تھی۔۔

احد مرہا کو تنگ کر رہا تھا۔۔۔سچ میں کر لی ہے؟ مرہا نے روتے ہوئے بولا۔۔نہیں ابھی صرف لڑکی پسند کی ہے۔۔شادی تمہارے سامنے کروں گا بلکہ وہ بھی تمہارے ساتھ اس گھر میں رہے گی۔۔دونوں مل کر بہنوں کی طرح رہنا۔۔۔

بہن بن کر رہتی ہے میری جوتی۔۔مجھے جانا ہے۔۔مجھے نہیں پتہ۔مجھے ابھی چھوڑ کر آؤ۔۔

احد نے مرہا کو اپنے قریب کیا۔۔مرہا کی آنکھیں پانی سے بھری تھی۔۔

نہیں کی دوسری شادی اور نہ ہی کروں گا۔۔۔میرے دل کی سلطنت پر تم قابض ہو۔۔حکمران پر حکمرانی کر رہی ہو۔۔۔مجھے معاف کردو میں جانتا ہوں۔۔میں بہت غلط کرتا رہا ہوں۔۔پر تمہیں پتہ ہے میں زمل کے معاملے میں ایسا ہی ہوں۔۔تم خود کو میری جگہ رکھ کر سوچو۔۔میری وجہ سے مریم کوٹھے پر چلی جاتی ہے تو تم کیا کرتی؟غیرت کے معاملے میں ہم مرد ظالم ہیں۔۔۔اگر ایک رات بھی زمل کوٹھے پر رہ کر واپس آتی تو میں اسے گولی مار دیتا۔۔

احد!! مرہا نے تڑپ کر بولا۔۔۔ ہم ایسے ہی ہیں مرہا ہمارے دل پتھر ہیں۔ بچپن سے غیرت کے نام پر قتل ہوتے دیکھے ہیں۔ تمہیں پتہ ہے میں زمل کو کیوں گولی مارتا کیونکہ میں ہوں ایک سیاستدان... اگر کسی کو پتہ چل جاتا سیاست دان احد کی بہن کوٹھے پر رہ کر واپس آئی ہے۔۔ میری ریپوٹیشن خراب ہو جاتی۔۔ لوگوں کو احد کا ویک پوائنٹ مل جاتا۔۔ ہر اخبار پر, ٹی وی چینل پر احد میر کی بہن, احد میر کی بہن, ساتھ میں اس لائن کو مزید موڈیفائی کر کے بتایا جاتا۔۔ اپنی طرف سے بھی تین چار لائینز ایڈ ہوتی۔۔ اس سب کے بعد کیا زمل نارمل لائف گزار پاتی؟ کوئی اس سے شادی کرتا؟ اس سب سے سکون حاصل کرنے کے لئے میں اسے گولی مار دیتا۔۔۔

کیوں ہو تم اتنے ظالم؟ تم تو زمل سے اتنی محبت کرتے ہو پھر کیسے اسے گولی مار سکتے ہو۔ مرہا ابھی بھی رو رہی تھی۔۔ جیسے اس دن تمہیں مارنے لگا تھا۔

محبت تو میں تم سے بھی کرتا ہوں۔ جب دماغ پر جنون اور غصہ سوار ہو جائے تو۔۔۔ پھر نظر نہیں آتا سامنے کون کھڑا ہے۔۔

میں اس پتھر دل کو پگھلا کر دیکھاؤ گی تمہیں۔ مرہا نے کہا۔۔اس پتھر کے ساتھ ٹکرا ٹکرا کر زخمی ہو جاؤ گی۔۔ تم عاشق ہو میں محبوب۔۔۔ مرہا نے بولا۔

محبوب ظالم ہوتا ہے۔۔ پر یہاں تو عاشق ظالم نکلا۔۔ میرا محبوب معصوم ہے۔۔۔ احد نے بولا۔۔

میڈیسن کھاؤ پھر بتاتا ہوں میں کدھر تھا۔۔

Zubi Novels Zone

مریم اپنے روم میں بیٹھی تھی۔۔وہ کسی سے بات نہیں کر رہی تھی۔۔اس کے پیپرز میں تین دن رہ گئے تھے۔۔

نور بیگم مریم کے روم میں آئی۔۔۔اسفندیار کی کال آئی تھی۔۔بول رہا تھا مریم کو پڑھنے بھیجیں۔۔مجھے نہیں جانا۔۔۔

اس نے بولا تھا۔۔۔اگر نہیں آئی تو میں خود آجاؤں گا۔۔

اللہ پوچھے گا آپ کو انکل اسفند۔۔مریم کپڑے چینج کرنے چلی گئی۔۔۔

مریم زیادہ تر شارٹ فراک اور نیچے جینز ہی پہنتی تھی ابھی بھی اس نے یہی پہنا تھا۔۔

مریم اسفندیار کے گھر آئی۔۔۔اسفندیار کی ماما گھر نہیں تھی۔مریم آج بھی دوپٹے کے بغیر تھی۔۔۔اسفندیار کو غصہ آیا۔ڈوپٹہ کدھر ہے تمہارا؟

گھر پر ہے۔۔گھر پر کیا کر رہا ہے؟جا کر پوچھ لیں اس سے خود ہی۔۔

اسفندیار اپنی ماما کے روم میں گیا۔۔وہاں سے وہ اپنی ماما کی بہت ہی خوبصورت براؤن رنگ کی شال لے کر آیا۔۔اس نے وہ شال مریم کے کندھوں پر رکھی۔۔۔اب اگر دوپٹے کے بغیر گھر سے باہر نکلی مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔آپ سے برا کوئی ہے بھی نہیں انکل۔۔

ابھی تمہارے جھوٹ کی سزا باقی ہے۔۔اسفندیار نے بولا کون سی سزا؟ کیسی سزا؟ میں نے سچ بتا دیا تھا۔۔

جب بتانا چاہیے تھا تب زبان ٹوٹ گئی تھی؟ شرم نہیں آئی مجھ پر اتنا گھٹیا الزام لگاتے ہوئے؟

میں ڈر گئی تھی۔۔۔تم سے بڑی مطلبی لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی۔۔

بک کھولو۔۔ایک فائنل ٹیسٹ لوں گا۔۔میں نے تیاری نہیں کی۔۔کیوں نہیں کی؟میرا نکاح تھا وہاں بزی تھی۔۔۔نکاح تو پانچ منٹ میں ہو گیا تھا۔۔باقی ٹائم کدھر بزی تھی؟

نکاح کی شوپنگ کرنے گئی تھی۔۔پالر گئی تھی۔۔بس کر دو۔۔اتنے جھوٹ کافی ہیں روتی دھوتی دلہن۔۔آپ بھی رو لیتے۔۔

ویسی رو کیوں رہی تھی؟تمہیں تو خوش ہونا چاہیے اسفندیار مل گیا ہے۔۔

مریم نے غصے سے اسفندیار کی طرف دیکھا بابا نے مجھے تھپڑ مارا تھا۔۔اس لیے رو رہی تھی۔۔ویری گڈ!بہت اچھا کیا۔میں امپریس ہوا ہوں۔۔مجھے نہیں پڑھنا آپ سے واپس چھوڑ کر آئیں مجھے۔۔۔جیسے آئی ہو ویسے چلی جاؤ۔۔آپ چھوڑ کر آئیں۔۔

اچھا آؤ۔۔اسفند یار مریم کو چھوڑنے آیا۔۔مریم نے اسفند یار کی ماما کی شال ابھی بھی شولڈرز پر لی تھی۔۔

مریم گھر آئی۔وہ سیدھا اپنے روم میں گئی۔۔۔اس کی بکس اسفند کی گاڑی میں ہی رہ گئی تھی۔۔اسفند یار بکس لے کر اندر آیا۔نور بیگم صوفے پر بیٹھی تھی۔۔آنٹی مریم کی بکس... جاؤ بیٹا اس کے روم میں دے آؤ۔۔

مریم نے روم میں آتے ہی۔۔اسفند یار کی ماما کی چادر اتار کر زمین پر پھینکی تھی۔۔نہیں لوں گی دوپٹہ اتنی بڑی چادر لے کر انٹی لگوں گی۔۔

اسفند یار دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔زمین پر اپنی ماما کی چادر دیکھ کر اس کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی۔۔اس نے ایک دم سے مریم کا منہ دبوچا ۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس کو زمین پر پھینکنے کی؟مریم کو اسفند کی سرخ آنکھوں سے خوف آیا۔۔اسفند یار نے چادر اٹھا کر بیڈ پر رکھی۔۔اگر اب

تم نے اس کو اتارا یا۔۔دوپٹے کے بغیر باہر باہر نکلی وہ حال کروں گا کہ کسی کو شکل دکھانے کے لائق نہیں رہو گی۔۔پھر خود اس چادر کے ساتھ اپنا چہرہ چھپاؤں گی ہر ایک سے۔۔اسفندیار یہ سب بول کر باہر چلا گیا۔۔۔مریم بلکل بت بنی تھی۔اسے بلکل بھی۔امید نہیں تھی۔۔اسفند اس پر اس طرح غصہ کرے گا۔۔مریم کہاں ایسے رویے کی عادی تھی۔۔شیر علی کی سب سے لاڈلی بیٹی۔۔۔شیر علی نے کبھی اپنی بیٹیوں پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔۔مریم ابھی تک تھپڑ والے ڈراما سے باہر نہیں نکلی تھی۔۔کہ اسفندیار کے لہجے نے اسے توڑ کر رکھ دیا۔۔

ایک دن بعد۔۔۔۔

نور بیگم نے اسفند یار کو کال کی۔۔اسلام علیکم آنٹی۔۔

وعلیکم اسلام بیٹا۔۔بیٹا اس دن جب آپ مریم کے روم میں گئے تھے۔۔

آپ کی کیا بات ہوئی تھی مریم سے؟کچھ خاص نہیں آنٹی۔۔

بیٹا۔۔جب سے آپ گئے ہیں۔۔اس نے خود کو کمرے میں بند کیا تھا۔ایک دن ہو گیا ہے۔۔کچھ بھی نہیں کھا رہی۔۔ہم نے ڈپلیکیٹ چابی سے اس کے روم کا دروازہ کھولا۔۔

رو رو کر اس نے اپنا برا حال کیا ہے۔۔۔بخار سے جل رہی ہے۔۔

اسفند یار کو اندازہ ہو چکا تھا کہ یہ سب اس کے لفظوں کی وجہ سے ہی ہوا ہے وہ غصے میں کچھ زیادہ ہی بول گیا تھا۔۔آنٹی آپ فکر نہیں کریں میں آتا ہوں۔۔۔

تھوڑی دیر بعد اسفندیار آیا۔۔۔وہ مریم کے کمرے میں گیا۔۔مریم نے ابھی بھی اسفندیار کی ماما کی شال کندھوں پر رکھی تھی۔۔اس نے کل سے اس شال کو خود سے الگ نہیں کیا تھا۔۔وہ اسفندیار کے لفظوں سے بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔اس نے گود میں سرہانا رکھا تھا۔۔۔اس میں منہ چھپا کر مسلسل آنسو بہا رہی تھی۔۔مریم...اسفند نے پکارا۔۔مریم نے سرہانے سے منہ اٹھایا۔۔کیوں آئے ہیں؟اسفند نے مریم کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔۔جو بخار سے جل رہا تھا۔۔کیا ہوا ہے؟اسفندیار نے فکر مند ہوتے ہوئے پوچھا۔۔بابا نے مجھے تھپڑ مارا تھا۔۔آج تین دن ہو گئے مجھے کسی نے نہیں منایا۔اور..آپ نے...آپ نے مجھ پر اتنا غصہ کیا۔۔۔مجھ سے کبھی..کبھی کسی نے ایسے بات نہیں کی۔روروکر مریم کی آنکھیں سوجھ چکی تھیں۔۔

مجھے معاف کردو مجھے احساس ہے۔۔

میں اب بابا سے کبھی بات نہیں کروں گی مجھے نہیں رہنا یہاں۔۔مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔

اچھا چلتے ہیں پہلے کھانا کھالو۔۔ نہیں مجھے نہیں کھانا۔۔۔

اسفندیار نے شیر علی کو میسج کیا۔۔ہم لوگ ڈاکٹر کے پاس جارہے ہیں۔۔

مریم منہ دھو کر کپڑے چینج کرکے آئی۔۔۔

انکل مجھے چکر بھی آرہے ہیں۔۔۔میرا ہاتھ پکڑلو۔۔مریم نے اسفندیار کا ہاتھ پکڑلیا۔۔

وہ آکر گاڑی میں بیٹھے۔۔۔نور بیگم بھی باہر تک ان کے ساتھ آئی تھی۔۔۔

مریم ان سے بات نہیں کررہی تھی۔۔۔اسفندیار مریم کو ڈاکٹر کے پاس لے کر آیا تھا۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ڈاکٹر نے مریم کا چیک اپ کر کے میڈیسن دی۔۔۔اسفندیار اور مریم کار میں آکر بیٹھے۔۔پہلے کچھ کھالو پھر گھر جا کر میڈیسن لینا۔۔۔

اسفندیار نے مریم کے لئے کھانا گاڑی میں ہی منگوایا تھا۔۔وہ پورے ایک دن سے بھوکی۔۔مریم نے جلدی جلدی سے کھانا ختم کیا۔۔۔اسفندیار کو اس پر ہنسی آرہی تھی کیونکہ وہ بچوں کی طرح کھا رہی تھی۔۔ساتھ میں بار بار اپنے بال پیچھے کرتی جو اس کے چہرے پر آرہے تھے۔۔

اس کے بال لمبے اور سلکی تھے۔۔اس نے شولڈرز پر بڑی چادر پھیلائی تھی۔۔۔اسفند کا سارا دھیان مریم کی طرف تھا۔۔وہ بھی ساتھ ساتھ کھا رہا تھا۔۔

ویسے انکل مجھے تھپڑ آپ کی وجہ سے پڑا ہے۔۔۔بابا نے کبھی مجھ پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا۔۔تم نے کیوں مجھ پر الزام لگایا تھا؟میں تو تمہیں بچا رہا

تھا۔۔اگر میں وہاں نہ آتا تو تمہیں اندازہ بھی ہے تمہارے ساتھ کیا ہوتا۔۔

مجھے آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔نہ ہی میں کسی کو بتاؤں گی کہ آپ میرے شوہر ہیں۔۔کیوں ؟اسفند نے پوچھا۔۔میری سب فرینڈز میرا مذاق بنائیں گی کہ مریم نے اپنے ٹیچر سے شادی کر لی۔۔

دوسروں کی پرواہ کرنا چھوڑ دو۔۔۔اگر یہ سوچتی رہو گی کہ لوگ کیا کہیں گے۔۔ کبھی بھی آگے نہیں بڑھ سکو گی۔۔۔

انکل آپ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں نہ ؟ہاں۔۔وہاں لڑکیاں بھی ہیں ؟ ہاں ہوتی ہیں۔۔

آپ کی کلاس میں بھی لڑکیاں ہیں ؟

obviously

کتنی ہیں ٹوٹل؟ 10,15 ہوں گی۔۔

آپ ایک کام کریں آپ یونیورسٹی جانا اب چھوڑ دیں۔۔ کیوں؟ اسفند نے بولا۔

مجھے نہیں پسند آپ کسی بھی لڑکی کو پڑھائیں۔۔ آپ صرف مجھے پڑھائیں گے۔۔

میرا پروفیشن ہے۔۔ آپ انکل اسد کے ساتھ بزنس جوائن کر لیں۔۔

سوری مجھے بزنس میں انٹرسٹ نہیں اور میں گرلز کو زیادہ فری نہیں ہونے دیتا۔۔ کیا مطلب؟ مریم نے پوچھا۔۔ مطلب یہ کہ صرف ٹوپک اور پڑھائی کے حوالے سے بات ہوتی ہے۔۔ اس کے علاوہ میں کوئی بات نہیں کرتا کسی سے۔۔ میں کیسے یقین کر لوں؟ مریم نے کہا۔۔

تم تو میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو پھر یہ شکی بیویوں کی طرح سوال جواب کیوں کر رہی ہو؟ اسفندیار نے بولا۔۔ ہاں نہیں رہنا مجھے آپ کے ساتھ اور مجھے کوئی پرواہ نہیں جو مرضی کریں آپ۔۔ جس سے مرضی بات کریں۔۔ جس کے ساتھ مرضی گھومیں۔ پر آپ کو یہ سب کرنے سے پہلے مجھے طلاق دینی ہو گی۔۔۔

میں نے نکاح طلاق دینے کے لئے نہیں کیا تھا۔۔ تمہیں پتہ بھی ہے؟ طلاق کتنی بڑی گالی ہے عورت کے لئے۔۔ آپ سے میرا نکاح مجھے سزا دینے کے لئے کروایا گیا ہے اور غلطی جتنی بڑی ہو ساری عمر کی سزا کسی کو بھی نہیں ملتی۔ میں بھی اپنی ساری زندگی اس سزا کی نظر نہیں ہونے دوں گی۔ نہ ہی میں آپ کو ساری زندگی برداشت کر سکتی ہوں۔ میرے بابا مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ ان کو بہت جلد اپنی غلطی کا احساس ہو گا۔۔ وہ

مجھے منائیں گے بھی اور آپ سے طلاق کا مطالبہ بھی کریں گے۔اگر بابا نے ایسا نہ کیا تو۔۔میں مہرماہ آپی کی ہیلپ لوں گی۔میرا آپ کا کوئی جوڑ نہیں

...

مریم مسلسل بول رہی تھی اور اسفندیار خاموشی سے اس کے ایک ایک لفظ کو برداشت کر رہا تھا۔۔اسفندیار کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔اس نے سن گلاسز لگالی تھی۔۔۔جس کی وجہ سے مریم کو پتہ نہیں چلا۔۔اسفندیار کا دھیان اب صرف ڈرائیونگ پر تھا۔۔وہ مریم کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہا تھا۔۔

انکل یہ ہمارے گھر کا راستہ تو نہیں ہے۔۔ہم کدھر جا رہے ہیں؟ابھی تھوڑی دیر بعد جو تمہارے ساتھ ہو گا۔۔اس کے بعد طلاق نہیں مانگو گی۔۔

اسفندیار مریم کو لے کر اپنے فارم ہاؤس آیا۔۔اسفند اکثر چھٹی والے دن یہاں آیا کرتا تھا۔۔یہ ایک بہت بھی خوبصورت گھر تھا۔۔جس کے گارڈن میں بہت بڑا سوئمنگ پول بھی تھا۔۔گارڈن پھولوں سے بھرا تھا۔

اسفندیار نے فارم ہاؤس کے آگے گاڑی روکی۔۔مریم کو ابھی بخار تھا۔۔پر کھانا کھانے کے بعد اس کے اندر تھوڑی جان آگئی تھی۔۔اس لیے تو بخار میں بھی اس کی ٹرٹر زبان چل رہی تھی۔۔

گاڑی سے باہر نکلو۔۔ہم کیوں آئے ہیں ادھر؟ تم نے بولا تھا تمہیں اس گھر میں نہیں رہنا۔۔میں تب غصے میں تھی۔۔اب مجھے واپس جانا ہے۔۔میں نے بولا باہر نکلو۔۔۔

مریم باہر نکلی۔۔۔مریم کو اب اسفندیار سے تھوڑا تھوڑا ڈر محسوس ہو رہا تھا کیونکہ اس کے چہرے کے تاثرات سخت تھے۔۔۔کہاں پر بھی شوخی نہیں تھی۔۔

گارڈن بہت بڑا تھا۔۔گارڈن کے بعد ایک بڑا سا ہال تھا۔۔اس کو شیشے کے دروازے لگے تھے۔۔۔اور چار رومز تھے۔۔جن کے دروازے کھلے تھے۔۔پورے گھر کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔۔

بھاگو... جہاں تک بھاگ سکتی ہو بھاگو پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔اگر تم کسی روم میں پہنچ گئی۔۔5 منٹ تک تو تم بچ جاؤ گی۔اگر نہیں پہنچ سکی تو میں تمہیں سزا دوں گا۔۔

گارڈن بہت بڑا تھا۔۔۔گارڈن سے ہال تک جاتے ہی دس منٹ لگ جاتے تھے۔۔مریم ابھی بھی حیرت سے اسفندیار کو دیکھ رہی تھی۔۔کیا یہ وہی اسفند تھا۔۔جو تھوڑی دیر پہلی مریم کا اتنا خیال رکھ رہا تھا۔۔

مریم نے بھاگنا شروع کیا۔وہ بہت تیزی سے بھاگ رہی تھی۔۔بخار کی وجہ سے اس کو چکر آرہے تھا۔۔اس کا سارا وجود پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔۔اس کی سانسیں بہت تیز چل رہی تھی۔۔پر اس نے خود کو بچانا تھا۔۔۔اس میں بلکل بھی ہمت نہیں تھی۔۔

مریم نے چار منٹ میں گارڈن عبور کر لیا تھا۔۔اچانک اس کے پاؤں کی کیسی چیز سے ٹھوکر لگی وہ منہ کے بل نیچے گری۔۔۔انکل...اسفندیار ابھی بھی ادھر ہی کھڑا تھا۔۔وہ پانچ منٹ بعد وہاں جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

Zubi Novels Zone

مریم کا پاؤں بہت بری طرح سے زخمی ہوا۔۔پر وہ مشکل سے پھر بھی اٹھ گئی تھی۔۔پانچ منٹ مکمل ہونے میں تیس (30) سیکنڈ باقی تھے۔۔۔

مریم ہال کے اندر آئی۔۔

مریم کے پاؤں سے خون نکل رہا تھا۔پر اس نے ہمت نہیں ہاری۔۔اور وہ جلدی سے روم کے اندر-- پہنچ گئی۔۔اس نے کمرے میں جا کر روم کو جلدی سے لوک کر دیا۔۔وہ دروازہ بند کر کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر نیچے زمین پر بیٹھ گئی۔۔اس کا وجود بخار سے جل رہا تھا۔۔بھاگنے کی وجہ سے اس کی چادر باہر ہی کہیں گر گئی تھی۔۔اس کے پاؤں سے خون بہہ رہا تھا۔۔اس کی حالت قابل رحم تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد اسفندیار روم کے باہر آیا۔۔اس نے ڈور نوک کیا۔۔مریم کا دل اس قدر زور سے دھڑکا اس کو اپنے کانوں تک آواز آ رہی تھی۔۔

اسفند کے ہاتھ میں مریم کا ڈوپٹہ تھا, فرسٹ ایڈ باکس تھا اور ساتھ میں

کپڑے تھے۔۔ کپڑے اسفندیار کے تھے۔۔ شرٹ اور ٹراؤزر۔۔

گرنے کی وجہ سے مریم کے سارے کپڑے بھی خراب ہو گئے تھے۔۔

مریم دروازہ کھولو۔۔ ورنہ مجھے اس کو توڑنے میں ایک منٹ لگے گا۔۔

دروازہ کھولو میری جان۔ اگر میں توڑ کر آیا تو پھر تمہارے لئے اچھا نہیں

ہو گا۔۔ مریم نے جلدی سے دروازہ کھولا... اگلی دفع میرے سامنے زبان

نہ چلانا اور طلاق کا تو بلکل سوچنا بھی نہ۔۔ ہر دفع رحم نہیں کھاؤں گا۔۔

جا کر کپڑے چینج کر کے آؤ۔۔ میں.. میں یہ پہنوں۔۔۔ ہاں کوئی مسئلہ

ہے؟

ن نہیں یہ تو آدمیوں والے کپڑے ہیں۔۔ اب میں لڑکیوں والے کپڑے

کدھر سے لاؤں؟

اسفندیار اکثر یہاں آتا رہتا تھا۔اس لیے اس کے کچھ کپڑے یہاں موجود تھے۔۔

مریم نے اسفندیار سے کپڑے پکڑے اور جلدی سے چینج کر کے باہر آئی۔۔مریم نے اسفند سے چادر لے کر اچھی طرح سے خود کو کور کیا۔۔اتنا زیادہ بھاگنے کی وجہ سے۔۔اس کی سانس ابھی تک تیز تھی۔۔

بیڈ پر بیٹھو۔۔۔مریم بلکل کیسی ربوٹ کی طرح اس کی ساری باتیں مان رہی تھی۔۔

مریم بیڈ پر بیٹھی۔۔اسفندیار چیئر کھینچ کر اس کے سامنے بیٹھا۔۔اس نے مریم کا پاؤں پکڑا۔۔اس نے روئی نکال کر اس کا زخم صاف کیا۔۔۔مریم نے ہلکی سی سسکی لی۔۔اس کے بعد اس نے مرہم لگا کر پٹی کر دی۔۔

مریم کو بہت زیادہ رونا آرہا تھا۔۔پر وہ اسفند کے سامنے رو کر خود کو کمزر ثابت نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

شاذل اور گل رعنا اسلام آباد آگئے تھے۔۔گل رعنا بہت خوش تھی۔۔وہ پہلی بار یہاں آئی تھی۔۔یہاں ہلکا ہلکا سردی کا موسم تھا۔۔شاذل نے گل رعنا کو پورے اسلام آباد کی سیر کروائی۔۔

احد اس دن کے بعد سے مرہا کا بہت زیادہ خیال رکھ رہا تھا۔۔اس کی ہر چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو پورا کر رہا تھا۔۔اس نے دیکھ لیا تھا جتنی وہ سختی کرتا تھا۔۔

مرہا اتنی ہی مزید بدگمان ہوتی جارہی تھی۔۔اوران دونوں میں نہ ختم ہونے والا خلا پیدا ہو رہا تھا۔۔

احد نے مرہا کو معاف کر دیا تھا۔۔وہ سب کچھ پہلے کی طرح کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

محراب نے ان اغواء کاروں کو ڈھونڈ لیا تھا جنہوں نے زمل کو اغواء کیا تھا۔۔ محراب نے ان کو مار مار کر بے حال کر دیا تھا۔۔ محراب نے ان سے پوچھا تھا کہ یہ سب کس کے کہنے پر کیا ہے۔۔انہوں نے بولا تھا کہ ہم نے یہ سب خود کیا ہے کسی نے نہیں بولا تھا۔۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

زمل نے پیپرز کے بعد کالج جانا شروع کر دیا تھا۔۔زمل کو کالج محراب چھوڑنے جاتا تھا اور لینے بھی وہ خود ہی جاتا تھا۔۔ جس دن محراب مصروف ہوتا تھا اس دن وہ احد کے ساتھ جاتی تھی۔۔آج بھی محراب نے احد کو فون کیا تھا کہ وہ بزی ہے۔۔اس لیے خود زمل کو چھوڑ آؤ۔۔زمل بچہ جلدی کرو۔دیر ہو رہی ہے۔۔۔بس آگئی بھائی۔۔۔زمل جلدی سے نیچے آئی۔۔

احد کار میں بیٹھا تھا اتنی دیر کدھر لگادی تھی؟

بھائی میں نہ پیسے اکٹھے کر رہی تھی بے بی آنے والا ہے نہ میں اس کے لئے شوپنگ کروں گی اپنے پیسوں سے۔۔زمل نے ہاتھ میں بہت سارے پیسے پکڑے تھے۔۔سارے نوٹ الٹے سیدھے ہوئے تھے۔۔اتنے سارے پیسے کدھر سے آئے؟تم کالج میں کچھ نہیں کھاتی؟

نہیں بھائی میرا دل نہیں کرتا۔۔۔زمل بچہ یہ پیسے آپ کے ہیں۔۔آپ اپنی شوپنگ کرنا ان سے۔۔۔بے بی کی شوپنگ آپ میرے پیسوں سے کرنا۔۔یہ پیسے بھائی آپ رکھ لیں مجھ سے گم ہو جائیں گے۔۔بھائی آج کالج سے چھٹی کے بعد شوپنگ کرنے جانا ہے بھابھی کو سرپرائز دوں گی۔۔ واپسی پر آج آپ کو محراب لینے آئے گا مجھے کہیں جانا ہے۔۔اچھا ٹھیک ہے بھائی۔زمل نے منہ بنالیا۔۔تھوڑی دیر پہلے جو اس کے چہرے پر خوشی تھی۔۔غائب ہو گئی۔۔کل چلیں گے ناں۔۔ناراض نہیں ہو۔احد نے کہا۔۔نہیں بھائی میں تو ناراض نہیں ہوں۔۔ محراب کو بولوں گا وہ تمہیں لے جائے گا۔۔۔

نہیں مجھے نہیں جانا۔۔رہنے دیں۔۔اچھا ٹھیک ہے میری جان۔۔

زمل کا کالج آگیا۔۔۔احد زمل کو اندر تک چھوڑ کر آتا تھا۔۔

اس نے کالج کے ہی کچھ لوگوں کو زمل کی حفاظت کے لئے مخصوص کیا تھا۔۔اس کے بدلے احدان کو پیسے بھی دیتا تھا۔۔۔احد نے زمل کو کوئی بھی دوست بنانے کی اجازت نہیں دی تھی۔۔ صرف مرہا ہی زمل کی دوست تھی۔۔زمل نے مہرماہ کی شادی پر مریم کو بھی اپنا دوست بنالیا تھا..

وہ اکثر اس سے فون پر بات بھی کرتی تھی۔۔پر تین چار دن سے مریم غائب تھی۔۔اس کا فون بند جارہا تھا۔۔زمل کو لگا شاید مریم ناراض ہے۔۔اس نے سوچا تھا وہ مرہا سے بات کرے گی اس بارے میں۔۔

مہرماہ کو مریم کے نکاح کا پتہ چل گیا تھا۔۔وہ آج شیر علی کے گھر آئی تھی۔۔

بابا آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟ میں جانتی ہو اس سے غلطی ہوئی ہے۔۔اسے نہیں جانا چاہیے تھا پر یہ کیسی سزا ہے۔۔ بابا آپ نے بہت غلط کیا ہے۔۔

جو لڑکا اس کا سارا الزام خاموشی سے اپنے سر لے سکتا ہے اور خاموشی سے اس کی خاطر مار کھا سکتا ہے۔۔وہ اس کی خاطر کچھ بھی کر سکتا ہے اور آخر اسفندیار میں کس چیز کی کمی ہے۔۔ بلکہ تمھاری بہن میں بہت سی خامیاں ہیں جن کو اسفندیار نے چھپالیا۔۔اس نے اپنی ماں اور باپ کو نہیں بتایا کہ مریم قصوروار ہے۔۔

تاکہ اس کی عزت میں کمی نہ آئے۔ تمہاری بہن نے جھوٹ بولا۔اور نہ صرف جھوٹ بولا ایک پارسا شخص پر الزام لگایا۔۔کسی پر تہمت لگانا کتنا بڑا گناہ ہے کیا تم نہیں جانتی؟ بابا وہ چھوٹی ہے نادان ہے۔۔ہاں تو بس ٹھیک ہے۔۔اسفند جیسا شخص ہی اسے سنبھال سکتا ہے۔میں مزید کوئی بحث

نہیں چاہتا تم اپنے گھر اور شوہر پر دھیان دو۔۔اپنی بہنوں کو ان کے مسائل خود حل کرنے دو۔۔ مہرماہ خاموش ہو گئی۔۔

غازیان بھی مہرماہ کے ساتھ آیا تھا۔۔وہ ساری گفتگو خاموشی سے سن رہا تھا۔۔انکل ٹھیک بول رہے ہیں اسفند اچھا لڑکا ہے۔۔جو جیسا دکھتا ہے۔۔ ویسا وہ ہوتا نہیں ہے۔مہرماہ نے کہا۔۔اچھا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟ تمہاری بات الگ ہے غازیان۔۔

شادی سے پہلے تو آپ کو مجھ سے بھی بہت سارے اختلافات تھے۔۔مجھے آج بھی ہماری آفس والی پہلی ملاقات یاد ہے۔۔غازیان ہم اس وقت آپ کی نہیں اسفندیار بھائی کی بات کر رہے ہیں۔۔

بات اسفند کی نہیں ہو رہی بات یہ ہو رہی ہے کہ جو جیسا نظر آتا ہے۔ویسا ہوتا نہیں ہے۔۔غازیان نے کہا۔۔

جی بلکل ایسا ہی ہے۔۔مہر ماہ نے بولا۔۔۔

تو آپ اپنے لفظوں میں سب کو منافق بول رہی ہیں؟اندر سے کچھ باہر سے کچھ۔۔

منافق ایک الگ چیز ہے۔۔غازی۔۔میں بس اتنا بول رہی ہوں کہ ایک دم سے نکاح کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔

مہر ماہ اپنے ہاتھ کی طرف دیکھو کیا ساری انگلیاں برابر ہیں؟ نہیں نہ؟اس طرح ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہے۔۔اچھے برے لوگ ہر جگہ ہیں۔۔۔

مہر ماہ خاموش ہو گئی۔۔۔

دو دن فارم ہاؤس میں رہنے کے بعد اسفندیار مریم کو واپس چھوڑ گیا تھا۔۔

اس نے دو دنوں میں مریم کا بہت زیادہ خیال رکھا تھا۔۔اسفندیار نے ٹھیک بولا تھا۔۔۔مریم کو دو دنوں میں اسفندیار کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔

مریم کے پیپرز شروع ہو چکے تھے۔۔وہ بہت اچھے سے پیپرز تیار کر رہی تھی۔۔۔

ZNZ Zubi Novels Zone

ایک ہفتے بعد۔۔۔۔

آج مریم کا آخری پیپر تھا۔۔اس نے پیپرز کے دوران اپنا فون پاور آف کر کے رکھا تھا ورنہ فون کے ساتھ تیاری اچھی نہیں ہوتی۔۔مریم نے ایک ہفتے سے نہ زمل سے بات کی تھی نہ ہی اسفند سے۔۔

اسفندیار کو مریم کی بہت زیادہ یاد آرہی تھی۔پر اب وہ رخصتی کے بعد ہی اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔ پیپرز کے بعد مریم کی رخصتی تھی۔۔

مریم پیپر دے کر گھر آئی۔۔۔اس نے اسفندیار کو کال کی آج کافی دنوں بعد اس نے فون آن کیا تھا۔اسفندیار یونیورسٹی میں تھا۔۔اس نے کال نہیں اٹھائی۔۔۔وہ لیکچر میں بزی تھا۔۔۔ مریم کا اسفندیار سے بات کرنے کا بہت دل کر رہا تھا۔۔۔ پھر اس نے زمل کو کال کی۔۔

ہیلو زمل کیسی ہو؟ میں ناراض ہوں آپ سے۔۔

ارے میری جان کیا ہوا؟ بھابھی نے بتایا آپ کا نکاح ہو گیا ہے۔اکیلے اکیلے ہی کر لیا۔۔

بس سب کچھ بہت جلدی میں ہوا۔پھر پیپرز میں بزی ہو گئی۔۔اوہ ٹھیک

مریم نے سب کو نکاح کی ساری کہانی سنائی۔۔ فلمی سین تھا۔زمل نے کہا۔۔ تمہارا نکاح زیادہ فلمی تھا زمل میری جان...

ارے نہیں تو کھیل کھیل میں تمہارا نکاح ہو گیا۔۔۔

ہاں تو ہم کھیل کھیل رہے تھے۔۔پر وہ سچ کا نکاح ہو گیا۔۔

مریم کا زمل سے بات کر کے تھوڑا موڈ اچھا ہو گیا تھا۔۔ تمہیں پتہ ہے بھابھی کے گھر بے بی آنے والا ہے۔۔۔

ہاں جانتی ہوں۔۔

آج میں نے محراب بھائی کے ساتھ شوپنگ کرنے جانا ہے۔۔

محراب بھائی؟ مریم نے بولا۔۔

اوہ صرف محراب۔۔بھائی نہیں۔۔زمل نے بولا۔۔۔مریم اور زمل ایک ساتھ ہنسی۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مریم دو دن سے اسفند کو کال کر رہی تھی۔۔پر وہ کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

اسفند نے سوچا تھا۔۔اب وہ شادی کے بعد ہی بات کرے گا۔۔اسفند اپنا صبر آزما رہا تھا۔۔پر اپنے صبر کے چکر میں مریم کو بدگمان کر گیا تھا۔۔اپنی طرف سے۔۔

مریم نے اسفند کی جاسوسی کا پلان بنایا۔۔اس نے بلیک کلر کا عبایا پہنا۔۔۔سکارف سے چہرہ کور کیا۔۔۔آنکھوں پر لینز لگائے۔۔اپنے فون کا کور بھی چینج کیا۔۔وہ اسفندیار کی یونیورسٹی آئی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / / 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مریم قد میں اسفند سے بہت چھوٹی تھی۔۔۔مریم اسفند کی کلاس میں

آئی۔۔اسفند یار ابھی کلاس میں نہیں آیا تھا۔۔مریم بلکل پیچھے جا کر بیٹھ

گئی۔۔وہاں ایک لڑکی بیٹھی تھی۔مریم اسے شو کروا رہی تھی جیسے وہ گونگی

ہے۔۔اس نے اپنے فون کر میسج ٹائپ کیا۔۔

کیا یہ سر اسفند یار کی کلاس ہے۔۔؟

جی۔۔

سر اسفند یار کیسا پڑھاتے ہیں؟

بہت اچھا۔۔

کیا سر اسفند یار نے کیسی لڑکی کے ساتھ مس بیہیو کیا ہے؟

نہیں سر اسفند بہت اچھے اور شریف ہیں۔کیسی سے ادھر ادھر کے بات

نہیں کرتے۔۔۔اور نہ کبھی کسی لڑکی کو اپنے آفس کیبن میں اسائنمنٹ

سبمٹ کروانے کے لئے بلوایا۔۔جو بات کرنی ہوتی ہے۔۔ادھر کلاس میں ہی کرتے ہیں سب کے سامنے۔۔ بائے داوے۔۔ تم کیوں اتنا پوچھ رہی ہو سر کے بارے میں؟ کیا یہاں پہلا دن ہے؟ پہلے تو کبھی نظر نہیں آئی۔۔۔

جی آج فرسٹ ڈے ہے۔۔۔ مریم نے میسج ٹائپ کیا۔۔۔

مریم اٹھ کر جانے لگی۔۔اسفندیار کلاس میں داخل ہوا۔۔ مریم واپس بیٹھ گئی۔۔اسفند کی ڈائریکٹ نظر پیچھے بیٹھی مریم پر گئی۔۔

آپ لوگ اتنا پیچھے کیوں بیٹھے ہیں آگے آئیں۔۔ سر سے بولو ہم ادھر ہی ٹھیک ہے۔۔ مریم نے لکھ کر کہا۔۔ سر یہ بول رہی ہے ہم ادھر ہی ٹھیک ہے۔۔

کیوں ان کے منہ میں زبان نہیں؟ سر یہ بول نہیں سکتی۔۔اچھا۔۔ کیا نام ہے ان محترمہ کا۔۔شازیہ.. مریم نے میسج ٹائپ کر کے اس لڑکی کو دکھایا۔۔

سر شازیہ نام ہے۔۔اچھا۔۔ مس شازیہ ادھر میرے سامنے آکر بیٹھیں۔۔۔مریم اپنی جگہ سے نہیں اٹھی۔۔

تھوڑی دیر بعد اسفند یار خود پیچھے آیا۔۔۔میرے آفس میں جا کر بیٹھیں مس شازیہ آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

سب نے حیرت سے مریم اور اسفند کی طرف دیکھا۔۔اپنا کام کریں سب لوگ۔۔۔

اسفند یار نے مدھم آواز میں بولا۔۔بہت ہو گئی جاسوسی اب میرے آفس روم میں جا کر بیٹھو۔۔۔مریم کے علاوہ کسی کو بھی اسفند یار کی بات کی سمجھ

نہیں آئی مریم بھاگنے کے انداز میں وہاں سے چلی گئی۔۔ باہر کچھ سٹوڈنٹس کھڑے تھے۔۔ مریم نے ان سے اسفندیار کے آفس کا راستہ پوچھا اسفند کا 45 منٹ کا لیکچر تھا۔۔ ان 45 منٹ میں مریم کا سانس خشک ہو گیا تھا۔۔۔

اسے اسفند کے ری ایکشن سے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ اس کے ماتھے پر ہلکا ہلکا پسینہ آرہا تھا۔۔ وہ بار بار یہ سوچ رہی تھی۔۔ اسفندیار کو کیسے پتہ چلا ہو گا کہ میں مریم ہوں۔۔ 45 منٹ بعد اسفندیار آفس میں آیا۔۔ اس کے آفس روم میں اے سی لگا تھا۔۔ اس نے آتے ہی اے سی ان کیا۔۔ اسے پتہ تھا مریم کو گرمی لگ رہی ہو گی۔۔ کیوں کہ وہ ٹشو پیپر سے بار بار ماتھے پر آرہا پسینہ صاف کر رہی تھی۔۔ مریم نے منہ سے نقاب ابھی بھی نہیں ہٹایا

تھا۔۔وہ خود کو بلکل نارمل شو کروا رہی تھی۔۔اسفندیار مریم کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا۔۔

کیا ہے یہ سب ؟مریم نے میسج ٹائپنگ کے لئے فون پکڑا۔۔کیا بول رہے ہیں آپ مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔یار بند کرو یہ ڈراما۔مجھے پتہ ہے مریم ہو تم۔۔مریم نے نفی میں سر ہلایا۔۔

اسفندیار کو مریم کی پرفیوم سے پتہ چلا تھا۔۔کہ یہ مریم ہی ہے سور قد بھی اسفندیار کو معلوم تھا۔۔اسفندیار کو اپنی کلاس کی سب گرلز اور ان کی ہائٹ کا پتہ تھا۔۔مریم کی پرفیوم کی خوشبو پوری کلاس میں پھیلی تھی اس خوشبو سے تو اسفندیار کو عشق تھا۔۔

مریم کو عادت تھی۔بھر بھر کے پرفیوم چھڑکنے کی۔۔۔

نقاب اتارو۔۔۔مریم نے پھر سے نفی میں سر ہلایا۔۔خود اتار دو ورنہ میں اتاروں گا۔۔مریم سر جھکا کے بیٹھی تھی۔۔اس نے ابھی بھی نقاب نہیں اتارا تھا۔۔

اسفندیار اٹھ کر مریم کے پاس آیا۔۔اس نے ایک جھٹکے سے اس کا نقاب اتارا۔۔مریم کو اس چیز کی بلکل بھی امید نہیں تھی۔۔۔وہ حیرت سے اسفند کو دیکھ رہی تھی۔۔جب کہ اسفندیار اب مسکرا رہا تھا۔۔چور جتنا مرضی ہوشیار ہو کوئی نہ کوئی نشان چھوڑ دیتا ہے۔۔

کیسے پتہ چلا؟مریم نے پوچھا۔۔۔تم ابھی کچی کھلاڑی ہو۔جاسوسی کرنی بھی نہیں آتی۔۔میں تمھیں جاسوسی کرنا سیکھاؤں گا بس ایک دفع رخصت ہو کر آجاؤ۔۔

اس بات پر مریم کا وجود سرد ہوا۔۔آپ کو تمیز نہیں ایسے کسی کا نقاب اتارتے ہیں؟

میری بیوی ہو۔۔جو مرضی کر سکتا ہوں۔۔

کل میں مایو بیٹھ رہی ہوں۔۔۔کتنے دنوں کے لئے؟9سال کے لئے۔۔۔

اسفندیار کو لگا شاید اس سے سننے میں غلطی ہوئی ہے۔۔

مجھے امامہ ہاشم اور سالار سکندر کی طرح کرنا ہے۔۔میں آپ کی منکوحہ ہوں۔۔نو سال آپ سے دور رہو گی۔۔۔آپ سمجھنا میں غائب ہوں۔۔

آپ مجھے پھر دعاؤں میں مانگنا سالار کی طرح۔۔۔بلکہ عمرہ کرنے جانا کعبہ کے سامنے بٹھ کر مجھے مانگنا۔۔پھر نو سال بعد ہماری رخصتی ہو گی۔۔۔مجھ میں سالار بھائی جتنا حوصلہ اور صبر بلکل بھی نہیں ہے۔۔

یہ کیا بات ہوئی؟ مجھے کچھ ایڈونچر ٹائپ کرنا ہے۔۔سب کی طرح نارمل شادی نہیں کرنی۔۔

کیا ہماری شادی نارمل طریقے سے ہوئی تھی؟اسفندیار نے پوچھا۔۔۔اتنا بڑا ایڈونچر ہوا تو تھا۔۔

نہیں نہ انکل وہ ایڈونچر نہیں تھا۔۔۔مجھے مزہ نہیں آیا تھا۔۔ تمہیں تمہاری شادی والے دن اغواء کرلوں؟

آئیڈیا اچھا ہے۔۔۔پھر گن پوائنٹ پر نکاح۔نکاح ہوچکا ہے ہمارا۔۔ارے فیک نکاح جھوٹ موٹ کا۔۔

اس کے بعد مریم اور اسفندیار گھر آ گئے۔۔اسفند نے اپنا ایک لیکچر سکپ کر دیا تھا۔۔۔

اج مریم کی مہندی تھی۔۔۔اسفند اور مریم کی مہندی اکٹھی تھی۔اس کی سب فرینڈز, زمل, مرہا, مہرماہ اور گل رعنا بھی آئی تھی۔۔

چلو لڑکیوں ٹھیک سے ڈھولکی بجاؤ مزہ نہیں آرہا۔۔مریم چپ کرو تم دولہن ہو۔۔مرہا نے بولا۔۔

دلہن ہوں تو کیا گونگی ہو جاؤں؟ زمل مریم کے پاس آکر بیٹھ گئی۔۔احد بھائی کدھر ہیں؟ گھر پر ہیں۔۔زمل نے بولا۔۔میں نے ان سے ڈانس کروانا تھا۔مریم نے بولا۔۔تمہیں لگتا ہے وہ ڈانس کریں گے؟ زمل نے بولا۔۔

ہاں نہ فون کر کے بلاؤ نہیں۔۔۔مریم نے بولا۔۔

چھوٹی سالی ہوں۔۔میری بات کوئی نہیں ٹال سکتا۔۔

\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-\-

آج محراب احد سے ملنے آیا تھا۔۔دونوں مل کر چائے پی رہے تھے۔۔اور اپنے ماضی کی یادیں تازہ کر رہے تھے۔۔

تمہیں یاد ہے وہ دن جب ہم پہلی دفع ملے تھے۔۔سکول سے چھٹی کا ٹائم تھا۔۔تم اداس ہو کر بینچ پر بیٹھے تھے۔۔میں تمہارے پاس آیا۔۔۔تم سے اداس ہونے کی وجہ پوچھی۔۔تم نے بولا کہ تمہیں کسی لڑکے نے مارا ہے۔۔محراب سے بولا۔۔

اس کے بعد تم نے اس لڑکے کو مار مار کر اس کا برا حال کیا تھا۔احد نے بولا۔۔

محراب احد کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔محراب کو سکول سے نکال دیا گیا تھا۔۔احد نے بھی وہ سکول چھوڑ دیا۔۔پھر اتفاق سے محراب جس سکول

میں تھا۔۔احد کا بھی اسی سکول میں ایڈمیشن ہو گیا۔۔اس کے بعد دونوں بہت گہرے دوست بن گئے۔۔دونوں کے باپ سیاست میں تھے۔۔۔ چھٹی ٹائم اکثر احد کا ڈرائیور لیٹ آتا تھا۔۔ محراب بھی اس کے ساتھ تب تک بیٹھا رہتا تھا۔۔جب کے محراب کا ڈرائیور ٹائم پر آتا تھا۔۔۔

زمل بہت خوش قسمت ہے اسے تم جیسا بھائی ملا۔ محراب نے بولا۔۔زمل خوش قسمت ہے کیونکہ اسے تم جیسا شوہر ملا۔احد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

کدھر ہے زمل ؟اس کی بھابھی کی بہن کی آج مایوں مہندی ہے وہاں گئ ہے۔۔۔

تم نہیں گئے؟ لڑکیوں کا فنکشن تھا میرا وہاں کیا کام؟ تمہاری سالی کی مہندی ہے جانا چاہیے۔۔ تمہارا دل کر رہا ہے تو تم چلے جاؤ۔۔ مہندی میں جانے کا دل نہیں کر رہا۔۔ زمل کو تیار ہوا دیکھنے کا دل کر رہا ہے۔۔۔

آؤ پھر چلتے ہیں۔ احد نے بولا۔۔۔

ابھی وہ گاڑی میں آ کر بیٹھے ہی تھے۔۔۔ زمل کی کال آ گئی۔ احد ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔۔ فون اٹھاؤ۔۔ احد نے محراب کو بولا۔ محراب نے فون سپیکر پر لگایا۔

احد بھائی... آجائیں بہت مزہ آ رہا ہے۔۔۔ آپ کو پتہ ہے۔۔ یہاں سب آئے ہیں غازیان بھائی, شاذل بھائی۔۔

دلہا نہیں آیا؟ احد نے بولا...

بس آنے والے ہیں ابھی نہیں آئے۔۔ آپ آ رہے ہیں؟

نہیں بچہ میرا دل نہیں کر رہا۔۔احد مرہا اور زمل کو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔

احد بھائی..احد بھائی کرنے کے علاوہ آتا ہے کچھ اور؟ محراب نے بولا۔۔

زمل محراب کی آواز سن کر اچانک بوکھلا گئی۔۔۔۔۔۔آپ....۔۔ج..

ج..جی میں۔۔ محراب نے بھی زمل کی نقل اتاری۔۔ابھی بھائی کے ساتھ

بات کرتے ہوئے۔۔ٹرٹر زبان چل رہی تھی۔۔میرے ساتھ بات

کرتے ہوئے ہکلانا شروع کر دیتی ہو۔۔۔ن۔ نہیں تو۔۔اوئے تنگ نہ کر

میری بچی کو۔۔۔احد نے بولا۔۔

آپ ہمارے گھر آئے ہیں؟ زمل نے بولا۔۔۔ہاں آیا ہوں پر آتے ہی پتہ

چلا کہ میری بیوی فرار ہوئی ہے۔۔ نہیں.. نہیں میں تو فرار نہیں ہوں۔۔

زمل روہانسی لہجے میں بولی۔۔

میں بھائی کی اجازت سے آئی ہوں۔ بھائی۔۔بتائیں نہ۔۔

میری جان تنگ کر رہا ہے یہ۔۔احد نے بولا۔۔میری اجازت کے بغیر گئی ہو۔۔سزا ملے گی۔۔محراب نے بولا۔۔۔

ااا آپ کی اجازت؟ہاں می..میری...ا..اجازت۔۔محراب نے پھر سے زمل کی نقل اتاری۔۔۔اب تو زمل کی شکل ایسے ہوگئی تھی۔۔جیسے ابھی رو دے گی۔مریم زمل کے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔جو لال سرخ ہو رہا تھا محراب کے ساتھ بات کرتے ہوئے۔۔مریم کو پتہ چل گیا زمل محراب کے ساتھ بات کر رہی ہے۔۔۔اوئے فون ادھر دو۔۔مل نے فون مریم کو دیا۔۔۔کیا بولا ہے آپ نے میری دوست کو؟لال سرخ ہو رہی ہے۔۔

آپ کا تعارف؟محراب نے کہا۔۔میں مریم اسفندیار خان

احد بھائی کی سب سے چھوٹی سالی۔۔۔واہ واہ مہندی کی دلہن کی زبان کام کرنا چھوڑ دیتی ہے۔۔آپ کی تو ماشاءاللہ۔۔ محراب نے کہا۔۔آپ میری زمل کو اکیلا سمجھ کے تنگ کرتے رہتے ہیں۔اس کو ایسے ایسے مشورے دوں گی کہ آپ کی عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔۔میری معصوم دوست کی معصومیت کا فائدہ اٹھا کر کھیل کھیل میں نکاح کر لیا۔۔۔آپ بھی کھیل لیں یہ کھیل۔۔۔ محراب نے بولا۔۔اب تو نکاح ہو گیا ہے۔۔اب نہیں کھیل سکتی۔یہ احد بھائی کا فون آپ کے پاس کیا کر رہا ہے؟۔۔زمل کا فون آپ کے پاس کیا کر رہا ہے۔ محراب نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر لیا۔۔

پہلے میرے سوال کا جواب دیں۔۔۔میں اور احد ساتھ ہیں اس لیے اس کا فون پکڑا ہے۔۔میں نے احد کے فون میں بہت ساری لڑکیوں کے نمبر

دیکھے ہیں۔۔اپنی بہن کو بتانا۔۔احد نے ہاتھ کے اشارے سے محراب پر لعنت بھیجی۔۔احد بھائی ایسے نہیں ہیں۔۔ان کی لو میرج ہے۔۔۔صدقے۔۔ محراب نے احد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

محراب اور احد ایک ساتھ مسکرائے۔۔۔

احد بھائی کو فون دیں مریم نے کہا۔۔ نہیں دوں گا۔۔۔

بولو مریم۔احد نے بولا۔

آپ کیوں نہیں آئے؟ میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔آرہا ہوں زمل اور مرہا کو نہ بتانا۔۔آپ محراب بھائی کی باتیں سن رہے تھے؟ہاں سن رہا تھا۔۔۔بھائی بہت چالاک ہیں ہماری زمل تو بہت معصوم ہے۔۔مریم نے کہا۔۔ابھی گاڑی روک کے اس کی کلاس لوں گا۔۔تم کردو زمل کو چالاک احد نے بولا۔۔جی کردوں گی۔۔اسے پراپر کلاسز دوں گی۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

اچھا اسفند یار آنے والے ہیں۔۔۔مجھے شرمانے کی پریکٹس کرنی ہے۔۔۔

بائے۔۔

فون بند ہونے کے بعد احد اور محراب دونوں ایک ساتھ ہنسے۔۔

اس نے مجھے چالاک بولا اور تو خاموش رہا۔۔دوست، دوست نہ رہا۔۔۔

زیادہ ایموشنل نہ ہو۔۔احد نے کہا۔۔یہ والی تو بھابھی سے بھی دو ہاتھ آگے ہے۔۔ محراب نے کہا۔۔

اوے احد تم نے بتایا نہیں تمہاری لومیرج ہے۔۔ تم نے تو بولا تھا۔۔ کہ لڑکی نے بدتمیزی کی تھی گھر سے اٹھالائے۔۔۔ہاں گھر سے اٹھانے کے بعد محبت ہوگئی، پھر اسے بھی محبت ہوگئی۔۔۔(مرہا) پھر ہماری شادی لو والی شادی بن گئی۔۔۔۔لومیرج اس کو نہیں بولتے سرکار۔ محراب نے کہا۔۔پھر کس کو بولتے ہیں۔۔؟

شادی سے پہلے دونوں کو محبت ہو۔۔دونوں کی مرضی سے نکاح ہو۔۔اس کو بولتے ہیں۔ محراب نے کہا۔۔۔میں نے تو گن پوائنٹ پر نکاح کروایا تھا۔۔احد نے بولا۔۔توبہ ہے احد۔۔تم نے اسے گن سے ڈرا کے محبت کروائی ہے۔ محراب نے کہا۔۔مجھے بھی یہی لگتا ہے مجھ سے ڈر کر رہ رہی ہے۔۔میرے ساتھ۔۔ایک دفع بچہ ہو جائے۔۔اسے اختیار دوں گا فیصلہ کرنے کا۔احد نے کہا۔۔

حد ہے ویسے۔۔ تمہیں لگتا ہے۔۔بچہ ہونے کے بعد کچھ بھی اس کے اختیار میں رہے گا؟کچھ عورتیں صرف بچوں کی خاطر اپنا گھر بسا کر بیٹھی ہیں۔۔بچے ہونے کے بعد عورت میں بہت صبر آجاتا ہے۔۔۔بڑی سے بڑی ازیت بھی برداشت کر جاتی ہیں۔۔ تمہیں نکاح کے وقت اسے فیصلہ کرنے کا حق دینا چاہیے تھا۔۔

تم نے زمل کو فیصلہ کرنے کا حق دیا تھا؟احد نے بولا۔۔یار ہمارا سین مختلف تھا۔۔بابا مجھے گھر سے نکال رہے تھے۔ محراب نے کہا۔۔زمل سے تمہارا نکاح کروا کر ان کو کیا حاصل ہوا؟۔۔

زمل کے نام جو پراپرٹی ہے۔۔اس کے لئے سب کیا۔۔پر یقین کرو مجھے اس سب میں رتی برابر بھی دلچسپی نہیں۔۔میں حیران ہوں۔۔لوگ زمین کے ٹکڑے کی خاطر ایک دوسرے کا قتل کر دیتے ہیں۔۔ محراب نے کہا۔۔

ٹھیک بول رہے ہو۔۔احد نے کہا۔۔انکل شاہ کدھر ہوتے ہیں؟اپنی دوسری بیوی اور بیٹی کے ساتھ لندن گئے ہیں۔۔احد نے کہا۔۔

ان کو پتہ ہے زمل کے ساتھ جو کچھ ہوا؟ محراب نے پوچھا۔۔بتایا تھا۔۔کہتے زمل تمہاری ذمہ درای ہے۔۔ جلدی اسے تلاش کرو۔۔لندن بیٹھ کر مجھ پر یہ حکم چلایا گیا۔۔۔کیا نمرہ اور زمل ایک جیسی نہیں بابا کے لئے زمل

بھی تو بابا کی بیٹی ہے۔۔ پھر نمرہ سے وہ ہم دونوں سے زیادہ محبت کیوں کرتے ہیں؟ میں سوچتا ہوں اگر میں نہ ہوتا تو میری زمل کا کیا ہوتا؟

(احد کے بابا زمل سے اس لئے نفرت کرتے تھے۔۔ کیوں کہ زمل کی پیدائش کے کچھ عرصے بعد ہی۔۔ زمل کی ماما فوت ہو گئی اور احد کے بابا اس سب کا قصور وار زمل کو سمجھتے تھے۔۔)

انہوں نے ہم پر ایک احسان کیا۔۔ ہمیں پڑھایا۔ ہمارا خرچہ اٹھایا۔۔

(شاہ محل احد کی ماما کا تھا۔۔)

پر اس احسان کے بدلے انہوں نے مجھ سے بہت بڑی قیمت وصول کی ہے۔۔ مجھے سیاست میں دلچسپی نہیں تھی۔۔۔ بابا کی وجہ سے تم میرے خلاف ہو گئے۔۔ میرا دوست مجھ سے چھین لیا اس سیاست نے۔۔ میں

چاہتا ہوں۔میں الیکشن ہار جاؤ۔سیاست چھوڑ دوں۔احد نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

احد تم جیسی سیاست دان قسمت والوں کو ملتے ہیں۔۔جو اپنے علاوہ دوسروں کا سوچتے ہیں۔۔ محراب نے احد کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔

احد اور محراب سارے راستے باتیں کرتے رہے۔۔باتیں کرتے کرتے راستہ جلدی طے ہو جاتا ہے۔۔

احد نے مرہا کے گھر کے باہر گاڑی روکی۔۔

احداور محراب اندر آئے۔۔اسفندیار ابھی بھی نہیں آیا تھا۔۔شاذل, گل رعنا, مہرماہ, غازیان ایک ساتھ بیٹھے تھے۔۔احد کے آنے پر شاذل اور غازیان اٹھ کر محراب اور احد سے ملے۔۔کیسے ہیں جناب سیاست دان صاحب...اللہ کا شکر۔۔۔محراب کی نظر مسلسل زمل پر تھی۔۔جو مریم کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

دلہا کدھر ہے تمہارا لڑکی ؟احد نے بولا۔۔ڈر کے بھاگ تو نہیں گیا۔۔ نہیں وہ ڈر کے بھاگنے والوں میں سے نہیں ہیں۔۔مریم نے جھٹ سے جواب دیا۔۔

اچھا جی...احد نے کہا۔۔

میں اپنی شادی پر آپ سب لوگوں سے زیادہ بڑا ایڈونچر کرنے والی ہوں۔۔مریم نے کہا۔۔اچھا جی...سب نے ایک ساتھ کہا۔۔

کچھ بچے اندر آئے اور بتایا دلہا آگیا۔۔

سب نے مل کر اسفندیار کا ویلکم کیا۔۔اسفند سب سے باری باری گلے ملا۔۔

اب سب لوگ وہاں کھڑے تھے جہاں مریم بیٹھی تھی۔۔

اسفندیار آپ کو پتہ ہے یہاں موجود سب لوگوں کی شادی ایڈونچر والی تھی۔۔مریم نے کہا۔۔

اچھا...اسفند نے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔مہرماہ آپی کے لئے غازیان بھائی نے گولی کھائی تھی۔۔

احد بھائی, مرہا آپی کو اٹھا کر لے گئے تھے۔۔گن پوائنٹ پر نکاح ہوا تھا۔۔

اور شاذل بھائی کے لئے گل رعنا نے اپنی کلائی کاٹی تھی۔اور محراب بھائی نے زمل کو بچایا تھا۔۔

یہ کڈنیپ ہو گئی تھی۔۔۔مجھے تو لگتا ہے محراب بھائی نے ہی کڈنیپ کیا تھا۔۔اس بات پر محراب نے مصنوعی غصے سے مریم کی طرف دیکھا۔۔

اسفندیار حیرت سے سب کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔

اللہ پوچھے تم سب کو کیا ضرورت تھی۔۔اتنے ایڈونچر کرنے کی۔۔

اسفندیار نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔۔

سب لوگ ایک ساتھ مسکرائے۔۔میں اپنی بیوی کو اغواء کر کے لے کر جا رہا ہوں۔۔ہمیں بھی تو ایڈونچر کرنا ہے۔۔اسفند نے کہا۔۔جائیں گے کدھر؟مریم نے پوچھا۔۔سمندر پر لے کر جاؤں گا۔۔وہاں تمہیں پہلے دھکا دوں گا۔۔پھر تمہیں نکالوں گا۔۔وہاں سے ایڈونچر ہو جائے گا۔۔

سب کو بتانا اسفند نے بچایا۔۔یہ کیا بات ہوئی؟مریم نے بولا۔۔

میں اب تمہارے لئے گولی نہیں کھا سکتا۔۔کل میری شادی بھی ہے۔۔

اچھا چھوڑیں شادی کے بعد مل کر کوئی ایڈونچر کرے گے اچھا سا۔۔

ٹھیک ہے جناب۔۔۔اسفندیار نے بولا۔۔

ابھی سب سٹیج پر چلیں ڈانس کرنا ہے سب نے مل کر۔۔مریم اٹھی۔۔

سب اسے حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔

تم بھی ڈانس کرو گی؟ مرہا نے حیرت سے پوچھا۔۔ہاں جی۔مریم نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔پاگل لڑکی دلہن ڈانس نہیں کرتی۔۔کیوں نہیں کرتی؟میری فرینڈ کی بہن نے کیا تھا اپنی شادی پر۔۔

مریم اسفندیار کو لے کر سٹیج پر چلی گئی۔۔۔باقی سب بھی اس کے پیچھے آکر کھڑے ہوئے۔۔

احد, مرہا۔ زمل, محراب۔ مہرماہ, غازیان۔ شاذل, گل رعنا۔۔ سب نے ڈانس کیا۔۔ مریم اور اسفندیار کو سینٹر میں کھڑا کر کے سب ان کے ارد گرد گھوم رہے تھے۔۔۔

اسفندیار گانا گائیں ناں آپ کی آواز اچھی ہے۔۔ مریم نے ایک نیا حکم چلایا۔۔۔ اچھا گاتا ہوں۔۔

میں لٹ گیا مان کے دل کا کہا...

میں کہی کا نہ رہا۔۔

بے خبر اوہ دلروبا...

یہ کیسا گانا تھا اسفند بھائی۔۔ مہرماہ نے بولا۔۔۔۔

اتنا اچھا تو ہے۔۔۔ اسفند نے بولا۔۔

Zubi Novels Zone

سب نے فنکشن کو بہت زیادہ انجوائے کیا۔۔سب مہمان چلے گئے تھے۔۔ شیر علی اور نور بیگم بھی اپنے کمرے میں چلے گئے مریم اپنے روم میں سو رہی تھی۔۔

رات کے تین بج رہے تھے۔۔۔مرہا اور مہرماہ آج ادھر ہی تھی۔اپنے بابا کے گھر۔۔اسفند یار اپنے ماما بابا کے ساتھ واپس چلا گیا تھا۔۔۔

رات کے تین بجے مریم سو رہی تھی۔۔وہ ابھی بھی اپنے مہندی والے کپڑوں میں تھی۔۔۔اسفند نے کال کی۔۔مریم ایک دم گہری نیند سے اٹھی فون کی آواز پر۔۔اس نے کال اٹھائی۔۔جی سرتاج؟ نیچے آؤ جلدی۔۔ اسفند نے بولا۔کیوں؟ مریم نے نیند سے بوجھل آواز میں کہا۔۔ایڈونچر نہیں کرنا؟ اسفند نے کہا۔۔اوہ ہاں آتی ہوں۔۔۔

مریم نیچے آئی۔۔۔اس نے دروازہ کھولا۔۔سامنے اسفندیار کھڑا تھا۔۔

اسفندیار بائیک پر بیٹھا تھا۔۔بیٹھو جلدی۔۔اسفندیار گن کدھر ہے۔۔؟

گن بھی لایا ہوں۔۔پر نظر نہیں آرہی۔۔میری جیب کو ہاتھ لگا کر چیک کرو۔۔

اسفند بائیک چلا رہا تھا۔۔۔اسفندیار مریم کو لے کر پہلے ایک آئسکریم پالر پر آیا۔۔کون سی لو گی؟۔۔ایک چاکلیٹ اور سٹابری والی۔۔۔دونوں نے مل کر آئسکریم کھائی۔۔۔

اس کے بعد اسفندیار مریم کو لے کر سمندر پر آیا۔۔۔

رات کو سمندر کا پانی چمکتا ہے۔۔وہاں کچھ لوگ۔۔قندیلیں جلا کر اڑا رہے تھے۔۔۔

اسفندیار نے ان سے ایک قندیل لی۔۔۔پھر دونوں نے مل کر اڑائی۔۔۔

اسفندیار یہ بہت خوبصورت ہیں۔پورا آسمان قندیلوں سے بھرا تھا۔۔

اسفند کشتی میں بیٹھیں ؟ نہیں یار دیر بہت ہو گئی ہے واپس چلتے ہیں۔۔

اسفندیار پلیز ناں۔۔ مریم نے زد کی۔۔اچھا آؤ۔۔پتہ نہیں میں کیوں

تمہاری ہر بات مان رہا ہوں۔۔

سمندر کا پانی آنکھوں کو سکون دے رہا تھا۔۔اور ٹھنڈی ہوا۔۔خاموشی کا

بسیرا...تاروں بھرا آسمان۔۔صبح کے 5 بج رہے تھے۔۔۔

یار آؤ واپس چلیں اگر کسی کو پتہ چل گیا اچھا نہیں ہو گا۔۔اسفندیار بائیک پر

بیٹھا..اسفندیار گن حفاظت کے لئے ساتھ لایا تھا۔۔رات کا ٹائم تھا۔۔۔

کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔اسفندیار اور مریم جا رہے تھے کہ۔۔اچانک آگے

کچھ

پولیس والے کھڑے تھے۔۔پولیس نے ناکہ بندی کی تھی۔۔۔بائیک روکیں۔پولیس والے نے کہا۔۔اسفندیار نے بائیک روکی۔۔۔کیوں روکا ہے آپ نے؟

ایک بچی اغواء ہوئی ہے۔پولیس والے نے کہا۔۔آپ کو لگتا ہے اس بچی کو میں نے اغواء کیا؟اسفند نے کہا۔۔یہ آپ کے پیچھے جو لڑکی بیٹھی یہ آپ کی کیا لگتی ہے؟پولیس والے نے مریم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔آپ سے مطلب؟اسفندیار نے کہا۔۔

وہ لوگ غلط نظروں سے مریم کو دیکھ رہے تھے۔۔اس نے بال کھولے تھے۔وہ مہندی والی پیلے رنگ کی فراک میں تھی۔۔۔دوپٹہ اس نے گلے میں لیا تھا۔۔اسفند کی سخت نظروں کو محسوس کرتے ہوئے اس نے دوپٹہ کھول کر خود کو سارا کور کیا۔۔اس نے دوپٹے کا ایک پلو چہرے پر بھی کر

لیا۔۔اس کی صرف آنکھیں نظر آرہی تھی۔۔پولیس والے ابھی بھی اس کی ہی طرف دیکھ کر بات کر رہے تھے۔۔۔

اسفندیار کو غصہ آیا۔۔۔میری طرف دیکھ کر بات کریں۔۔رات کے اس وقت اس بچی کے ساتھ کیا کر رہے ہو؟ تھانے چلو ہمارے ساتھ۔۔

اسفندیار اس ٹائم کسی کو کال کر کے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا ورنہ اس کی ایک کال پر یہ سب پولیس والے اپنی نوکریوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔۔

یہ لڑکی میری بیوی ہے۔۔۔ہم کیسی فنکشن سے آرہے ہیں۔۔ صبح کے پانچ بجے کون سا فنکشن ہوتا ہے؟ پاگل سمجھتا ہے ہمیں؟ صاحب یہ مجرے والے فنکشن کی بات کر رہا ہو گا۔۔یہاں قریب ہی ایک کوٹھا ہے۔۔یہ لڑکی مجھے طوائف لگ رہی ہے۔۔ایک پولیس والے نے بولا۔۔اسفندیار کی آنکھیں غصے سے لال ہو گئی۔۔۔اس نے گن نکالی۔۔۔ تیری بہن ہو گی

طوائف۔۔۔ساتھ میں اسفندیار نے تین چار گالیاں بھی دی۔۔۔پولیس والے تین چار تھے۔۔۔ان کے پاس بھی گن تھی۔۔ایک نے اسفندیار کے منہ پر۔۔

مکہ مارا۔۔۔اسفندیار نے اسے گریبان نے پکڑ لیا۔۔باقی اسفندیار کو پیچھے سے مار رہے تھے۔۔

تم لوگ جانتے نہیں میں کون ہوں۔۔۔مجھے جانے دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔

جو بھی ہے۔۔چل ہمارے ساتھ تھانے تمہاری ساری بدمعاشی نکالتے ہیں ۔۔۔پولیس والے کو مارے گا۔۔۔اس نے پھر سے اسفندیار کے منہ پر مکہ مارا۔۔اسفندیار نے اپنی ٹانگ اس کے پیٹ میں ماری۔۔۔دو لوگوں نے اسفندیار کو بازوؤں سے پکڑا تھا۔۔مریم ڈر سے کانپ رہی تھی۔۔وہ اپنا فون بھی گھر چھوڑ کر آئی تھی۔۔۔

پلیز چھوڑ دیں۔۔۔ پلیز ہمیں جانے دیں۔۔۔ لڑکی چپ کرو۔۔۔ گاڑی میں بیٹھو۔۔۔ تھانے جانا ہے۔۔۔

انہوں نے زبردستی دونوں کو کار میں بیٹھایا۔

مریم مسلسل رو رہی تھی۔۔ جب کے اسفندیار ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ ہو گیا ایڈونچر؟ مریم نے غصے سے اسفندیار کی طرف دیکھا۔۔۔

پولیس والے دو لوگ اسفندیار کی بائیک پر تھے۔۔۔۔ اب صبح ہی کیسی کو کال کریں گے۔۔۔ سب سو رہے ہوں گے اس ٹائم۔۔

تھانے لانے کے بعد۔۔انہوں نے اسفندیار سے اس کا آئی ڈی کارڈ لیا۔۔

وہ جان چکے تھے۔۔ کسی عام شخص کا بیٹا نہیں ہے۔۔اسفندیار اپنے بابا کو

کال نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔

گھر والوں کو کال کرو تمہاری آکر زمانت کروائیں پولیس اہلکار پر ہاتھ اٹھانے

کے جرم میں رپورٹ ہوئی ہے تم پر۔۔

اسفندیار،احد بھائی کو کال کرتے ہیں۔۔ مریم نے کہا۔۔۔پاگل ہو؟ کیا

عزت رہے گی۔۔انکل کو پتہ چلا۔۔تو بہت برا ہو گا۔۔مجھے اپنا فون دیں۔۔

مریم نے احد کو کال کی۔۔۔

احد اس ٹائم جاگ رہا تھا۔۔وہ صبح صبح جم جاتا تھا صبح کے 6 بج رہے تھے۔۔

مریم تم فکر نہیں کرو میں بس آ رہا ہوں۔۔اسفندیار غصے سے مریم کو دیکھ

رہا تھا۔۔میں نے ان کو پیسے دینے تھے۔۔۔انہوں نے چھوڑ دینا تھا۔۔

کیوں ہم کیوں رشوت دیتے۔۔۔جب رشوت کے بغیر کام ہو جائے گا۔۔

احد بہت فاسٹ اور رش ڈرائیونگ کر کے آدھے گھنٹے میں پولیس اسٹیشن کے باہر تھا۔۔

وہ اندر آیا۔۔۔اس علاقے کے ایم این اے کا بیٹا۔۔احد کو ہر کوئی جانتا تھا۔۔احد اکثر جلسے کرتا رہتا تھا۔۔۔احد اندر آیا۔۔۔مریم اور اسفند یار دونوں جیل کے اندر بیٹھے تھے۔۔۔احد کا نام ہی کافی تھا۔۔احد کو دیکھتے ہی سب اپنی کرسیوں سے اٹھے۔۔۔سلام احد صاحب آپ ہمارے غریب خانے میں۔۔۔

تھانہ کب سے غریب خانہ ہو گیا؟دن رات رشوت اور بھتہ خوری سر گرم ہے یہاں۔۔سارے ثبوت میرے پاس ہیں۔۔بس تم لوگوں کو ڈھیل

دے رہا تھا۔۔اسفند یار خان کو لے کر آؤ۔۔احد نے کہا۔۔سر آپ اس کو کیسے جانتے ہیں؟پولیس والے نے کہا۔۔

میرا بہنوئی ہے۔۔

معزرت صاحب...ابھی لاتے ہیں۔۔

اسفند کی گال پر مکے کا نشان تھا۔۔۔کس نے مارا ہے اس کو۔۔ایک پولیس والے نے ساتھ کھڑے پولیس والے کی طرف اشارہ کیا۔۔سسپنڈ کر دو اس کو۔۔۔ارے صاحب معاف کر دیں۔۔میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔۔۔

اس کی ضرورت نہیں ہے۔۔رہنے دیں ان کو نہ نکالے۔۔اسفند نے بولا۔۔

اسفند یار صاحب مجھے معاف کر دے آپ کا بہت شکریہ۔۔۔

اسفند یار باہر آ کر اپنی بائیک پر بیٹھا۔۔وہ مریم سے بات نہیں کر رہا تھا۔۔

مریم احد کی کار میں پیچھے بیٹھ گئی۔۔اسفند کو غصہ اس بات پر تھا کہ ۔۔مریم نے احد کو کیوں فون کیا۔۔اسفند یار اپنا مسئلہ خود حل کرنا چاہتا تھا۔۔وہ احد کا احسان نہیں لینا چاہتا تھا۔۔اسفند یار اس چیز کو انا پر لے آیا تھا۔۔

احد مریم کو گھر لے کر آیا۔۔شیر علی کے علاوہ سب جاگ رہے تھے۔اور کافی پریشان بھی تھے۔۔

گیٹ پر کھڑے گارڈز نے بتایا تھا کہ ۔۔مریم رات کو اسفند یار کے ساتھ گئی تھی۔۔۔پر رات سے صبح ہو گئی تھی۔۔اور یہ لوگ واپس نہیں آئے تھے۔۔اس لیے سب کو فکر ہو رہی تھی۔۔اسفند یار کا فون بھی بند جا رہا تھا۔۔۔مریم کا فون گھر پر تھا۔۔۔مریم خود کو بظاہر نارمل شو کروا رہی تھی۔۔۔احد نے اسے گیٹ کے پاس چھوڑا تھا۔۔وہ خود اندر نہیں گیا تھا

۔۔۔وہ یہی شو کروانا چاہتا تھا کہ مریم اسفند کے ساتھ ہی واپس آئی ہے۔۔

اور وہ باہر ہی اسے چھوڑ کر واپس چلا گیا ہے۔۔۔احد بھی وہاں سے واپس آگیا۔۔اس نے مرہا کو بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔۔

مریم اندر آتے ہی سیدھا اپنے روم کی طرف گئی۔۔۔مہرماہ اور نور بیگم صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

؟دیکھا تم نے اس لڑکی کو؟ کتنی آوارہ ہو گئی ہے۔۔۔بات کرے بغیر سیدھا اوپر چلی گئی۔۔ہم پاگل ہیں جو اس لیے پریشان ہو رہے تھے۔۔۔اس میڈم کو کوئی پرواہ نہیں ہے۔۔آج اس کی شادی ہے۔۔اور یہ ساری رات باہر گزار کر آئی ہے۔۔نور بیگم نے غصے میں کہا۔۔۔ماما ریلیکس ہو جائیں اتنا غصہ نہیں کریں۔۔وہ اسفندیار اپنے شوہر کے ساتھ تھی۔۔۔کسی اعیرے غیرے کے ساتھ نہیں تھی۔۔۔ساری رات باہر رہی ہے۔۔

تھک گئی ہو گی۔اس لئے سیدھا روم میں چلی گئی۔۔ابھی اسے ریسٹ کرنے دیں۔۔بعد میں بات کرلیں گے۔۔۔آپ یہ سب چھوڑیں۔۔مجھے بتائیں آپ نے آج کے فنکشن کے لئے ڈریس چوز کرلیا؟

نہیں۔کرنا ہے ابھی۔۔۔کریں نہ جلدی۔۔آئیں میں آپ کی ہیلپ کرواتی ہوں۔۔

مہرماہ بات کارخ بدل رہی تھی۔۔تاکہ نور بیگم کا غصہ تھوڑا کم ہو۔۔مہر شروع سے ہی اپنی بہنوں کو ایسے ہی ہر اچھے برے کاموں میں سپورٹ کرتی تھی۔۔

مریم کو پتہ تھا۔۔۔اسفندیار اس سے ناراض ہے۔۔۔اس نے گھر آکر اس کو بہت کالز کی اس کا فون بند جارہا تھا۔۔مجھے ایڈونچر پر جانا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔اب ان کو کیسے مناؤں۔۔

مریم اپنی بارات کے لئے تیار ہو رہی تھی۔۔اس نے گولڈن کلر کا بھاری لہنگا پہنا تھا۔۔اوپر لال رنگ کی کام سے بھری ہوئی چولی تھی۔۔چولی قمر سے نیچے تک تھی۔۔دوپٹہ بھی گولڈن کلر کا تھا۔۔۔مریم انتہائی حسین دلہن لگ رہی تھی۔۔۔پر اس کے چہرے پر بلکل بھی خوشی نہیں تھی۔۔۔اسفندیار کے غصے کا سوچ کر اسے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔ابھی تک اسے پچھلی سزا نہیں بھولی تھی۔پانچ منٹ میں بھاگنے والی۔۔اسفندیار بظاہر سب سے ہنس کر بات کر رہا تھا۔۔پر جب بھی وہ احد کی طرف دیکھتا اسے عجیب سا غصہ آجاتا۔۔احد اس کی طرف مسکرا کر دیکھتا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر مکے کا ابھی بھی ہلکا ہلکا نشان تھا۔۔

رخصتی ہو گئی۔۔مریم رخصت ہو کر اسفندیار کے گھر آ گئی۔۔

مریم اسفندیار کے بیڈ پر بیٹھی تھی... مریم کافی دیر اس کا انتظار کرتی رہی... پر اسفندیار روم میں نہیں آیا......

رات کا ایک بج رہا تھا... اسفندیار روم میں آیا... مریم ہوش و حواس سے بیگانہ ہو کر پورے بیڈ پر اپنا لہنگا بکھیر کر سو رہی تھی... اسفند نے مریم کو بلایا اٹھو.. مریم اسفند کی آواز پر گہری نیند سے اٹھی۔۔اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔اٹھو بیڈ سے.. مریم بیڈ سے اٹھ گئی.. بہت شوق ہے نہ تمہیں ایڈونچر کرنے کا؟ نکلو اس کمرے سے جا کر ایڈونچر کرو۔۔اسفندیار کا لہجہ سخت تھا۔۔اسفند..... مریم نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔میں نے بولا میرے کمرے سے نکل جاؤ!! اسفند نے اونچی آواز میں کہا۔۔مریم ایک دم سے ڈر گئی اسفندیار نے اسے بازو سے پکڑ کر دروازے کے باہر کر دیا.....

اسفند نے دروازہ لوک کر دیا۔۔اسفند دروازہ کھولیں مجھے معاف کر دیں انکل پلیز دروازہ کھولیں۔۔اسفند کے ماما بابا سو چکے تھے۔۔انکل میں کدھر جاؤں گی۔۔۔دروازہ کھولیں۔۔۔میں آئندہ آپ کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کروں گی۔مریم روتے ہوئے ادھر ہی زمین پر بیٹھ گئی۔۔

اسفندیار واش روم میں تھا۔۔اس نے شاور لیا۔۔۔اس کے بعد کپڑے چینج کر کے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔مریم کی آوازیں آنا بند ہو گئی تھی۔۔اسے لگا گیسٹ روم میں چلی گئی ہو گی۔۔مریم پہلے بھی پڑھنے کے لئے آتی تھی۔۔ اسے سارے گھر کا پتہ تھا۔۔اگلی صبح اسفندیار نے دروازہ کھولا۔۔مریم دروازے کے ساتھ والی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر سو رہی تھی۔۔۔اسفند نے اس کی گال تھپکی۔اٹھو ٹیک لگا کر سو رہی تھی۔۔۔اسفند نے اس کی گال تھپکی۔۔۔...مریم...مریم کی انکھ کھلی۔۔۔ساری رات دیوار کے

ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھنے سے اس کی قمر اکڑ گئی تھی۔۔۔وہ فرش پر اپنا انتہائی

قیمتی لہنگا بچھا کر بیٹھی تھی۔۔۔اسفندیار کو دیکھ کر وہ غصے سے اٹھی۔۔۔

کیا ضرورت تھی یہاں سونے کی۔۔۔گھر میں اتنے سارے کمرے ہیں۔۔

اسفند کا لہجہ اب نارمل تھا۔۔کوئی شوق نہیں مجھے یہاں سونے کا۔۔۔

گیسٹ روم کو لوک لگا تھا اور مجھے لگا آپ کچھ دیر بعد دروازہ کھول دیں

گے۔۔۔کس بات کا غصہ نکال رہے ہیں آپ... مریم نے اسفند کو پیچھے

دھکا مارا... مجھے نہیں رہنا آپ کے ساتھ...کوئی بھی شخص اپنی ایک رات

کی بیوی کو ایسے کمرے سے باہر نہیں نکالتا جتنے مرضی غصے میں ہو۔۔۔

ایک رات کی بیوی کا اپنا بارے میں کیا خیال ہے؟ تمہارے ایڈونچر کے چکر

میں میں جیل تک پہنچ گیا میری ساری ریپوٹیشن خراب ہو گئی۔۔ تمہارا وہ

احد بھائی میری طرف دیکھ دیکھ کر ہنس رہا تھا۔۔مجھے بس غصہ تھا۔۔۔

تمہیں کون ساگھر سے نکال رہا تھا۔۔۔ایک رات کمرے سے ہی جانے کا

بولا تھا۔۔۔

واہ واہ یہ سہی ہے۔۔۔اب جب بھی آپ کو غصہ آئے گا۔۔مجھے کمرے

سے نکال دیں گے۔۔۔مریم نے غصے سے کہا۔۔میں اپنی بے عزتی کا بدلہ

لوں گی آپ سے۔۔۔

اچھا تو کیا کرو گی؟اسفند نے ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے کہا۔۔ایک ماہ تک

آپ سے بات نہیں کروں گی اور اگلی دفع آپ کو جب غصہ آئے گا روم سے

باہر میں نہیں آپ جائیں گے۔۔۔مریم غصے سے کہتے ہوئے اسفند کے

کمرے کے اندر آئی۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے اپنا فون اٹھایا۔۔۔مریم

سنو تو..یار معاف کردو۔۔

اسفندیار کو ٹاسک دیکھانے کے لئے معزرت سب ہیپی ہیپی چل رہا تھا۔ اس لیے مجھے مزہ نہیں آرہا تھا۔۔۔ مجھے لڑائی جھگڑے پسند ہیں۔۔۔اور argument اس دوران جو ہوتا ہے وہ بھی۔۔۔رائٹ کرنے کا مزہ آتا ہے۔۔

اسفندیار کو کوئی بھی غلط نہیں بولے گا وہ گرین فلیگ ہے۔۔وہ اپنا غصہ مریم پر نہیں اتارنا چاہتا تھا۔۔۔باقی مجھے امید ہے آپ نے ان لوگوں کا ایڈونچر کافی انجوائے کیا ہوگا۔۔

انکل میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔آپ نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ مریم نے کہا۔۔ٹھیک ہے میں شازیہ سے بات کرلیتا ہوں۔اسفند نے کہا۔۔شازیہ بھی آپ سے بات نہیں کرے گی۔۔کیوں؟

کیونکہ وہ بول نہیں سکتی۔اوہ میں بھول گیا۔۔شازیہ فون پر تو بات کر ہی سکتی ہے نہ؟ایسا کروں گا میسجز پر بات کیا کروں گا شازیہ سے۔۔بس کر دیں کیا۔۔شازیہ شازیہ لگائی ہے اتنا فضول آنٹی ٹائپ نام ہے۔۔مریم نے جھنجلا کر کہا۔۔مریم آئی ایم سوری یار۔۔۔مجھے بس غصہ تھا۔۔تمہیں ہمارے مسئلے میں احد کو نہیں شامل کرنا چاہیے تھا۔۔اسفند نے کہا۔۔

میں نے اپنے بھائی کو کال کی تھی۔احد بھائی میرے بھائی ہیں۔۔۔کیا بہنیں اپنے بھائیوں سے ہیلپ نہیں لیتی؟انہوں نے مجھے جیل سے نکالا تھا۔۔

آپ تو فری

میں ساتھ آگئے۔۔

اچھا جی۔۔۔اسفند نے آنکھیں چھوٹی کر کے مریم کو دیکھا۔۔

اس جیل سے تو بچ گئی۔۔ میری قید سے بچ کے دکھاؤ۔۔ میں اپنی ساری زندگی آپ کی قید میں گزار سکتی ہوں۔۔ شرط یہ ہے کہ مجھے آپ اگلی دفع ایسے ڈس ریسپکٹ نہیں کریں گے۔۔۔ عزت نفس پر ہم بہنیں کمپرومائز نہیں کرتی۔۔۔ ہم تینوں بہنوں کو بابا نے یہی سکھا ہے۔۔ جو شخص آپ کو عزت نہیں دے سکتا وہ کچھ بھی نہیں دے سکتا۔۔ آپ ایک محل میں رہتی ہوں اور وہاں آپ کی حیثیت نوکروں جیسی ہو۔۔ تو اس محل سے بہتر ہے۔۔ آپ جھونپڑی میں رہ لے پر جھونپڑی میں آپ کے ساتھ رہنے والا آپ کی عزت کرتا ہو۔۔۔ عزت کریں گے تو ہی عزت کروائیں گے۔۔۔ آپ کا مجھے رات کو کمرے سے نکالنے کا کوئی تک نہیں بنتا تھا۔۔ ایسا بھی کیا غصہ تھا۔۔؟ اگر میرے بابا کو پتہ چلا۔ ایک منٹ نہیں یہاں رہنے دیں گے مجھے۔۔ میں کوئی لاوارث یا مسکین نہیں۔۔ آپ نے مجھے

کل خود کمرے سے نکالا تھا۔۔آ جمیں خود جا رہی ہوں۔۔آپ کا کمرہ چھوڑ کر۔۔۔مریم دروازے تک گئی۔۔واپس آؤ۔۔اسفند یاد نے بولا۔۔

اسفند یار کافی دیر سے خاموشی سے مریم کی ساری باتیں سن رہا تھا۔۔۔

مریم اسفند یار کی آواز پر بھی نہیں رکی۔۔اور باہر چلی گئی۔۔۔وہ سیدھا گیسٹ روم میں آئی۔۔۔اسفند یار کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔

تھوڑی دیر بعد مریم کو زور زور سے چیزوں کو توڑنے کی آوازیں آئی۔۔

اسفند کی ماما بھی ڈر کر اسفند کے روم میں آئی۔۔اسفند شروع سے ایسے ہی کرتا تھا۔۔۔

جب اسے بہت زیادہ غصہ آتا تھا۔۔وہ کمرے کا نقشہ بگاڑ دیتا تھا۔۔ہر چیز توڑ دیتا تھا۔۔مریم جیسے گئی تھی۔۔ویسے بھاگ کر واپس آئی۔۔وہ ابھی تک لہنگے میں تھی۔۔

اسفندیار غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔۔مریم آج پہلی دفع اسفندیار کو اس روپ میں دیکھ رہی تھی۔۔ماما اس کو یہاں سے لے جائیں۔۔اسفند نے غصے میں کہا۔۔

مریم بیٹا باہر آجاؤ۔۔اسفند تمہیں کوئی نقصان پہنچادے گا۔۔مریم پھٹی آنکھوں سے پورے کمرے کو دیکھ رہی تھی۔۔بیڈ پر رات کو سارے پھول لگے تھے جو۔اب زمین پر اپنی بے قدری کا سوگ منا رہے تھے۔۔

انٹی آپ باہر جائیں میں سنبھال لوں گی۔۔۔اسفند ابھی بھی چیزیں توڑ رہا تھا۔۔اس نے میز اٹھا کر زمین پر پھینکی سارا کمرہ کانچ سے بھر گیا۔۔۔

اسفندیار کے غصے سے تو اس کی ماں بھی ڈرتی تھی۔۔وہ باہر چلی گئی۔۔

مریم اسفندیار کے قریب آئی۔۔۔جواب دوسری میز کو توڑنے کا ارادہ بنا چکا تھا۔

اسفندیار بس کریں۔۔مریم نے اسے زبردستی بیڈ پر بیٹھایا۔۔

مریم کو خود بھی ڈر لگ رہا تھا۔۔پر وہ خود کو مضبوط شو کروا رہی تھی۔۔وہ اسفندیار کو بہت مشکل سے کنٹرول کر رہی تھی۔۔مریم کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔کمرے کی حالت ایک منٹ میں بدل چکی تھی۔۔ہر طرف شیشہ ہی شیشہ بکھرا تھا۔۔۔اسفند نے مریم کی طرف دیکھ کر غصے سے بولا... تم تو چلی گئی تھی پھر کیوں آئی ہو۔۔۔آپ میری وجہ سے یہ

سب کر رہے ہیں؟ مریم نے کہا۔۔ہاں تم ہو ہر چیز کی ذمہ دار... تم اپنی باتوں سے مجھے پاگل کر دیتی ہو۔۔۔ تمہارے لئے کیسی کو چھوڑ کر چلے جانا بہت آسان ہے کیا؟ میں نے رات کو تمہیں اس لیے کمرے سے نکالا تاکہ غصے میں تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچا دوں۔۔۔

اسفندیار بس کر دیں۔۔اسفند کے ہاتھ سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔

کیا ملا یہ سب توڑ کر؟ مریم نے پوچھا۔۔۔ سکون اسفند نے مختصر جواب دیا ...

مریم نے سائیڈ دراز سے فرسٹ ایڈ کٹ نکالی...اسفند نے شیشے کی میز پر مکا مارا تھا۔۔۔ہاتھ ادھر کرو۔۔مرے م نے کہا۔۔ چھوڑ دو...اس کی ضرورت نہیں۔۔۔مریم نے زبردستی اس کا ہاتھ پکڑ کر پٹی کی مریم کو کچھ حد تک اندازہ ہو گیا تھا۔۔

اسفندیار کو صرف محبت کے ساتھ کنٹرول کر سکتی ہے۔۔۔

جن بچوں کے ماں باپ آفس میں کام کاج میں مصروف رہتے ہیں۔۔ان کے بچے اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں۔اسفندریار کی ماما ڈاکٹر تھی اور بابا بزنس مین وہ دونوں اسفند کو ٹائم نہیں دیتے تھے۔۔۔بچوں کو صرف محبت کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔اسے بچپن سے ہی جب بھی غصہ آتا تھا۔۔۔ایسے ہی چیزیں توڑ دیا کرتا تھا اور اس کے ماں باپ اسے کچھ نہیں کہتے تھے۔۔ یہی چیز بچوں کو خراب کرتی ہے۔۔۔ان کے پاس پیسہ تھا۔۔وہ اور چیزیں لاکر اس کے کمرے میں رکھ دیتے تھے۔۔۔جب وہ غصے میں چیزیں توڑتا تھا۔وہ دونوں گھر ہی نہیں ہوتے تھے۔۔۔

مریم میں سکون چاہتا ہوں۔۔۔وہ سکون جس کی میں بچپن سے تلاش میں ہوں۔۔۔اسفند نے مریم کے ہاتھ کو پکڑا۔۔مجھ سے وعدہ کرو...مجھے

چھوڑ کر جانے کی بات نہیں کرو گی... وعدہ کرتی ہوں۔۔۔اسفند یار نے تکیہ پر سر رکھا اور لیٹ گیا۔اس کے سر میں درد ہو رہا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد اسے اپنے ماتھے پر کسی کی انگیوں کا لمس محسوس ہوا۔اس نے انکھیں بند کی تھی۔۔۔مریم اس کا سر دبا رہی تھی۔۔اسے سکون مل رہا تھا۔۔اور تھوڑی دیر بعد وہ سو گیا۔۔۔

اسفند یار کو بہت زیادہ اینگر ایشوز تھے۔۔وہ اس چیز کو کنٹرول کرنے کے لئے اکثر میڈیسن بھی لیتا تھا۔۔

آج مریم اور اسفند یار کا ولیمہ تھا۔۔۔گل رعنا اور شاذل شادی اٹینڈ کرنے واپس لاہور آئے تھے۔۔شادی کے بعد پھر سے انہوں نے واپس اسلام آباد جانا تھا۔۔۔گل رعنا کی صحت پر وہاں کے ماحول بہت زیادہ اثر ہوا

تھا۔۔وہ بہت جلد اپنی نارمل حالت میں واپس آرہی تھی۔۔پہلے وہ ہر وقت خوفزدہ اور سہمی سہمی رہتی تھی۔۔۔

گل رعنا ولیمے کے فنکشن کے لئے اپنا ڈریس استری کر رہی تھی۔۔شازل نے اسے آواز دی۔۔وہ استری بند کر کے وہاں سے گئی تھی۔۔۔سوٹ اس کا ابھی بھی وہاں ہی تھا۔۔۔

آج عائزہ عائلہ سے ملنے آئی تھی۔وہ وہاں سے گزر رہی تھی۔۔۔اس کی نظر۔۔گل رعنا پر گئی۔۔جو سوٹ استری کر رہی تھی۔۔گل رعنا جیسے ہی وہاں سے گئی۔۔عائزہ وہاں آئی۔۔اس نے استری آن کی اور فل تیز کر کے۔۔۔گل رعنا کے سوٹ کے اوپر رکھ دی۔۔خود وہ وہاں سے چلی گئی۔۔۔

تھوڑی دیر بعد گل رعنا واپس آئی۔۔۔اس نے استری اٹھائی۔۔اس کا سارا سوٹ درمیان سے جل چکا تھا۔۔۔۔

میں تو استری بند کر کے گئی تھی۔۔۔شاذل... شاذل۔۔ کیا ہوا میری جان؟ میرا سوٹ پتہ نہیں کیسے جل گیا ہے۔۔۔

شاذل یہ سوٹ خود گل رعنا کے لئے لے کر آیا تھا۔۔۔

کوئی بات نہیں جل گیا ہے تو۔۔ غلطی ہو جاتی ہے انسان سے۔۔ تم سے بھی ہو گی۔۔

نہیں شاذل۔۔ یہ میں نے نہیں جلایا ہے۔۔ کیا خود جل گیا ہے۔۔؟ شاذل نے بولا۔۔

مجھے لگتا ہے۔۔ کسی نے جلایا ہے۔۔ گل نے کہا۔۔

تم بغیر ثبوت کے الزام لگا رہی ہو۔۔ کیا بھائی ماما بابا۔ یا بھابھی نے جلایا ہے؟

کیونکہ ان کے علاوہ اس ٹائم گھر میں کوئی نہیں ہے۔۔

نہیں شاذل میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔

جو بھی مطلب تھا۔۔ اگر نہیں پہننا تھا تو ویسے ہی بتا دیتی۔۔ گل رعنا نے رونا شروع کر دیا۔- خبردار جو تم روئی۔۔ ہر بات پر رونا شروع کر دیتی ہو۔۔۔ بچوں کی طرح۔۔ کوئی اور سوٹ پہن لو جا کر۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔ گل رعنا نے روتے ہوئے کہا۔۔ ٹھیک ہے مت جاؤ کوئی تمہیں فورس نہیں کر رہا۔۔۔ گل رعنا کو شاذل کا رویہ بہت برا لگا تھا۔۔۔ شاذل اپنی بھی کسی بات پر تھوڑا پریشان تھا۔۔ اس نے وہ غصہ بھی گل پر نکال دیا--

شاذل روم سے باہر چلا گیا۔۔ سب لوگ تیار ہو رہے تھے۔۔

مہرماہ, گل رعنا کے روم میں آئی۔۔وہ خود پر کمبل لے کر۔بے آواز رو رہی تھی۔۔

گل رعنا... مہرماہ نے آواز دی۔۔گل رعنا نے کمبل میں سے منہ باہر نکالا۔۔جی بھابھی۔۔تم تیار نہیں ہو رہی۔۔؟ تھوڑا سا ٹائم رہ گیا ہے۔۔ہم لوگ بس جانے والے ہیں۔۔مہرماہ نے کہا۔۔بھابھی میرا دل نہیں کر رہا۔۔کیا ہوا؟ مہرماہ گل رعنا کی سرخ آنکھیں دیکھ چکی تھی۔۔تم رو رہی ہو۔۔؟ نہیں تو۔۔بس ویسے ہی۔۔آنکھ میں کچھ چلا گیا تھا۔۔

شاذل نے کچھ کہا ہے؟ نہیں بھابھی۔۔۔پھر کیا ہوا ہے۔؟ میرا سوٹ جل گیا۔۔تو کیا ہوا بچہ۔۔کوئی اور پہن لو۔۔بھابھی وہ سوٹ شاذل لے کر آئے تھے۔میرے لئے۔۔۔ان کو لگ رہا ہے میں نے جان بوجھ کر جلایا ہے۔۔

گل رعنا نے کہا۔۔اب ٹائم کم ہے ورنہ میں سیم ویسا سوٹ تمہیں ریڈی کروا دیتی اپنی ڈیزائنر سے۔۔۔مہر ماہ نے بولا۔۔

مہر ماہ ابھی بات کر ہی رہی تھی۔۔شاذل روم میں داخل ہوا۔۔اس کے ہاتھ میں بیگ تھا۔۔۔جس میں سیم پہلے جیسا ایک اور سوٹ تھا۔۔بلیک کلر کی بہت ہی خوبصورت فراک۔۔۔پہنو جلدی لیٹ ہو رہی ہے۔۔

شاذل نے خود بھی بلیک کلر کی شلوار قمیض پہنی تھی۔۔

گل رعنا نے شازل کی طرف دیکھے بغیر سوٹ پکڑ لیا۔۔۔مہر ماہ روم سے باہر چلی گئ۔۔۔...

سب لوگ ولیمے والی جگہ پر پہنچ چکے تھے۔۔۔اسفندیار کا موڈ آج, کل سے بہتر تھا۔۔اس کی نظروں کا مرکز صرف مریم تھی۔۔۔سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا۔۔

وقت ریت کی مانند ہاتھ سے نکلتا جارہا تھا۔۔۔ہر کوئی اپنی زندگی میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔

3ماہ بعد...

آج مرہا کی ڈیلیوری تھی۔۔اس کے گھر بیٹا ہونے والا تھا۔۔مرہا اور احد بہت زیادہ خوش تھے۔۔آج احد کا جلسہ بھی تھا۔۔الیکشن کے دن بہت

زیادہ قریب تھے۔۔۔ محراب بھی احد کے ساتھ جلسے میں موجود تھا۔

محراب کے بابا کو جب پتہ چلا۔۔ان کو شدید غصہ آیا۔۔۔

میں احد میر شاہ۔۔۔اللہ نے چاہا تو۔۔بہت جلد آپ لوگوں کا سربراہ بنوں گا۔۔میں دن رات آپ لوگوں کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔۔جہاں تک مجھ سے ممکن ہوا میں آپ کی مدد کروں گا۔۔میرا اولین فریضہ ایمانداری ہو گی۔۔قیامت والے دن مجھے اپنے رب اللہ پاک۔۔اس ساری کائنات کے مالک کے سامنے پیش ہونا ہے۔۔میں آپ لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا۔۔۔

نعرہ تکبیر...اللہ اکبر۔۔

محراب احد سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔۔اس کی نظر ایک آدمی پر گئی۔۔جو بندوق کا رخ احد کی طرف کر کے کھڑا تھا۔۔۔

ٹھاہ۔۔احد... محراب نے احد کو پیچھے دھکا دیا۔ گولی محراب کے بازو پر لگی۔۔۔اس کا سفید سوٹ خون سے بھر گیا۔۔۔ محراب!!احد نے کہا۔۔ ساری سیکیورٹی الرٹ ہوگئی۔۔۔ محراب تم ٹھیک ہو؟؟احد جلدی سے محراب کو ہسپتال لے کر آیا۔۔ہر طرف پولیس کی بھاری نفری نافز تھی۔۔

محراب آنکھیں کھولو۔۔ محراب کو شدید درد ہو رہا تھا۔۔

زمل ٹی وی پر احد کا جلسہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔۔لاہور میں ہونے والے آج کے جلسے میں۔۔ مشہور سیاستدان سلطان شاہ کے بیٹے محراب شاہ کو گولی لگی۔۔۔ کہا تو یہی جا رہا ہے کہ۔۔ گولی مارنے والے کا نشانہ احد میر شاہ تھے۔۔ابھی تک کچھ

کنفرم نہیں ہے۔۔گولی مارنے والا۔۔اتنی بھاری سیکیورٹی کے باوجود فرار ہو گیا ہے۔۔

زمل پھٹی آنکھوں سے ٹی وی نیوز پر چلتی ہیڈ لائن سن رہی تھی۔۔ساتھ میں محراب کو گولی لگنے کی ویڈیو اور تصاویر بھی دکھائی جارہی تھی۔۔

دونوں لوگوں سے گہرا رشتہ تھا۔۔ایک بھائی تھا۔۔ایک شوہر تھا۔۔جس سے اس معصوم لڑکی کو انتہا کی محبت ہو گئی تھی۔محراب۔۔زمل کے منہ سے نکلا۔۔

مرہا۔۔نور بیگم کے ساتھ ہسپتال میں تھی۔۔مرہا کے گھر بہت ہی پیارا بیٹا ہوا تھا۔۔بلکل احد جیسا۔۔اس کی آنکھیں بھی احد جیسی تھی۔۔براؤن رنگ کی۔۔

مرہا نے اپنے بیٹے کو اپنی گود میں اٹھایا تھا۔۔

ماما احد کدھر ہے؟ بیٹا اس کا جلسہ ہے۔۔ نور بیگم نے مرہا کو کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔۔۔

شیر علی بھی ہسپتال میں تھے۔۔ نور بیگم کے ساتھ۔۔

ماما احد کو فون کریں نہ۔۔ بیٹا کیا تھا۔۔ شور کی وجہ سے شاید اسے پتہ نہیں چلا ہو گا۔۔ اس نے کال نہیں اٹھائی۔۔

زمل نے بھی احد کو بہت ساری کالز کی۔۔۔ احد کال نہیں اٹھا رہا تھا۔۔

محراب کو ایمرجنسی میں بھیجا گیا۔۔۔ ڈاکٹرز نے اس کی گولی نکال دی پر۔۔ اس کا بہت زیادہ خون ضائع ہو گیا تھا۔۔ سے خون کی ایک بوتل لگی تھی۔۔۔ محراب نے خود کو بے ہوش نہیں ہونے دیا تھا بلکہ وہ ہنس رہا تھا۔۔۔

احد کو اس کا ہنسنا عجیب لگا۔۔۔کیوں آئے میرے آگے ؟زمل کے بارے میں سوچ لیتے ایک بار۔۔اتنی کالز کر رہی ہے۔۔احد نے غصے میں کہا۔۔۔

کیا بولو اب اسے۔۔؟

فون ملا کر دو مجھے۔۔۔ محراب نے بولا۔

محراب جانتا تھا۔۔گولی مارنے والا کون تھا۔۔اور اسے کس نے بھیجا تھا۔۔۔

کیوں آئے میرے آگے ؟احد نے پھر سے پوچھا۔۔۔

محراب احد کی خاطر کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔

اب زمل کو فون ملا کر دو مجھے۔۔کال ملا کر دی احد نے

ہیلو احد بھائی۔۔گو۔گولی۔۔۔گولی لگی ہے۔۔احد بھائی۔۔۔آپ۔آپ ٹھیک ہے۔۔

احد بھائی۔۔احد بھائی کے علاوہ کچھ اور آتا ہے محراب نے بولا۔۔

محراب کی آواز سن کر زمل شدید روئی۔۔بس بچہ کچھ نہیں ہوا۔۔ٹھیک ہیں ہم۔۔۔بھائی وہ ٹی وی پر۔۔۔بیٹا۔۔فیک ویڈیو ہے وہ۔۔ہم تو بلکل ٹھیک ہیں۔۔

ہاں نہ محراب۔۔ہاں میری معصوم بلی ہمیں کچھ نہیں ہوا۔۔ہم بلکل ٹھیک ہیں۔۔بھائی۔۔بھابھی۔۔کی ماما کا فون آیا۔۔تھا۔۔میں پھوپھو بن گئی ہوں۔۔۔بے بی آگیا ہے۔۔۔

واقعی؟جی بھائی۔۔بیٹا ہوا ہے۔بس ہم آرہے ہیں۔

احد ہسپتال آیا۔محراب شاہ محل آیا۔۔اس نے زمل کو لے کر ہسپتال جانا تھا۔۔بے بی کو دیکھنے۔۔

احد مرہا والے روم میں گیا۔۔ مرہا نے بے بی کو اٹھایا تھا۔۔ بے بی کو دیکھ کر احد کی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔ میرے جگر کا ٹکڑا۔۔ احد نے بے بی کے ماتھے پر کس کی۔۔۔ کیا نام رکھیں؟ مرہا نے پوچھا۔۔۔ صلاح الدین۔ احد نے کہا۔۔ بہت پیارا نام ہے۔۔۔ احد نے صلاح الدین کے کان میں اذان دی۔۔۔

محراب زمل کے گھر آیا۔ وہ ادھر ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔ محراب جیسے ہی اندر داخل ہوا۔۔ زمل بھاگ کر محراب تک گئی۔۔ اور اس کے سینے کے ساتھ لگ کر بہت زیادہ روئی۔۔

میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔ مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔ میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔

محراب کو بلکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔یہ لڑکی اس قدر محبت کرتی ہے

محراب سے۔۔یہ نکاح تو بدلہ لینے کے لئے ہوا تھا۔۔۔کیا یہ معصوم لڑکی

اس لائق تھی۔۔اس پر ظلم کیا جاتا یہ تو بس محبت کرنے کے لائق تھی۔۔

آؤ بھابھی سے ملنے جانا ہے۔محراب زمل کو لے کر ہسپتال آیا۔۔

بے بی احد کی گود میں تھا۔۔محراب کی بازو میں بہت درد تھا۔اسے آرام کی

ضرورت تھی۔پر یہ شخص بہت ہی مضبوط اعصاب کا مالک تھا گولی لگی۔اور

ہنس رہا تھا۔۔بے بی سے مل کر محراب واپس اپنے گھر آیا۔۔۔محراب کی ماما

بہت زیادہ پریشان ہوئی تھی۔۔محراب کے بابا صوفے پر بیٹھے تھے۔۔۔

ساتھ میں ان کا وہی خاص آدمی کھڑا تھا۔۔جس کو محراب نے جلسے میں

دیکھا تھا۔۔۔محراب نے ایک دم سے اسے گریبان سے پکڑا۔۔میں جانتا

ہوں۔۔تم ہی تھے۔۔اس آدمی نے چہرے پر نقاب کیا تھا۔۔میں ان

آنکھوں کو بہت اچھے سے جانتا ہو۔۔ مرزا۔۔۔ محراب یہ کیا بول رہے ہو۔۔

بابا بس کر دے یہ ڈرامہ.. احد پر حملہ آپ نے کروایا ہے۔۔ جو دوسروں کے لئے جال بناتا ہوں۔۔ خود اس میں گرتا ہے۔ یہ دیکھیں میرا بازو۔۔۔ کیا ضرورت تھی تمہیں سامنے آنے کی۔۔۔ مرنے دیتے اسے۔۔ واہ بابا واہ۔۔۔ آپ میرے احد کو مارنے والے تھے احد کو مارنے سے پہلے آپ کو مجھے مارنا ہو گا۔۔ میرے ہوتے یہ ممکن نہیں ہو گا۔۔

اور تم.. محراب نے گولی مارنے والے کی طرف اشارہ کیا۔۔ تم بچو اب میرے ہاتھوں سے۔۔۔

زمل ہماری بہو کو لے کر آؤ۔۔ کیوں لے کر آؤں؟ تاکہ اس پر بھی آپ لوگ ظلم کریں؟ نہیں آئے گی وہ۔۔ سن لے سب میں اسے طلاق دے دوں گا۔۔

تم اسے طلاق نہیں دوں گے محراب۔۔

میں ایسا ہی کروں گا بابا۔۔ میں آپ کی باتوں میں نہیں آؤں گا۔۔ محراب وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ZNZ
Zubi Novels Zone

شاذل گل رعنا واپس اسلام آباد چلے گئے تھے۔۔۔ گل رعنا ابھی بھی شاذل سے ناراض تھی۔۔۔

شاذل نے اسے منانے کے لئے ایک سرپرائز رکھا تھا۔۔۔ گل رعنا کی برتھ ڈے تھی۔۔ شاذل نے اسلام آباد میں بہت بڑی پارٹی رکھی تھی۔۔۔ اس

نے سب کو پارٹی پر انوائیٹ کیا تھا۔۔مہرماہ اور غازیان بھی پارٹی پر گئے تھے

اسلام آباد۔۔

....

محراب احد کے گھر آیا تھا۔۔۔پتہ چلا۔۔کس نے گولی ماری تھی۔۔احد نے پوچھا۔۔بابا نے چلوائی تھی۔۔احد کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔انکل ایسا کیسے کر سکتے ہیں۔۔؟احد مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔بابا نے میرا اور زمل کا نکاح تم سے بدلہ لینے کے لئے کیا۔۔وہ جانتے ہیں زمل تمہاری کمزوری ہے اور زمل کو تکلیف دے کر۔۔اس پر ظلم کر کے تم کو تکلیف دینا چاہتے ہیں۔۔میں مزید ان کا ساتھ نہیں دے سکتا۔۔میں زمل کو آزاد کر دوں گا۔۔اس معصوم کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔

زمل چائے لے کر اندر آ رہی تھی۔۔اس نے محراب کی طلاق والی بات سن لی۔۔چائے کے کپ والی ٹرے اس کے ہاتھ سے گر گئی۔۔وہ بت بنی کھڑی تھی۔۔آنسوں آنکھوں سے مسلسل بہہ رہے تھے۔۔زمل وہاں سے بھاگنے کے انداز میں چلی گئی۔۔اس نے اپنے روم میں آکر دروازہ لوک کر دیا۔

احد اور محراب اس کے پیچھے آئے۔۔

زمل بچہ دروازہ۔کھولو۔۔زمل۔۔۔۔زمل میری جان۔۔۔

احد روم کی ڈوپلیکیٹ کی لے کر آیا۔۔زمل زمین پر بیٹھ کر چہرہ ہاتھوں میں چھپائے مسلسل بچوں کی طرح رو رہی تھی۔۔احد اس کے پاس آیا۔۔

بھ..بھائی۔مجھے طلاق نہیں چاہیے میں نے..میں نے اسلامیات کی کتاب میں طلاق کے بارے میں پڑھا تھا۔۔طلاق..طلاق اچھی نہیں ہوتی۔۔۔

زمل مسلسل رو رہی تھی۔۔ محراب کی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

ان کو..ان کو منع کریں۔۔۔

میں سمجھاتا ہوں میری جان نہیں دے گا۔۔۔

احد نے اٹھ کر محراب کو دھکا مارا۔۔ تم نے مذاق سمجھا ہے رشتوں کو؟ اگر طلاق دی میں تمہیں جان سے مار دوں گا۔۔ احد نے غصے میں کہا۔۔

تو کیا اس کو میرے ساتھ بھیجنے کے لئے تیار ہو تم۔؟ محراب نے نارمل انداز میں کہا۔۔ نہیں اس گھر میں نہیں جائے گی۔۔ میں تم دونوں کے لئے الگ گھر خریدوں گا۔۔ احد نے کہا۔۔ میں اپنے بابا کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔ احد روم سے باہر جاؤ۔۔ مجھے تھوڑی دیر زمل سے بات کرنی ہے۔۔۔ احد غصے سے باہر چلا گیا۔۔۔

زمل بچہ ادھر دیکھو میری طرف۔ میری خاطر کیا کر سکتی ہو۔۔۔؟ جو آپ بولیں گے میں کروں گی۔۔ زمل نے معصومیت سے کہا۔۔ ہمارے گھر میں چھوٹی چھوٹی بات پر عدالت لگتی ہے۔۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر معافی مانگنی پڑھتی ہے۔۔ قدموں میں بیٹھ کر۔۔ میں نہیں چاہتا تم یہ سب کرو ۔۔ محراب نے زمل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔ میں سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہوں میں۔۔ میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں۔۔۔ زمل کی آواز رونے کی وجہ سے گلے میں پھنس رہی تھی۔۔

جانتا ہوں۔۔ میں وہاں ہر وقت تمہاری حفاظت کرنے کے لئے موجود نہیں ہوں گا۔۔ تمہیں وہاں اپنی حفاظت خود کرنی ہو گی۔۔ کیا وہاں کے لوگ بہت خطرناک ہیں محراب ؟۔۔ خطرناک بھی ہیں اور ظالم بھی۔۔

محراب کو لگا تھا۔۔ جیسے ہی یہ رشتہ شروع ہوا تھا۔۔۔ کھیل کھیل میں ویسے ہی ختم ہو جائے گا۔۔ پر وہ یہ نہیں جانتا تھا۔۔ کہ زمل نے طلاق کے بارے سب پڑھا ہوا ہے۔۔اور محراب یہ بھی نہیں جانتا تھا۔۔ کہ یہ معصوم لڑکی اس سے اتنی محبت کرتی ہے۔۔۔ محراب زمل کی زندگی میں آنے والا پہلا شخص تھا۔۔ زمل نے محراب کو ہی اپنا سب کچھ مان لیا تھا۔۔ 6,7 ماہ سے زمل اور محراب کا نام ایک ساتھ لیا جاتا تھا۔۔ کالج میں بھی اس کا نام زمل محراب شاہ تھا۔۔ محراب نے خود زمل کا کالج میں ایڈمیشن کروایا تھا۔۔ محراب اپنی محبت کا گلہ گھونٹ کر زمل کو طلاق دے رہا تھا۔۔ وہ بس اپنی حویلی کے ظالم اصولوں سے اپنی معصوم زمل کو بچانا چاہتا تھا۔۔ طلاق کی بات اس نے زد میں کی تھی۔۔۔ ورنہ دل کہاں راضی تھا۔۔۔

کتنا اچھا محسوس ہوتا ہے نہ جب آپ کو پتہ چلے کے جس سے آپ بے انتہا محبت کرتے ہیں وہ بھی بدلے میں ٹوٹ کر آپ سے بھی زیادہ آپ کو محبت کرتا ہے۔۔۔

اب تو محبت کی آگ دونوں طرف تھی۔۔۔اب طلاق کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ہے۔۔یہ معصوم لڑکی آج اپنے عمل اور معصوم باتوں سے ظاہر کر گئی تھی کہ محبت کرتی ہے۔۔ورنہ منہ سے کبھی اقرار نہ کرتا۔۔

اگر زمل تم پہلے اقرار کر لیتی تو میں طلاق والی بات احد سے نہیں کرتا۔۔

مجھے نہیں پتہ اقرار کیسے کرتے ہیں۔۔زمل نے معصومیت سے بولا۔۔میں سیکھاؤں گا میری جان اقرار کیسے کرتے ہیں۔۔۔میرے ساتھ چلو کچھ عرصہ ہمیں حویلی رہنا ہو گا۔۔میں نے ابھی نیو بزنس سٹارٹ کیا ہے۔۔ جیسے ہی میرا فرسٹ پروجیکٹ کامیاب ہو گا۔۔میں الگ گھر لے لوں

گا۔۔ابھی باباادر گھر والوں کو نہیں چھوڑ سکتا۔۔اگرابھی چھوڑدیاتو میرے پاس رہنے کے لئے چھت بھی نہیں ہوگی۔۔ہر چیز، جائیداد بابا کے نام پر ہے۔۔میں اتنے سال سیاست میں رہا۔۔کبھی اپنے لئے کچھ نہیں سوچا۔۔ہمیشہ باباکو آگے رکھا۔۔یہ جائیداد میری ہی محنت سے بنی ہے۔۔ مجھے وہ میری ہی بنائی ہوئی جائیداد سے عاق کرنے کی بات کرتے ہیں۔۔بابا کو ہم سے نہیں صرف دولت اور مال سے محبت ہے۔۔محراب نے سنجیدہ لہجے میں ساری بات کہی۔۔آپ ہمارے ساتھ رہ لیں اس گھر میں۔۔زمل نے کہا۔۔

اتنا بے غیرت نہیں ہوں زمل۔۔۔بیوی کے گھر میں گھر داماد بن کر رہوں۔میں بس ایک دفع باباسے اپنی جائیداد اپنے نام کر والوں۔۔پھر مجھے کسی کی کوئی پرواہ نہیں۔۔

قرآن پاک میں اللہ پاک نے مال ودولت اور اولاد کو(آزمائش)اور فتنہ کہا ہے۔۔کیونکہ ضرورت سے زیادہ ان سے محبت اللہ پاک کے احکامات کی نافرمانی کرواتی ہے۔۔اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کرنا اولین فریضہ ہے۔۔

اصل خسارے والے وہ لوگ ہیں۔۔جنہیں ان کا مال واموال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل کردے۔۔اگر اللہ کی یاد پر قائم رہنے پر مال اور اولاد کا نقصان ہو جائے تو۔۔اللہ پاک نے اسے خسارہ تسلیم ہی نہیں فرمایا کیونکہ مال ودولت فانی ہے۔۔اللہ پاک کا ذکر ہمیشہ رہنے والا ہے۔۔جو اللہ پاک کے ذکر سے غافل ہو کر دنیاوی فائدہ میں لگ گیا۔۔وہی سب سے بڑے خسارے میں ہے۔۔دنیا پرست لوگ صرف دنیاوی چیزوں کی خواہش

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

کرتے ہیں۔۔جب کہ مومن اور پرہیز گار۔دنیا اور آخرت کی بھلائی مانگتے ہیں۔۔اب یہاں سوال یہ آتا ہے۔پرہیز گار لوگ کون ہے۔۔۔سورۃ بقرہ کی شروع کی آیات کی لائن کا ترجمہ ہے۔۔

الف ل م۔۔یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔۔۔اس میں ہدایت ہے پرہیز گاروں کے لئے۔۔

(میں نے صرف مفہوم بتایا ہے۔۔)

پرہیز گار وہ لوگ ہوتے ہیں۔۔جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔۔جب اللہ کا ذکر سنتے ہیں۔۔ان کا ایمان اور مضبوط ہو جاتا ہے۔۔جب ان کے سامنے کوئی ایسی آیات پڑھی جاتی ہیں جن میں اللہ کے غضب کا نشانہ بننے والی اقوام کا ذکر ہو تو۔۔ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔۔

پرہیزگار لوگ صرف اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔اللہ کا دیا ہوا مال۔اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔اور اللہ کے رسول پاک کی اطاعت کرتے ہیں۔۔

دین اسلام بلکل بھی مشکل نہیں ہے۔۔اس کے پانچ ارکان ہے۔۔کلمہ, نماز,روزہ,زکوۃ,حج۔۔

کلمہ مطلب توحید..اللہ کو واحد ایک ماننا۔۔صرف زبان سے اقرار کرنا کافی نہیں دل سے ایک ماننا..منافقین منہ سے اقرار کر دیتے تھے پر دل سے نہیں مانتے تھے۔۔وہ سمجھتے تھے کہ وہ سب کو دھوکا دے رہے ہیں اور خوش ہوتے تھے۔۔جب کے اصل میں وہ خود کو دھوکا دے رہے ہوتے تھے۔۔

نماز پانچ وقت کی۔روزے پورے سال بعد۔۔وہ بھی اگر بیمار ہو تو چھٹی ۔۔پر بعد میں قضا روزہ رکھ کر آپ اپنے روزے پورے کر سکتے ہیں۔اس

کے علاوہ روزے کا کفارہ بھی ہوتا ہے۔۔ مسلمانوں پر 30 روزے فرض ہیں۔۔اور ان کو پورا کرنا لازمی ہے۔

زکوۃ بھی صاحب حثیت لوگوں پر فرض ہے۔۔اگر آپ کے پاس پیسے نہیں تو زکوۃ بھی معاف ہے۔۔ ہر چیز نیت پر منحصر ہے۔۔رسول پاک کی زندگی ہمارے لئے بہترین عملی نمونہ ہے۔۔

حج۔۔ بھی ہر مسلمان پر زندگی میں ایک بار فرض ہے۔۔

اگر مال ورقم نہیں توحج سے بھی چھٹی صرف ہمیں نماز پڑھنی ہے۔۔ پانچ وقت اپنا سر اللہ کے آگے جھکانا ہے۔۔دل سے اسے واحد ماننا ہے۔۔

اسلام بہت آسان ہے۔ کیا ابھی بھی آپ لوگوں کو اسلام مشکل لگ رہا ہے۔۔؟ مشرک اور کافر مسلمانوں کو گمراہ کہتے ہیں۔۔ حقیقت میں وہ خود گمراہ ہیں۔۔اللہ پاک سب کو ہدایت دے آمین۔۔

____

محراب زمل کو لے کر حویلی آگیا تھا۔۔آگئی ہے آپ کی بہو۔۔ محراب نے بولا۔۔ محراب کے بابا نے محراب کا زمل سے نکاح صرف احد کو نیچا دکھانے اور تکلیف دینے کے لئے کروایا تھا۔۔وہ محراب کی شادی اپنے بھائی کی بیٹی سے کروانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔۔ محراب کو اس چیز کا بلکل بھی علم نہیں تھا۔۔ محراب کے بابا کا خیال تھا۔ جیسے شروع سے وہ ان کی ہر بات مانتا آیا ہے۔۔اب بھی ایسا ہی کرے گا پر اب حالات مختلف تھے۔۔۔

آج محراب کی منگنی کی تیاریاں ہو رہی تھی حویلی میں۔۔ محراب کے بابا نے جان بوجھ کر زمل کو حویلی لانے کا بولا تھا تاکہ زمل کو اس کی حیثیت معلوم ہو جائے۔۔

زمل محراب کے پیچھے پیچھے چل کر اندر آرہی تھی۔۔۔اس نے سختی سے محراب کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔

یہ حویلی شاہ محل سے بھی زیادہ بڑی تھی۔۔کچھ عورتیں منگنی کی خوشی میں ڈھولکی بجا رہی تھی۔۔

محراب بھائی آ گئے... مرتسیم نے بولا۔۔مرتسیم کو محراب کے نکاح کا پتا تھا۔۔پر اسے یہ نہیں پتہ تھا کہ نکاح زمل سے ہوا ہے۔۔جب محراب کا نکاح ہوا تھا وہ گھر میں موجود نہیں تھا۔۔نکاح کے اگلے دن ہی محراب اسے واپس چھوڑ آیا تھا۔۔اس کے بعد کسی نے بھی حویلی میں زمل کا ذکر نہیں کیا تھا۔۔

محراب کے بابا نے یہ بات اپنے بھائی سے بھی چھپائی تھی کہ محراب کا نکاح ہوا۔۔محراب کے چچا کی ایک ہی بیٹی تھی۔۔ان کی ساری جائیداد ان کی بیٹی

کے نام پر تھی۔۔ محراب کے بابا اپنے بھائی کی جائیداد پر قبضہ کرنے کے لئے محراب کا نکاح اپنے بھائی کی بیٹی سے بھی کروانا چاہتے تھے۔۔ وہ لڑکی مرتسیم سے 6 سال بڑی تھی۔۔ ورنہ اس کا نکاح مرتسیم سے کروا دیتے۔۔ اور ویسے بھی مرتسیم کی حرکتوں سے پورا خاندان واقف تھا۔۔ محراب کے چچا کبھی بھی اپنی بیٹی کی شادی مرتسیم سے نہیں کرتے۔۔

محراب اور زمل حویلی کے اندر آئے۔۔۔

کیا ہے یہ سب ؟ محراب نے رعب دار آواز میں کہا۔۔ایک عورت ڈھولکی بجا رہی تھی۔۔اس نے بجانا بند کر دیا۔۔

جی محراب جی۔۔ آپ کی منگنی کی خوشی میں ہو رہا ہے سب۔۔

محراب کی ماں بھی وہی بیٹھی تھی۔۔ میرے بغیر میری منگنی کیسے ہو سکتی ہے ؟ محراب نے غصے سے اپنی ماں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔ بیٹا۔۔ ہم

ابھی اتنے ماڈرن نہیں ہوئے کہ لڑکا لڑکی ایک دوسرے کو انگھوٹھی پہنائے۔۔

محراب نے ابھی بھی زمل کا ہاتھ پکڑا تھا۔۔۔ محراب اپنے بابا کے روم میں آیا۔۔زمل بھی اس کے ساتھ ہی تھی۔۔۔ بابا یہ سب کیا ہے؟آپ نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے۔۔ میں آپ کی ہر بات مانتا رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ نہیں آپ مجھ سے جو مرضی کروالیں گے۔۔میں نے آپ کے کہنے پر اپنے دوست کو بیچ راستے میں چھوڑ دیا۔۔جس وقت اسے میری سب سے زیادہ ضرورت تھی۔۔ میں یہ شادی نہیں کروں گا۔۔سن لیں آپ سب!! میری بیوی صرف زمل ہے۔۔ جس جائیداد کی خاطر آپ یہ سب کر رہے ہیں۔۔کچھ بھی آپ کے ہاتھ نہیں آئے گا۔خالی ہاتھ واپس جانا ہے سب نے۔۔یہ سب ادھر ہی رہ جائے گا۔۔

ٹھاہ۔۔ محراب کے بابا نے محراب کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا۔۔۔اب تم ہمیں بتاؤں گے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

بے غیرت۔۔اتنے بڑے ہوگئے ہو۔۔ باپ کے سامنے آواز اٹھا رہے ہو؟ ٹھیک ہے۔۔ نہیں کرنا نکاح تو نہ کرو۔۔۔پر پھر اس لڑکی کی ساری جائیداد اپنے نام پر کرواؤ۔۔

زمل بت بنی سب دیکھ رہی تھی۔۔اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

میں زمل سے کچھ بھی نہیں لوں گا۔۔

محراب نے زمل کا ہاتھ پکڑا۔۔اور وہاں سے چلا گیا۔۔

محراب زمل کو لے کر اپنے روم میں آیا۔۔پوری حویلی میں یہ بات پھیل گئی تھی۔۔ محراب کا نکاح ہو گیا ہے۔۔

اور وہ لڑکی کو حویلی بھی لے آیا ہے۔۔ محراب کے چچا نے منگنی توڑ دی اور محراب کے بابا کو فون پر بہت باتیں بھی سنائی۔۔

آج سے ہمارے اور آپ کے راستے الگ بھائی صاحب۔۔ اتنا بڑا دھوکا؟ محراب کے چچا نے بولا۔۔

محراب کے بابا نے جھوٹ بولا۔۔۔ مجھے نہیں پتہ تھا محراب نے نکاح کیا ہے۔۔ مجھے معاف کر دو میرے بھائی۔۔ تمہاری بیٹی میری بھی بیٹی جیسی ہے۔۔

بس کر دو یہ ڈرامہ۔۔ شاہ سلطان۔۔ آج سے سب تعلق ختم..

محراب زمل کو لے کر اپنے روم میں آیا۔۔۔ زمل خود کو نارمل شو کروا رہی تھی۔۔ پر وہ اندر سے بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ ابھی

رونا شروع کر دے گی۔۔ محراب کی گال سرخ ہو رہی تھی۔۔ تھپڑ کی وجہ سے۔۔

زمل میری بات سنو۔۔ تم نے بلکل بھی کسی سے نہیں ڈرنا۔۔۔اور رونا تو بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔ یہاں کسی سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔بس ایک دو ماہ ہم نے یہاں رہنا ہے۔۔ تمھارے پاس فون ہے ناں۔سب سے پہلے تم نے مجھے بتانا ہے۔۔جو کچھ بھی ہو۔۔اگر کوئی تنگ کرے مجھے بتانا ہے۔۔۔زمل خاموشی سے محراب کی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔

آپ بہت اچھے ہیں محراب۔۔آپ نے میری وجہ سے انکل سے تھپڑ بھی کھایا۔۔میں نے احد بھائی کے بعد سب سے زیادہ محبت آپ سے کی ہے۔۔

زمل اور محراب دونوں بیڈ پر بیٹھے تھے۔۔زمل نے محراب کے کندھے پر سر رکھا۔۔

میں ہمیشہ تمہاری حفاظت کروں گا۔۔ محراب نے کہا۔۔

____

اسفند یار لیپ ٹاپ پر کام کر رہا تھا۔۔ مریم بیڈ کی دوسری طرف بیٹھ کر پینٹنگ کر رہی تھی اس نے پورے بیڈ پر کلرز بکھیرے تھے۔۔

انکل کیا کر رہے ہیں؟ پیپر بنا رہا ہوں۔۔

آسان پیپر بنانا بچے دعائیں دے گے۔۔اے بی سی نہ دے دوں؟

ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔انکل آپ کے منہ پر تھوڑا سا رنگ لگا دوں۔۔

مریم نے کلر برش سے اسفند یار کی گال پر رنگ لگا اسفند یار نے مصنوعی غصے سے مریم کی دیا طرف دیکھا۔۔

ٹشو پکڑو صاف کرو۔۔اسفند نے کہا۔۔نہیں کروں گی۔۔مریم نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔چاکلیٹ چاہیے؟اسفند نے بولا۔۔جی چاہیے۔۔ مریم نے کہا۔۔

پہلے پھر صاف کرو میری گال۔۔

نہیں چاہیے مجھے چاکلیٹ۔۔ٹھیک ہے پھر میں خود کھالیتا ہوں۔۔اسفند نے کہا۔۔ٹھیک ہے میں آنکھیں بند کر لیتی ہوں۔۔جلدی سے کھالیں۔۔ ویسے بھی میں ڈائٹ پر ہوں۔۔مریم نے آنکھیں بند کی۔۔اسفندیار نے سائیڈ دراز سے چاکلیٹ نکالی۔۔اس نے چاکلیٹ کھول کر مریم کی گال پر لگادی۔۔

مریم نے ایک دم سے آنکھیں کھولیں۔۔انکل یہ کیا کیا ہے؟

محراب زمل کا بہت زیادہ خیال رکھ رہا تھا۔۔زمل زیادہ ٹائم روم میں ہی رہتی تھی محراب کے بابا محراب سے بات نہیں کر رہے تھے۔۔زمل صرف کھانا لینے روم سے باہر آتی تھی۔۔ محراب آفس سے گھر آیا۔۔زمل اس کے لئے کھانا لینے کے لئے کچن میں آئی۔۔مرتسیم بھی وہاں سے گزر رہا تھا۔۔زمل کو دیکھ کر مرتسیم کچن میں آگیا۔۔کیسی ہیں بھابھی؟زمل مرتسیم کی آواز پر اچانک ڈر گئی۔۔وہ اپنے کام میں مگن تھی۔۔

ک۔کچھ کچھ چاہیے آپ کو؟نہیں بھابھی میں تو بس آپ کی خیریت پوچھنے آیا تھا۔اتنا ڈر کیوں رہی ہیں؟

مرتسیم بھائی۔۔میں نہیں ڈر رہی آپ سے۔۔زمل نے کہا۔۔آپ نے پہچانا مجھے؟میں وہی کوٹھے... مرتسیم ابھی بول رہا تھا کہ محراب وہاں آیا۔

زمل یار اتنی دیر کر دی۔

مرتسیم کو کچن میں دیکھ کر محراب کے چہرے کے تاثرات بدلے۔۔ کیا کر رہے ہو یہاں؟ کچھ نہیں بھائی۔۔ میں۔ بس پانی۔۔ پانی لینے آیا تھا۔۔ بھابھی کی طرح تم نے بھی ہکلانا شروع کر دیا ہے۔۔ نہیں نہیں ایسی کوئی بات نہیں بھائی مرتسیم وہاں سے چلا گیا۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے تمہیں اس کے ساتھ بات کرنے کی۔۔ محراب نے کہا۔۔ میں نے تو کوئی بات نہیں کی۔۔ زمل نے بولا۔۔ اچھی بات ہے۔۔ اب کھانا لے آؤ۔۔ بہت بھوک لگی ہے۔۔ جی بس لا رہی ہوں۔۔

غازیان اور مہرماہ اسلام آباد آئے تھے۔۔ گل رعنا کی برتھڈے کے لئے وہ تین چار دن سے ادھر ہی تھے۔۔

غازیان... محراب نے کہا۔۔ بولو غازیان کی جان۔۔

میں سوچ رہی تھی آج پھر اس جگہ پر چلیں جہاں تم نے پہلی دفع مجھے دیکھا تھا۔۔پرانی یادیں تازہ کرتے ہیں۔۔ہاں چلتے ہیں۔۔غازیان نے کہا۔۔

مہرماہ اور غازیان ان پہاڑوں میں آئے جہاں غازی کو گولی لگی تھی۔۔سات سال بعد بھی وہ جگہ ویسے کی ویسے تھی۔۔ تھوڑی بہت ردوبدل ہوئی تھی۔۔

آج بھی میں نے پرفیوم لگائی ہے۔۔کوئی چیڑیل مجھ پر عاشق نہ ہو جائے۔۔ غازیان نے بولا۔۔چیڑیل کا تو نہیں پتہ پر مجھے لگ رہا ہے۔۔آج کوئی جن مجھ پر عاشق ہو جائے گا مہرماہ نے بولا۔۔

جن کی ایسی کی تیسی میں دیکھتا ہوں کیسے ہوتا ہے۔۔تم پر عاشق۔۔غازیان نے مصنوعی غصے سے بولا۔۔

یہاں کھڑے ہو کر میں اور زمر تصاویر لے رہے تھے۔۔ تم کدھر سے دیکھ رہے تھے۔۔؟ مہرماہ نے پوچھا۔۔ یہ تھوڑا سا پیچھے ایک درخت ہے وہاں کھڑا تھا۔۔۔

چلو آج پھر سے مجھ سے اس دن کی طرح اظہار محبت کرو۔۔ جیسے سات سال پہلے کیا تھا۔۔۔

غازیان اور مہرماہ سڑک کے درمیان میں کھڑے تھے۔

وہاں سے بہت کم لوگ گزر رہے تھے۔خالی سڑک تھی۔۔غازیان گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا۔۔ مہرماہ شیر علی۔۔مجھے تم سے بہت زیادہ محبت ہے۔۔کیا تم میری محبت کو قبول کرو گی؟ غازیان نے مہرماہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔۔

سوچ کے بتاؤں گی۔۔ مہرماہ نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔ ٹھیک ہے سوچتی رہو میں چلا۔۔ چڑیلوں مہرماہ کو کھالو۔۔۔ غازیان آگے کی طرف بھاگ رہا تھا۔۔ مہر اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔۔ غازیان رکو۔۔ یار مجھ سے نہیں بھاگا جا رہا۔۔

ہلکی ہلکی شام ہو رہی تھی۔۔ صبح ٹائم یہ جگہ جتنی خوبصورت تھی۔۔ رات کو اتنی کی خوفناک لگتی تھی۔۔ ہر طرف درخت اور جنگل۔۔۔

غازیان میں گر جاؤں گی۔۔ رک جاؤ۔۔ مہرماہ کا سانس پھول رہا تھا۔۔ غازیان اور مہرماہ گاڑی کے بغیر آئے تھے۔۔ یہ جگہ ان کے اسلام آباد والے گھر سے زیادہ دور نہیں تھی۔۔ مہرماہ کو چڑیلوں سے بھی ڈر لگ رہا تھا۔۔ غازیان!! مہرماہ کو اچانک ایک پتھر سے ٹھوکر لگی اور وہ نیچے گر گئی۔۔ اس کے پاؤں پر موچ آگئی۔۔ غازیان اس سے تھوڑا آگے تھا۔۔ وہ

ساتھ ساتھ۔۔ پیچھے مڑ کر بھی دیکھتا تھا۔۔جب اس نے مہرماہ کو زمین پر بیٹھا دیکھا۔۔ وہ واپس بھاگ کر آیا۔۔

مہرماہ نے غازیان کے سینے میں مکہ مارا۔۔دفع ہو جاؤ۔۔بھاگو جا کر۔۔کون سی ٹرین نکل رہی تھی۔جو اتنا تیز بھاگ رہے تھے۔۔مہرماہ نے غصے سے کہا۔۔اس کو بہت درد ہو رہا تھا۔۔

موٹی کم کھایا کرو۔۔بھاگا بھی نہیں جاتا تم سے۔۔غازیان نے ہنستے ہوئے کہا۔۔تم نے مجھے موٹی بولا۔۔مہرماہ نے پھر سے مکہ مارا۔۔تم ہو گے موٹے۔۔میں نہیں ہوں۔۔مذاق کیا ہے یار۔۔اب کیا ساری رات ادھر رہنے کا ارادہ ہے؟اپنی بہنوں کے پاس۔۔غازیان چڑیلوں کو مہرماہ کی بہنیں بول رہا تھا۔۔

تمہارے بھائی۔جن بھی تو ہیں ادھر۔۔اٹھاؤ مجھے۔۔مہر ماہ نے کہا۔۔میں کیوں اٹھاؤ؟غازیان میرا پاؤں موڑ گیا ہے۔موچ آگئی ہے۔۔میں نہیں چل سکتی اٹھاؤ مجھے۔۔ڈرامے ہیں سارے میری گود میں آنے کے۔۔

غازیان نے کہا۔۔وہ بس مہر ماہ کو تنگ کر رہا تھا۔۔

دفع ہو جاؤ ادھر سے۔۔مہر ماہ بہت مشکل سے خود ہی اٹھی۔۔۔وہ پھر سے گرنے لگی۔غازیان نے اسے سہارا دیا۔۔-مہر ماہ کو پاؤں میں بہت زیادہ درد ہو رہا تھا۔۔

پھر اسے لے کر گھر آیا۔۔۔گل رعنا اور شاذل ڈنر پر گئے تھے۔۔غازی نے ڈاکٹر کو کال کی۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

مر تسیم محراب سے ڈرتا تھا مر تسیم کی عادت تھی۔۔ ہر کسی کے ساتھ فری ہونے کی۔۔ وہ ہر لڑکی کے ساتھ فلرٹ کرنا شروع کر دیتا تھا۔۔۔

محراب کے غصے سے ڈرتے ہوئے۔۔ اس نے دوبارہ زمل کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔ ویسے بھی دیور اور بھابھی کا رشتہ ایسا نہیں ہے کہ بندہ فری ہو کر بات کرے۔۔

محراب دن رات محنت کر رہا تھا۔۔ وہ اس حویلی سے جانا چاہتا تھا۔ آج وہ اس سلسلے میں اپنے بابا سے بھی بات کرنے والا تھا۔۔ محراب اپنے بابا کے روم میں آیا۔۔ محراب کی ماں کو زمل سے کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔ بلکہ وہ ان کو بہت معصوم اور اچھی لگی۔۔

آج کل کی لڑکیوں والی چالاکیاں اس کے اندر نہیں تھی۔۔مجھے بات کرنی ہے محراب نے بولا۔۔۔بولو سن رہا ہوں۔۔میں حویلی چھوڑ کر جا رہا ہوں ۔میں نے الگ گھر لے لیا ہے۔۔

اس لڑکی کی خاطر ہمیں چھوڑ رہے ہو؟ محراب کے بابا نے بولا۔ محراب کی ماں نے تڑپ کر محراب کی طرف دیکھا۔۔مجھے آپ نے مجبور کیا ہے۔۔ آپ نے میری بیوی کے سامنے مجھے تھپڑ مارا۔۔آپ سے ڈرتی ہے۔وہ۔۔ آپ کو پتہ ہے۔۔اس نے کیا بولا؟ محراب میں اپنی ساری جائیداد آپ کے نام کر دیتی ہوں۔۔آپ اپنے بابا کو بولیں آپ سے ناراض نہ ہو۔۔آپ صرف اسے احد کی بہن سمجھتے ہیں۔۔ہماری دشمنی نہ تو زمل سے ہے۔۔نہ ہی احد سے۔۔ہماری دشمنی۔ان کے باپ سے ہے۔۔جو چار سال سے لندن بیٹھا ہے۔۔

تو یہ دونوں اسی کے ہی بچے ہیں۔۔ محراب کے بابا نے کہا۔۔

باپ کے جرم کی سزا اس کے بیٹے کو نہیں مل سکتی۔ ہر ایک اپنے کیے کا ذمہ دار خود ہے۔۔

ماضی۔۔

جلدی کرو شمریزہ۔۔ میر شاہ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ ارے تم کیوں ڈر رہی ہو؟ محبت کرتی ہو نہ مجھ سے۔۔

ہاں کرتی ہوں۔۔ بس پھر بھول جاؤ گھر والوں کو یہ لوگ ہمیں ایک نہیں ہونے دیں گے۔۔

میر شاہ (احد کے بابا) رات کے اندھیرے میں شاہ سلطان کی بہن۔۔

محراب کی سب سے چھوٹی پھوپھو گھر سے بھاگ گئی۔۔

جیسے ہی محراب کے باپ کو پتہ چلا۔۔ میر شاہ کے ساتھ بھاگی ہے۔۔ وہ

لوگ۔۔ میر شاہ کے گھر گئے۔۔ احد کے باپ نے رات کو ہی نکاح کر لیا

تھا۔۔

لڑکی واپس کرو میر شاہ ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔ شاہ سلطان نے کہا۔۔ میں

نے نکاح کر لیا ہے۔۔ میر شاہ نے کہا۔۔

اگر تم نے واپس نہیں کیا میری بہن کو ہم تمہیں جان سے مار دیں گے۔۔

شاہ سلطان نے بولا۔۔ مت بھولو میر شاہ تمہاری بھی ایک بہن ہے۔۔

خبردار جو تم نے میری بہن کا نام بھی لیا تو۔۔

شمریزہ کو واپس کردو۔۔ نہیں کروں گا۔۔شاہ سلطان کے ہاتھ میں چاقو تھا۔۔اس نے احد کے بابا۔۔میر شاہ کے پیٹ میں کھوب دیا۔۔اور اندر کی طرف چلا گیا۔۔

میر شاہ نیچے گر گیا۔۔اس کو دو آدمیوں نے پکڑا تھا۔۔ تھوڑی دیر بعد۔چار گولیوں کی آواز آئی۔۔ شمریزہ.... میر شاہ نے پکارا

شاہ سلطان نے اپنی ہی بہن کو چار گولیاں مار کے قتل کردیا۔۔ایک گولی اس نے میر شاہ کے سینے پر بھی ماری۔

ماری تھی۔۔۔شاہ سلطان اپنے دو آدمیوں کے ساتھ وہاں سے چلا گیا۔۔۔

یہ تھا گھر سے بھاگنے والی۔۔چور راستہ اختیار کرنے والی لڑکی کا انجام۔۔

لڑکیاں کیوں اس قدر پاگل ہو جاتی ہیں محبت میں۔۔۔اپنی محبت کی خاطر سارے خاندان کو رسوا کر دیتی ہیں۔۔غلط منزل کا غلط اختتام۔۔

میر شاہ کا ایک ملازم تھا۔ جس کو اس نے سامان لینے بھیجا تھا۔۔وہ جب

واپس آیا۔۔ہر طرف خون تھا۔۔

صاحب۔۔اس نے میر شاہ کی نبض چیک کی۔اس کی سانس چل رہی تھی پر

بہت زیادہ مدھم۔۔۔وہ اسے اٹھا کر باہر لے کر آیا۔۔اس کے پاس گاڑی

تھی۔۔۔وہ اسے ہسپتال لے کر آیا۔۔احد کا باپ پہلے معمولی انسان ہوتا تھا

۔۔عام سی نوکری کرنے والا۔وہ ڈرائیونگ کی نوکری کرتا تھا حویلی میں۔۔

وہ شمریزہ کو کالج چھوڑنے جاتا تھا۔۔میر شاہ شکل وصورت کا اچھا تھا۔۔

شمریزہ کو اس سے محبت ہو گئی۔۔اسے پتہ تھا۔۔اس کے گھر والے کبھی

نہیں مانے گے شادی کے لئے۔۔

احد کا باپ میر شاہ دو ہفتے ہسپتال رہا۔۔اس کے بعد۔۔اس نے کسی اور جگہ

کام کرنا شروع کر دیا۔۔اس نے شہر بھی بدل لیا۔۔

ایک دن وہ رات کے وقت۔۔ایک سڑک سے گزر رہا تھا۔ایک کار کھڑی تھی۔۔اس میں ایک لڑکی تھی۔۔اس کار کے ارد گرد دو تین اوارہ لڑکے کھڑے تھے۔۔لڑکی باہر آجاؤ گاڑی سے بس ہائے ہیلو کریں گے۔۔ اس لڑکی کی گاڑی خراب ہو گئی تھی اور موسم خراب ہونے کی وجہ سے فون پر سگنل بھی نہیں آرہے تھے۔۔احد کا باپ بائیک پر تھا۔۔یہ لڑکی ایک سیاستدان کی بیٹی تھی۔۔ جس کا نام نمل تھا۔۔وہ لڑکے کار کے شیشے توڑنے لگے۔۔

میر شاہ نے پیچھے سے آکر ان میں سے ایک کو گردن سے دبوچا۔۔ حرام زادوں *۔۔

میر شاہ نے ان تینوں کو بہت زیادہ مارا۔۔میر شاہ اپنی حفاظت کے لئے اپنے پاس گن بھی رکھتا تھا۔اس نے جیسے ہی گن نکالی وہ۔۔تینوں وہاں سے۔

بھاگ گئے۔۔ نمل 23,24 سال کی لڑکی تھی۔۔ وہ رات کے۔اس پہر اکیلی ڈرائیونگ کر کے آ رہی تھی۔۔۔ میر شاہ واپس جانے لگا۔۔اس نے ونڈو کھول کر آواز دی۔۔

اوئے ہیرو سنو.. گاڑی ٹھیک کرنی آتی ہے؟احد کا باپ پہلے ڈرائیور تھا۔۔ اسے ان سب چیزوں میں مہارت تھی۔۔۔

جی کر سکتا ہوں۔۔ پلیز جلدی سے کر دو۔۔اس نے پانچ منٹ میں۔کار سٹارٹ کر دی۔۔۔

نمل اپنے بابا سے چوری گھر سے نکلی تھی ورنہ وہ ہمیشہ گارڈز کو ساتھ بھیجتے تھے۔۔۔

اس کے بعد۔۔ نمل کی ایک دو دفع پھر سے میر شاہ سے ملاقات ہوئی۔۔ وہ جب بھی نمل سے ملتا تھا۔۔ نمل کو اس سے عجیب سی اپنائیت محسوس ہوتی

تھی۔۔ نمل کے بابا اتنے سالوں سے اسے شادی کے لئے فورس کر رہے تھے پر وہ نہیں مان رہی تھی۔۔اسے کوئی بھی لڑکا پسند نہیں آ رہا تھا۔۔وہ اپنے بابا کا گھر نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔وہ ایسے شخص کی تلاش میں تھی۔۔ جو گھر داماد بن کر اس کے ساتھ اس کے بابا کے گھر میں رہے۔۔

اور نمل کو وہ شخص میر شاہ کی صورت میں مل گیا تھا۔۔۔میر شاہ نے نمل کو اپنے ماضی کے بارے میں بتایا تھا۔۔ نمل اور میر شاہ کا سادگی سے نکاح ہو گیا۔۔ نمل کے بابا بلکل بھی خوش نہیں تھے۔۔ نمل نے اس بات پر اپنے بابا سے لڑائی بھی کی تھی۔۔ نہیں

بابا اس سے شادی کرنے میں بہت سارے فائدے ہیں۔۔وہ ہم لوگوں سے ڈر کر رہے گا اور ہم اسے سیاست میں لے آتے ہیں۔۔وہ وہی کرے گا جو ہم بولیں گے۔۔آپ کو فری کا ملازم مل رہا ہے۔۔میر شاہ ابھی بھی

کہیں نہ کہیں شمریزہ کی محبت میں گرفتار تھا۔۔اس نے شادی تو کرلی تھی لالچ میں آکر پر اسے نمل سے محبت نہیں ہوئی تھی۔۔

میر شاہ کے نمل سے دو بچے ہوئے۔۔احد اور زمل جب ایک سال کی تھی۔۔ نمل اس دنیا سے چلی گئی۔۔احد کے باپ نے نمل کی ساری جائیداد پر قبضہ کرلیا۔

نمل کی وفات کے کچھ ہی عرصے بعد۔۔احد کے نانا کا بھی انتقال ہو گیا ۔۔۔جوان بیٹی کی موت کا دکھ برداشت نہیں کر سکے۔۔۔احد پہلے سارا سارا ٹائم اپنے نانا کے ساتھ رہتا تھا۔۔احد کے نانا زمل اور احد سے بہت محبت کرتے تھے۔۔

احد کے بابا جیسے ہی سیاست میں آئے۔۔ان کو پتہ چلا۔۔ان کی مخالف پارٹی کا ہیڈ شاہ سلطان ہے۔۔پر اب احد کا باپ پہلے کی طرح کمزور نہیں

تھا۔۔اس نے بہت سارے گارڈز اپنی سیکیورٹی کے لئے رکھے تھے۔۔۔

شاہ سلطان کو یقین نہ آیا کہ میر شاہ زندہ ہے۔۔۔اس نے میر شاہ کو مارنے

کے بہت سے منصوبے بنائے پر ہر دفع ناکام ہو جاتا تھا۔۔جب جرم دونوں

نے کیا تھا تو سزا ایک کو کیوں ملی۔۔ نمل کی وفات کے ایک ہفتے بعد ہی احد

کے باپ نے دوسری شادی کر لی تھی۔۔اس بیوی میں سے اس کی بس

ایک بیٹی ہی تھی نمرہ۔۔جو 12 سال کی تھی۔۔

حال

محراب کے بابا نے روتے ہوئے آج ساری داستان محراب کو سنا دی تھی۔۔

محراب صرف اتنا جانتا تھا کہ دشمنی ہے۔۔پر اسے دوشمنی کی وجہ نہیں معلوم تھی۔۔نہ ہی کبھی اس نے اپنے بابا سے پوچھنے کی کوشش کی۔۔

آپ کو پھوپھو کو مارنا نہیں چاہیے تھا۔۔ محراب نے افسردہ لہجے میں کہا۔۔

میرے ضمیر پر بہت بوجھ ہے محراب۔۔آپ کو رحم نہیں آیا؟ نکاح ہی تو کیا تھا انہوں نے۔۔

مجھے بتاؤ محراب میں کیا کروں۔۔مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔شاہ سلطان نے کہا۔۔آپ کو یہ بوجھ اٹھانا ہو گا بابا۔۔اگر نہیں اٹھا سکتے تو خود کو ختم کر لیں۔۔ محراب غصے سے کہہ کر چلا گیا۔۔

محراب کی ماں روم میں نہیں تھی۔۔۔میں مزید یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔۔ آج یہ پتھر دل پگھل گیا ہے۔۔شاہ سلطان خود سے کہہ رہا تھا۔۔۔

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

محراب ابھی اپنے کمرے میں آیا ہی تھا۔۔اسے گولی کی آواز آئی ٹھاہ۔۔اللہ نہ کرے جو میں سوچ رہا ہوں وہ ہوا ہو۔۔ محراب واپس اسی قدموں سے بھاگ کر اپنے بابا کے کمرے کی طرف گیا۔۔

یہ کیا کیا آپ نے بابا!! محراب کے بابا نے خود کو گولی مار لی۔جو شخص اتنے سالوں سے ضمیر کا بوجھ برداشت کر رہا تھا آج اس کی ہمت جواب دے گئی۔۔پر جاتے جاتے۔۔وہ محراب کی روح کو بھی زخمی کر گیا تھا۔۔ان کی سائیڈ ٹیبل پر ایک خط پڑا تھا۔۔

میرے محراب شاہ۔۔۔میرے فرمابردار بیٹے۔۔تم نے ہمیشہ میری بات مانی آج ہم تمہاری بات مان لیتے ہیں۔۔۔اپنی ماں کا خیال رکھنا۔۔

محراب نے تو بس غصے میں اور غم میں بولا تھا کہ خود کو ختم کر لیں۔۔

بابا۔۔ بابا۔۔اٹھے۔۔ محراب بچوں کی طرح چیخ رہا تھا۔۔۔ بابا آپ بہت ظالم ہیں۔۔اٹھے بابا۔۔ آپ کیسے جا سکتے ہیں۔۔۔ بابا میں نے دل سے نہیں بولا تھا۔۔واپس آجائیں۔۔

پوری حویلی پر سیاہ بادل چھا گئے۔۔بہت تیز بارش ہوئی۔۔ ہر طرف سوگ کا سما تھا۔۔ محراب نے اپنے بابا کا سر اپنی گود میں رکھا تھا۔۔۔ محراب شاہ جنازے کا انتظام کرنا ہے۔۔۔کسی کو پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔ محراب نے خود سے بس اتنا بولا۔۔۔

محراب اپنے کمرے میں آیا۔۔۔زمل محراب کی ماما کے کمرے میں تھی۔۔

بابا میں اب یہ بوجھ کیسے اٹھاؤں گا۔۔ کیا میں بھی خود کو ختم کر لوں؟ محراب نے سامنے دیوار کے ساتھ لگے شیشے میں اپنا عکس دیکھا۔۔آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔ ضمیر سے آواز آئی۔۔ تم ہو اپنے باپ کے قاتل۔۔ میں کیسے

Click On The Link Above To Read More Novels / ✆ / ✉ 0344 4499420
https://www.zubinovelszone.com/

ہو سکتا ہوں خود مرے ہیں۔۔۔ مشورہ میں نے دیا تھا۔۔ محراب نے ایک دم سے شیشے پر مکہ مار کر سامنے کھڑے ضمیر کو خاموش کروایا۔۔ اگر ماتم ہے تو ماتم ہی سہی۔۔ منانا تو پڑے گا۔۔ رسم دنیا ہے۔۔

محراب نے سیاہ رنگ کا سوٹ پہنا۔۔۔ اس نے سیاہ رنگ کی انگھوٹھی پہنی۔۔۔ آنکھوں سے آنسوں نکلے۔ پر واپس دھکیل دیے۔۔ مرد نہیں روتے۔۔ دنیا کے سامنے رو کے خود کو کمزور ثابت نہیں کرنا۔۔۔

شاہ سلطان چلا گیا۔۔۔ شاہ سلطان کا بیٹا۔۔ محراب شاہ زندہ ہے۔۔ اپنے باپ کا آئینہ۔۔

شاہ سلطان کے دفن ہونے کے بعد یہ راز بھی دفن ہو گیا۔۔۔ وقت گزرتا گیا۔۔۔ محراب زمل کو لے کر اس کی ماما نمل کی قبر پر آیا۔۔ وہ اپنی پھوپھو کی قبر پر بھی جانا چاہتا تھا۔۔ محراب پہلے اپنے بابا کی قبر پر آیا۔۔۔

آپ کو مجھ پر ترس نہیں آیا بابا۔۔

زمل اپنی ماما کی قبر پر فاتحہ پڑھ رہی تھی۔۔۔

کیوں حرام موت کو آپ نے گلے لگایا۔۔

اپنے بابا سے شکوے کرنے کے بعد محراب اپنی پھوپھو۔۔ شمریزہ کی قبر پر آیا۔۔

میں تو آپ سے یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ میرے باپ کو معاف کر دیں۔۔ جانتا ہوں ظلم ہوا آپ پر عورت کو شادی سے پہلے محبت نہیں ہونی چاہیے۔۔ یہ نیلام کر دیتی ہے۔ رسوا کر دیتی ہے۔۔۔ جان سے بھی مروا دیتی ہے۔۔

زمل اپنی ماما کی قبر پر سورت یاسین پڑھ رہی تھی۔۔

چلو چلیں۔۔۔ محراب اور زمل گھر آئے۔۔ محراب بہت چپ چپ رہتا تھا۔۔پہلے زمل کے ساتھ ہنسی مذاق کرتا رہتا تھا۔۔۔اب بات بھی بہت کم کرتا تھا۔۔زمل بھی اس وجہ سے اداس رہنے لگی تھی۔۔

احد اور مرہا زمل سے ملنے آئے تھے۔۔۔ محراب احد کے گلے سے لگا۔۔۔ بس مل گیا تھا۔۔کندھا دل ہلکا کرنے کے لئے۔۔ محراب اتنا رویا۔۔۔بہت زیادہ رویا۔۔۔اس نے احد کو بھی سب بتایا کیونکہ۔۔وہ اکیلا یہ بوجھ برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔

احد کے بھی الفاظ ختم ہو چکے تھے۔۔۔

اللہ تمہیں صبر دے محراب۔۔

احد اور مرہا سارا دن محراب کے گھر پر ہی رہے تھے۔زمل صلاح الدین کے ساتھ کھیلتی رہی۔۔

تین سال بعد

حیات بیٹا رک جاؤ۔۔ تین سال کی حیات آگے آگے بھاگ رہی تھی۔۔اور مہرماہ اس کے پیچھے۔۔بیٹا آخری بائیٹ ہے کھالو۔۔ماما میرا دل نہیں ہے۔۔۔حیات بھاگی جارہی تھی۔۔آگے غازیان آیا۔۔

غازیان پکڑو اس کو۔۔بابا نہیں۔۔

غازیان نے حیات کو گود میں اٹھایا۔۔۔کیوں تنگ کر رہی ہ۔میری بیوی کو؟

آپ کی بیوی مجھے تنگ کر رہی ہے بابا۔۔۔مجھے نہیں کھانا۔۔ان کو منع کرے۔۔پھر کیا کھانا ہے میری جان نے۔۔۔مجھے فرائز کھانے ہیں۔۔۔

غازیان نے حیات کو نیچے اتارا حیات باہر بھاگ گئی۔۔

مہرماہ اور غازیان ایک ساتھ مسکرائے۔۔

ختم شد

Zubi Novels Zone

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپکے لیئے لائے ہے دنیا کا سب سے بڑا
ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور
ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہے جو ناولز آپکو کہی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM 👉 ZNZ.LIFE

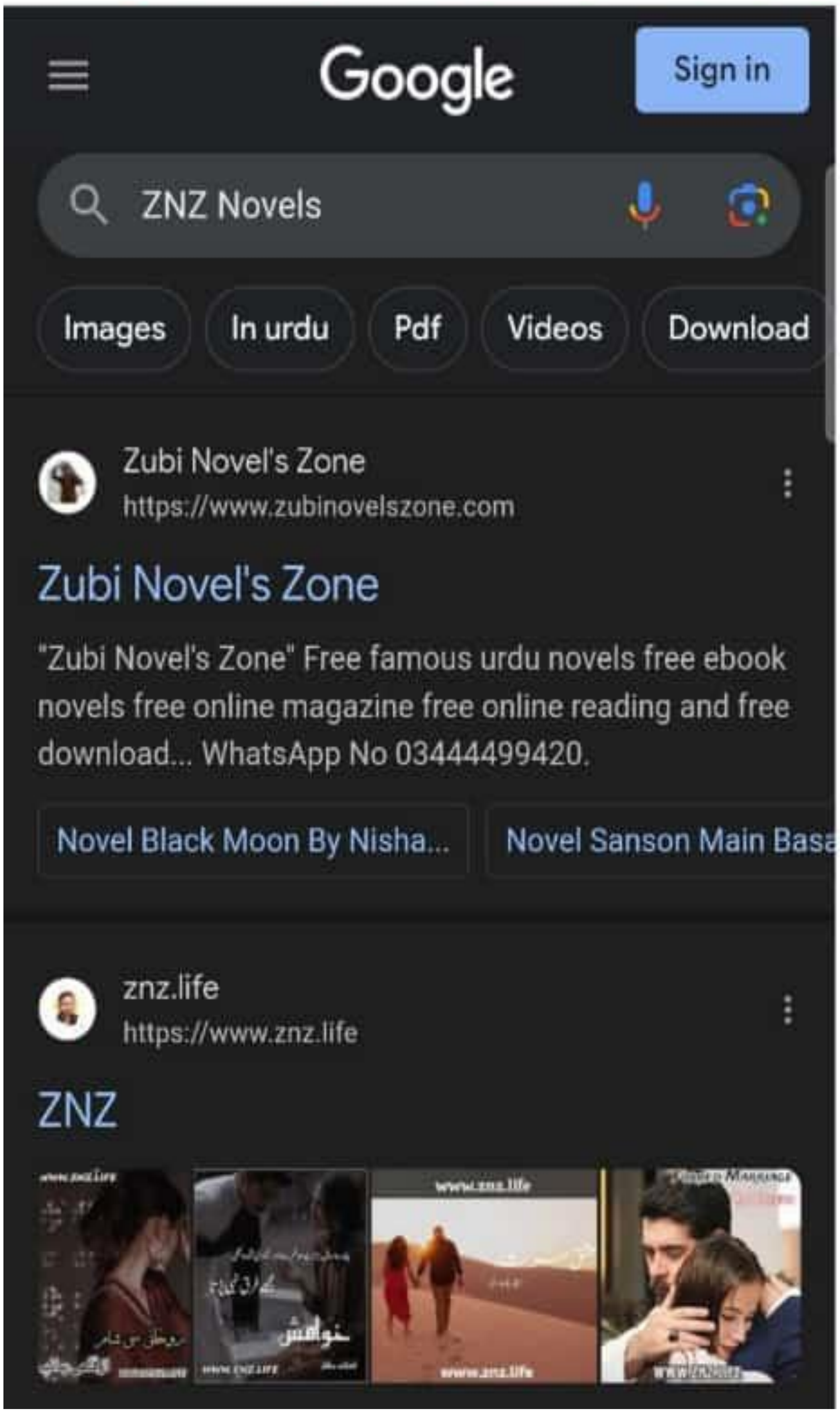

تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہے کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
بآسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لیئے رابطہ کریں

0344 4499420

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا

تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

https://www.zubinovelszone.com

https://www.znzlibrary.com/

https://www.znz.today

آن لائن ویب سائٹ آپکو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں

وہاٹسپپ پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

0344 4499420

https://www.facebook.com/zubairkhanafridi2020

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone

WhatsApp Channel Link

Channel Join Now